ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوّت
ملتان

3 — ربیع الثانی 1433ھ —— مارچ 2012ء

مجلسِ احرارِ اسلام

عزم وہمت اور صبر واستقامت کے 83 سال

1929ء —— 2012ء

- بلوچستان کی سنگین صورت حال؟
- شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور مجلس احرار اسلام
- میموگیٹ سکینڈل کا مرکزی کردار اور قادیانی دجل
- فتنہ کو فساد ہونے سے بچائیں

- حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ اور خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ
- سرخ پوش احرار...... ایوانِ محمود کے سامنے
- مرزا قادیانی کے انبیاء علیہم السلام کے متعلق چالیس جھوٹ
- تھل میں قادیانی قلعے میں دراڑ

یادِ رفتگاں

پروفیسر محمد عباس نجمی

مولانا عبدالستار

شیخ محمد حسین صندل

اجتماعاتِ احرار 2012ء

	تاریخ	عنوان ومقام
مارچ	2/مارچ	اجتماع جمعۃ المبارک، مدنی مسجد چنیوٹ
	3/مارچ	ختم نبوت کانفرنس، سرگودھا
	9/مارچ	اجتماع جمعۃ المبارک، گجرات شہر
	9/مارچ	اجتماع جمعۃ المبارک، جامع مسجد معاویہ، جھنگ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
	10/مارچ	سالانہ ختم نبوت کانفرنس، ناگڑیاں
	17/مارچ	احرار ورکرز کنونشن لاہور
	18/مارچ	سالانہ ختم نبوت کانفرنس، لاہور
	23/مارچ	جمعۃ المبارک، حاصل پور
	29/مارچ	سالانہ ختم نبوت کانفرنس، ملتان
اپریل	5/اپریل	سالانہ ختم نبوت کانفرنس، چیچہ وطنی
	8/اپریل	سالانہ ختم نبوت کانفرنس، فیصل آباد
	13/اپریل	اجتماع جمعۃ المبارک، رحیم یار خان
	20/اپریل	سالانہ ختم نبوت کانفرنس، تلہ گنگ
	21/اپریل	مضافات تلہ گنگ
مئی	8/مئی	سالانہ ختم نبوت کانفرنس، اوکاڑہ
	11/مئی	اجتماع جمعۃ المبارک، بیٹ میر ہزار مظفر گڑھ

منجانب تحریک تحفظ ختم نبوۃ شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

رابطہ: چناب نگر: 047-6211523 ملتان: 061-4511961 لاہور: 042-35912644 چیچہ وطنی: 040-5482253

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد 23 شمارہ 03 ربیع الثانی 1433ھ — مارچ 2012ء

Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

بیاد: سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

دل کی بات:	بلوچستان کی سنگین صورت حال؟	مدیر	2
شذرات:	شہدائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور مجلس احرار اسلام	عبداللطیف خالد چیمہ	3
؍؍	میمو اسکینڈل کا مرکزی کردار اور قادیانی دجل!		
؍؍	بھائی محمد عباس نجمی کا سانحۂ انتقال:		
؍؍	حضرت مولانا عبدالستار کی رحلت:		
؍؍	شیخ محمد حسین صندل مرحوم	محمد ادریس	7
افکار:	فتنہ کو فساد ہونے سے بچائیں	مسعود ساحر	8
؍؍	لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ تاجِ امامت و رسالت جن پر ناز کرے	مسعود ساحر	12
؍؍	سرخ پوشانِ احرار ایوانِ محمود کے سامنے	ابن عالم	16
؍؍	عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت	احمد جمال نظامی	18
دین و دانش:	حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اور خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ (قسط:۳)	پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی	20
آپ بیتی:	ورق ورق زندگی (قسط:۱۰)	پروفیسر خالد شبیر احمد	29
مطالعہ:	مرزا قادیانی کے انبیاء علیہم السلام کے متعلق چالیس جھوٹ	مولانا مشتاق احمد چنیوٹی	36
قادیانیت:	تھل میں قادیانی قلعے میں دراڑ (سابق قادیانی صدر کا قبول اسلام)	عرفان محمود برق	42
حسنِ انتقاد:	تبصرۂ کتب	صبیح ہمدانی	46
طنز و مزاح:	زبان میری ہے بات ان کی	فریم عینکی	49
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	50
ترحیم:	مسافرانِ آخرت	ادارہ	61

فیضانِ نظر
حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی
ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

مدیر مسئول
سید محمد کفیل بخاری
kafeel.bukhari@gmail.com

رُفقائے فکر
عبداللطیف خالد چیمہ • پروفیسر خالد شبیر احمد
مولانا محمد مغیرہ • محمد عمر فاروق
قاری محمد یوسف احرار • میاں محمد اویس
سید صبیح الحسن ہمدانی
sabeeh.hamdani@gmail.com
سید عطاء المنان بخاری
atabukhari@gmail.com

تزئین
محمد نعمان سنجرانی
nomansanjrani@gmail.com

سرکولیشن منیجر
محمد یوسف شاد 0300-7345095

زرِ تعاون سالانہ
اندرون ملک —— /200 روپے
بیرون ملک —— /1500 روپے
فی شمارہ —— /20 روپے

ترسیلِ زر بنام ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت
بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100
بینک کوڈ 0278 یو بی ایل [illegible] ملتان

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
☎061-4511961

www.ahrar.org.pk
majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

تحریک تحفظ ختم نبوۃ شعبۂ مجلس احرار اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

دل کی بات　　　　مدیر

بلوچستان کی سنگین صورتِ حال؟

یوں تو بلوچستان کا مسئلہ گزشتہ چار دہائیوں سے موجود ہے مگر گزشتہ ماہ امریکی سینٹ میں بلوچستان کے متعلق قرارداد پیش ہونے کے بعد صورت حال کی سنگینی میں بہت شدت پیدا ہوگئی۔ اپنی مدت اقتدار پوری کرنے کی دعویدار پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں بلوچ پہلی مرتبہ شدید ناراض ہوئے اور مسلح ہو کر پہاڑوں میں چلے گئے۔ بھٹو حکومت نے فوجی آپریشن کے ذریعے انہیں دبانے اور شکست دینے کی کوشش کی مگر بری طرح ناکام ہوئے۔ انہوں نے بلوچ اور پختون رہنماؤں خان عبدالولی خان، سردار عطاء اللہ مینگل اور ان کے ساتھی رہنماؤں پر بغاوت کا مقدمہ بنایا اور سپریم کورٹ نے نیشنل عوامی پارٹی کو خلاف قانون قرار دے دیا۔ آج پیپلز پارٹی کی زرداری اور گیلانی حکومت سے بھی بلوچی شدید ناراض ہیں۔ البتہ اے این پی نے اسفند یار ولی کی قیادت میں شریک اقتدار بن کر مفاہمت کا راستہ اختیار کرلیا۔ باغی بلوچ رہنما حیرب یار مری اور براہمداغ بگٹی موجودہ حکمرانوں پر شدید برہم ہیں اُن کا کہنا ہے کہ پاکستان نے بلوچستان پر قبضہ کیا ہے۔ ہم آزاد بلوچستان قائم کر کے رہیں گے۔ وزیر اعظم گیلانی بلوچستان کے مسئلہ کے حل کے لیے اے پی سی بلانے کا اعلان کر چکے ہیں جسے بلوچوں نے مسترد کر دیا ہے، مولانا فضل الرحمٰن اور اسفند یار ولی نے شرکت کا عندیہ دیا ہے جبکہ نواز شریف نے مشروط حمایت کا اعلان کیا ہے۔ وزیر داخلہ نے ناراض بلوچ رہنماؤں پر قائم مقدمات ختم کرنے کا اعلان کیا ہے لیکن سردار اختر مینگل کا کہنا ہے کہ ہمارے بھائی فوجی آپریشن میں قتل کیے گئے وہ کیسے واپس آئیں گے اور جو لاپتہ ہیں ان کو کون بازیاب کرے گا ان کا کہنا ہے کہ جس شخص کو سورۃ اخلاص نہیں آتی اس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ گزشتہ چونسٹھ برسوں میں بلوچوں کے حقوق غصب کیے گئے اور اپنے ہی صوبہ کے قدرتی وسائل سے انھیں محروم کیا گیا۔ ردعمل فطری تھا، لاوہ پکتا رہا اور اب پھٹنے کو ہے۔ صدر زرداری فرماتے ہیں میں خود جا کر بلوچوں کو مناؤں گا لیکن منانے کا ٹاسک گورنر کو دے دیا۔ اُدھر وزیر داخلہ کی منطق نرالی ہے یعنی سب اچھا ہے۔ ہمیں اس سنگین صورتِ حال میں مرحوم نواب زادہ نصر اللہ خان بہت یاد آئے جنہوں نے سب کو اٹھا کر کے سیاست کے قومی دھارے میں شامل کر رکھا تھا۔ آج کوئی بھی نہیں جو یہ قومی وحدت قائم کر سکے۔ حکمران کشمیر کو بھارت سے آزاد کراتے ہیں یا نہیں لیکن اپنی نااہلی کی وجہ سے خاکم بدہن بلوچستان کو پاکستان سے آزاد کرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے۔ کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دینے والے یہ بھول گئے کہ بلوچستان ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اگر اس صورت حال کا تدارک نہ کیا گیا تو ناقابلِ تلافی نقصان ہوگا۔ امریکہ اور بھارت، مشرقی پاکستان کے سقوط کے بعد اب بلوچستان میں وہی آموختہ دہرانا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے حکمران اپنے اللّوں تللّوں میں مست مست ہیں۔

ایک بات اپنے بلوچ بھائیوں سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ امریکہ کسی کا دوست نہیں۔ وہ ہمیشہ دوستوں کا ہی دشمن رہا ہے۔ انڈونیشیا میں ڈیڑھ کروڑ ڈالر خرچ کر کے سوئیکارنو حکومت کا تختہ سوہارتو کے ذریعے الٹا، الجزائر میں حواری بومدین کے ذریعے احمد بن بیلا کو قید کیا۔ مصر میں ناصر کی جگہ سادات کو بٹھایا۔ سعودی عرب میں شاہ فیصل کو بھتیجے سے قتل کرایا۔ شاہِ ایران کو دربدر کیا، بھٹو کو پھانسی چڑھایا، ضیاء الحق کا طیارہ گرایا، صدام حسین کو تختۂ دار پر لٹکایا اور نواب اکبر بگٹی کو پرویز مشرف کے ذریعے قتل کرایا۔ امریکی دہشت گردی اور قتل وغارت گری کی ایک طویل داستان ظلم والم ہے۔ بلوچ بھائیوں کو امریکہ سے کوئی خوش فہمی نہیں رکھنی چاہیے۔ ہمیں اس بات کا احساس وادراک ہے کہ بلوچوں سے زیادتی ہوئی اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا انہیں یہ تمام مسائل مذاکرات کے ذریعے حل کرنے چاہییں۔ حکمران وسیع الظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی زیادتیوں پر بلوچوں سے معافی مانگیں، انہیں سینے سے لگائیں، ان کے غصب شدہ حقوق انہیں لوٹا دیں اور پاکستان کو بچالیں۔

شہداءِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء۔ اور مجلس احرارِ اسلام

عبداللطیف خالد چیمہ *

تحریک مقدس تحفظ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کے مشن کو زندہ رکھنے کے لئے مجلس احرارِ اسلام کو بڑے خطرناک نشیب و فراز سے گزرنا پڑا ہے۔ اسی تحریک کی پاداش میں جماعت کو خلاف قانون قرار دیا گیا، دفاتر سیل کر دیئے گئے، قیادت کو پابند سلاسل کر دیا گیا، ریکارڈ ضائع ہو گیا۔ اپنوں نے نظریں پھیر لیں، بیگانے تماشا دیکھنے لگے کہ اب کیا ہوتا ہے؟ جماعت کی قیادت نے معافیاں مانگنے کی بجائے اپنے مشن کی صداقت پر قائم رہنے کو ہی دنیا و آخرت کی کامیابی سمجھا اور طے کر لیا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت و ختم نبوت کے تحفظ کی جدو جہد ہر حال میں جاری رکھنی ہے۔ چنانچہ تدبیر و حکمت سے اِس کام کو جاری و ساری رکھا تا آنکہ ۱۹۵۸ء میں جماعت سے پابندی اٹھی تو بانی احرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سرخ قمیض پہن کر اور پرچم لہرا کر احرار کی بحالی کا اعلان کیا۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پُر ملال کے بعد جماعت نے مشکلات کے پہاڑ عبور کئے، شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا عبیداللہ احرارؒ، مولانا سید ابوذر بخاریؒ، چودھری ثناء اللہ بھٹہؒ، عبدالغفور انوریؒ، محمد حسن چغتائی، مولانا عبدالحق چوہان اور مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ، سید عطاء المومن بخاری، سید عطاء المہیمن بخاری نے اپنے اپنے ادوار کے فرق کے ساتھ جماعت کو حیاتِ نوبخشی اور ساتھیوں کو مجتمع کرنے میں دن رات ایک کر دیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ آج ہم نئے جذبے سے اپنے قدموں پر کھڑے ہیں اور شہداءِ ختم نبوت کے مشن کی آبیاری کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس محاذ کی معاصر تنظیمیں ہماری فطری اتحادی ہیں۔ اِس مرتبہ ۱۲؍ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ (۵؍فروری ۲۰۱۲ء) کی چناب نگر ختمِ نبوت کانفرنس اور بعد ازاں قادیانیوں کو دعوت اسلام کے لئے پُرشکوہ جلوس میں ملک بھر سے کثرت کے ساتھ ساتھیوں کی شرکت نے ہمارے حوصلوں کو دوگنا کر دیا ہے۔ وابستگانِ احرار، کارکنانِ تحریک تحفظ ختمِ نبوت اور نوجوانانِ تحریک طلباء اسلام سے دل کی بات کرنا چاہتے ہیں کہ وقتی و ہنگامی سیاست اور سیاستدانوں کی قلابازیوں سے متاثر ہوئے بغیر اپنے مشن کی صداقت پر نظر رکھتے ہوئے مزید آگے بڑھنے کے لئے سوچ بچار کریں اور اپنی توانائیوں کو تحفظ ختمِ نبوت کے لئے قبول ہونے پر سجدۂ شکر بجا لائیں۔ جملہ ماتحت شاخوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ ملک بھر میں اجتماعات ختمِ نبوت خصوصاً مارچ ۱۹۵۳ء کے حوالے سے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے احرار کی پرانی روایات کے مطابق ''کل جماعتی ختمِ نبوت کانفرنسوں'' کے انعقاد کو یقینی بنائیں، ۱۷، ۱۸؍ مارچ کو دفتر مرکزیہ لاہور میں ملک گیر ورکرز کنونشن اور ختمِ نبوت کانفرنس میں ساتھی زیادہ سے زیادہ تشریف لائیں!

یہ ہے دامن یہ ہے گریباں، آؤ کوئی کام کریں
موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

*سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

میمو اسکینڈل کا مرکزی کردار اور قادیانی دجل!

کئی ماہ سے جاری میمو اسکینڈل، اس کے اثرات و مضمرات کی بابت ہم دسمبر ۲۰۱۱ء اور جنوری ۲۰۱۲ء کے شمارو ں میں تذکرہ کر چکے ہیں کہ سکہ بند قادیانی منصور اعجاز اپنے خاص پس منظر میں سازشیں کیسے کر رہا ہے؟ بالآخر میمو اسکینڈل کی تحقیقات کرنے والے عدالتی کمیشن کے روبرو اپنے دوسرے دن (۲۳ر فروری) کے بیان میں منصور اعجاز نے دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا ہے کہ میں مسلمان ہوں، ملاحظہ فرمائیں!

''منصور اعجاز نے کمیشن کے سامنے کلمہ پڑھا اور کہا کہ وہ مسلمان ہیں اور زاہد بخاری نے ان کے مذہب کے بارے غلط بیانی کی'' (روز نامہ 'جنگ' لاہور ۲۴ر فروری ۲۰۱۲ء)

''جسٹس قاضی فائز عیسٰی کی زیر صدارت میمو تحقیقاتی کمیشن کا اجلاس ہوا، منصور اعجاز نے ویڈیو لنک کے ذریعے کمیشن سے رابطہ کیا اور شہادت ریکارڈ کراتے ہوئے بیان دیا کہ حسین حقانی کے وکیل نے میرے حوالے سے اعتراضات کیے لیکن واضح رہے کہ منصور اعجاز قادیانی ہیں اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اور انہوں نے کلمہ بھی پڑھ کے سنایا'' (روز نامہ 'نوائے وقت' لاہور، ۲۴ر فروری ۲۰۱۲ء)

میمو اسکینڈل منظر عام پر آنے کے بعد منصور اعجاز کے قادیانی ہونے کے حوالے سے ملکی اور بین الاقوامی پریس میں تمام تفصیلات سامنے آچکی ہیں اور خود قادیانی جماعت اس کی تصدیق کر چکی ہے ملاحظہ فرمائیں!

لاہور (آئی این پی) احمدی جماعت کے ترجمان سلیم الدین نے کہا ہے کہ میموگیٹ اسکینڈل کے مرکزی کردار منصور اعجاز کے والد احمد اعجاز اور ان کے آباؤ اجداد کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے، تاہم اپنے بارے میں وضاحت خود منصور اعجاز ہی کر سکتے ہیں، جمعہ کو ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے ترجمان جماعت احمدیہ نے بتایا کہ منصور اعجاز امریکہ میں پیدا ہوئے، ان کے آباؤ اجداد کا تعلق مرزا قادیانی کے خاندان سے ہے۔ (روز نامہ ''امت'' کراچی، ۱۰ر دسمبر ۲۰۱۱ء)

قادیانی منصور اعجاز کی طرف سے عدالتی کمیشن میں کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہنا در اصل اسی طویل دورانیے والی سازش کا حصہ ہے جس کے لیے قادیانی سرگرم ہیں اور اسرائیلی، صیہونی ایجنڈے کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔

اس سلسلے میں ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ میں لندن سے ویڈیو لنک کے ذریعے اپنے بیان میں منصور اعجاز نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے جس دجل سے کام لیا ہے اس سے ان کی گواہی (شہادت) کا معیار کھل کر سامنے آچکا ہے۔ قادیانی پس منظر رکھنے والے شخص کے لیے اتنا کافی نہیں کہ وہ کلمہ پڑھ کر کہہ دے کہ میں مسلمان ہوں بلکہ تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ وہ مرزا غلام قادیانی کے بارے اپنی پوزیشن واضح کرے کہ وہ اس کو جھوٹا مدعی نبوت اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے یا نہیں؟ قادیانی کلمہ پڑھتے ہوئے کیا عقیدہ رکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں!

''مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں! ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمۃ الفصل، مصنفہ: مرزا بشیر احمد)

قادیانی طریقۂ کار یا طریقۂ واردات سے بچنے کا ایک آسان اور قانونی راستہ یہ بھی ہے کہ دستور پاکستان میں مسلمان کی جو تعریف درج ہے اس کو اختیار کیا جائے۔

درج بالا تفصیل کے بعد ہم پھر اتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ قادیانی پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے ہاتھوں غیر مسلم اقلیت قرار پائے جانے سے قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بڑے زخم کو نہ تو بھولے ہیں اور نہ ہی بھولیں گے۔ حکمرانوں اور سیاست دانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہییں اور منصور اعجاز کے عدالتی بیان کہ ''میں مسلمان ہوں'' کا نوٹس لینا چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ

بھائی محمد عباس نجمی کا سانحۂ انتقال:

مجھ سے دو تین سال بڑے برادرم محمد عباس نجمی ۱۳؍فروری ۲۰۱۲ء پیر کا دن گزار کر رات کو لاہور کے ایک ہسپتال میں داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ ۱۹۵۳ء میں پیدا ہوئے اور ۵۸ سال عمر پائی۔ تقریباً سوا سال پہلے وہ بیمار ہوئے، دماغ میں ٹیومر، پھر آپریشن اور بستر علالت پر زیادہ وقت لاہور جی او آر تھری کی رہائش گاہ پر گزرا۔ زندگی بھر کا ساتھ رہا، اب مرحوم کے لکھتے ہوئے ہاتھ اور قلم ساتھ نہیں دے رہے، اپنی کیفیت بیان نہیں کر سکتا!

بھائی، دوست، بلکہ یار اور پھر ہم فکر و ہم نظر محمد عباس نجمی...... ہوش سنبھالنے سے پہلے نجانے کب ہم شیر و شکر ہو چکے تھے۔ گاؤں (12/42 ایل چیچہ وطنی) میں گھر آمنے سامنے مگر میں اُن کے گھر یا وہ ہمارے گھر، اکٹھے بیٹھنا اٹھنا، کھانا پینا اور سونا جاگنا۔ مرحوم کی دادی مرحومہ اور ہمارے دادا مرحوم سگے بھائی بہن مگر تعلق اور قربت اپنی انتہاؤں تک۔ مرحوم کے والد صاحب اور ہمارے والد صاحب سگے بھائیوں کی طرح دونوں کا تعلق خانقاہ سراجیہ سے۔ اِسی نسبت سے ہم بچپن سے ہی خانقاہ سراجیہ آنے جانے لگے اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق ہوا۔

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، حضرت والد صاحب مرحوم کی دعوت پر چک مدرسہ عربیہ رحیمیہ تدریس کے لیے تشریف لے آئے، کم وبیش دو سالہ قیام کے دوران ہم پیر جی مدظلہٗ سے بے حد مانوس ہو گئے۔ اُن سے قرآن کریم پڑھتے رہے۔ بھائی نجمی نے حضرت پیر جی سے قواعد تجوید ''جمال القرآن'' بھی پڑھنی شروع کر دی۔ اور پھر بڑے شاہ جی (حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کی تربیت گاہ کا حصہ بن گئے، حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہٗ العالی نے اپنے بچوں کی طرح ہماری تربیت کی۔

مرحوم محمد عباس نجمی نے تحریک طلباء اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے ملک بھر میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظِ ختمِ نبوّت میں طلباء کی قیادت کرتے رہے۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش پیش رہے۔ وہ ۳۰؍ مئی ۱۹۸۴ء کو پنجابی کے لیکچرر کے طور پر گورنمنٹ کالج ملکوال تعینات ہوئے بعد ازاں طویل عرصہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں پڑھاتے رہے۔ تقریباً تین سال قبل انہوں نے (پلاک) پنجاب انسٹی ٹیوٹ آرٹ اینڈ کلچر لاہور کے ڈائریکٹر کے طور پر چارج سنبھالا۔ وہ بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور سے بیماری کے دوران ریٹائر ہوئے۔ انہوں نے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ مرحوم کی پہلی نماز جنازہ ۱۴؍فروری منگل کو سوا نو بجے صبح لاہور میں ادا کی گئی، جس میں دینی و تعلیمی حلقوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی، تدفین کے لیے ان کی میت چیچہ وطنی لائی گئی اور (12/42 ایل) میں عصر کی نماز کے بعد حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے نماز جنازہ پڑھائی۔

بلا شبہ ڈاکٹر پروفیسر محمد عباس نجمی ایک نظریاتی شخصیت کے مالک تھے، انہوں نے جدید ماحول میں قدیم روایات کو زندہ رکھا اور اپنے عقیدے کے حوالے سے بے مثال جدوجہد کے حامل تھے۔ بچپن میں سٹوڈنٹس انصاف پارٹی

بعدازاں تحریک طلباء اسلام اور پھر عملی زندگی کے بے شمار حوالوں سے ایک بھرپور زندگی گزار کر خالقِ حقیقی کے پاس چلے جانے والے اپنے محسن بھائی کی جدائی کے موقع پر ادارہ ''نقیبِ ختمِ نبوّت''، مجلس احرارِ اسلام اور تحریک طلباء اسلام خود تعزیت کے لائق ہیں۔ ہم مرحوم کی اہلیہ، بیٹے عمر امام، بیٹی فاطمہ، برادران پروفیسر محمد عاصم، عزیزی محمد عامر اور جملہ پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور صدقے مرحوم کی حسنات قبول فرماویں اور سیئات سے درگزر فرماویں (آمین، ثم آمین)

مرحوم کی بھرپور زندگی کے مختلف حوالوں سے تفصیلی مضمون ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی اشاعت میں ممکن ہو سکے گا جس میں ان کے حلقۂ احباب کا ذکر بھی ہوگا۔

حضرت مولانا عبدالستار کی رِحلت:

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے بانی حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت پیر جی عبدالعلیم رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے توسط سے شہداءِ ختمِ نبوت ساہیوال کے مقدمہ کے دوران جن دوستوں سے یادَ اللہ زیادہ بڑھی ان میں جامعہ اشرفیہ مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ساہیوال کے مہتمم حضرت مولانا عبدالستار سرفہرست تھے۔ مولانا مرحوم ۱۹۵۰ء میں فیصل آباد کے چک نمبر ۱۱۸، گ ب کے دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جامعہ انوریہ مسجد نور ساہیوال میں مولانا عبدالعزیز رحمتہ اللّٰہ علیہ کے زیرِ تربیت رہے، بعدازاں جامعہ رشیدیہ سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ حضرت فاضل رشیدی رحمتہ اللّٰہ علیہ نے آپ پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور خصوصی تربیت فرمائی۔ ۱۹۷۶ء میں مولانا مرحوم محکمہ اوقاف کی جانب سے مسجد نور اور بعدازاں ۱۹۷۷ء میں مرکزی جامع مسجد عیدگاہ کے امام وخطیب مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۸ء میں مولانا مرحوم نے جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی اور مسجد عیدگاہ کی تعمیرِ نو ایسی شاندار کرائی کہ اپنی مثال آپ ہے۔ باوفا، باہمت، خوددار اور وضع دار شخصیت کے مالک تھے۔ اتحاد بین المسلمین اور اتحاد بین المسالک کے بہترین سفارت کار تھے۔ شہر اور علاقہ بھر کے مدارس ومساجد کے محسن ومربی تھے۔ شہداءِ ختمِ نبوت کیس ۱۹۸۴ء سے لیکر تادمِ زیست مثالی تعلق نبھایا۔ مجلس احرارِ اسلام کی ضلع بھر میں سرگرمیوں کی سرپرستی فرماتے رہے اور تعلق خاطر میں کوئی چیز حائل نہ ہوئی۔ انتقال سے چند روز قبل چیچہ وطنی تشریف لانے سے پہلے فون پر بتایا کہ ایک حکیم صاحب کو ملنا ہے، تشریف لائے اور ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ ساہیوال روانہ ہوئے، جاکر مطلع فرمایا کہ میں پہنچ گیا ہوں۔ ۲رفروری کو بعد نمازِ عشاء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر سیمینار میں شرکت کے بعد طبیعت زیادہ بگڑی اور اگلے روز ۳رفروری ۲۰۱۲ء کو ۶۳ سال کی مبارک عمر میں لاہور کے ہسپتال میں خالقِ حقیقی سے جاملے۔ اِنّا للّٰہ وانا الیہ راجعون...... مولانا مرحوم حضرت مولانا قاری عبدالحیٔ عابد مدظلہ العالی سے مجاز بھی تھے ۱۱ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ/۴رفروری ۲۰۱۲ء کو ساہیوال میں جنازہ ہُوا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نمازِ جنازہ حضرت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا عبدالباسط کو اُن کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔ مولانا مرحوم کے انتقال پر ہم خود تعزیت کے مستحق ہیں، ہم مولانا مرحوم کے صاحبزادگان مولانا عبدالباسط، مفتی عبدالصمد، حافظ عبدالواحد، مولانا مرحوم کے برادرِ نسبتی قاری محمد اقبال اور جملہ لواحقین کے علاوہ چودھری سردار محمد، قاری منظور احمد طاہر، قاری عتیق الرحمٰن، قاری بشیر احمد، قاری سعید ابن شہید، قاری محمد طاہر رشیدی اور دیگر احباب سے تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ مولانا مرحوم کا صدقہ جاریہ جاری وساری رہے اور ہم سب دوست مولانا کے صلح جو اسلوب کو جاری وساری رکھیں آمین ثم آمین

مولانا مرحوم کے انتقال پر قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی بھی تعزیت کے لئے ساہیوال تشریف لائے اور دعائے مغفرت فرمائی۔

شیخ محمد حسین صندل مرحوم

(محمد ادریس)

مجلس احرارِ اسلام سیالکوٹ کے قدیم کارکن جناب شیخ محمد حسین صندل ۱۹؍ فروری ۲۰۱۲ء کو بروز اتوار بارہ بجے دن انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نمازِ جنازہ مولانا حکیم عبدالواحد مدظلۂ العالی نے رنگ پورہ میں پڑھائی، نمازِ جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء سماجی تنظیموں کے کارکنان اور کثیر عوام نے شرکت کی۔ مرحوم ساری زندگی مجلس احرارِ اسلام سے وابستہ رہے۔ تحریکِ کشمیر ۱۹۳۱ میں نوجوان تھے، بڑے جذبے سے تحریکِ کشمیر میں حصہ لیا۔ محلّہ رنگ پورہ سے قافلے کشمیر روانہ کرتے رہے۔ اس علاقہ کے سالار بھی تھے۔ بعدازاں خود بھی کشمیر جا کر گرفتار ہوئے اور قید و بند کی صعوبت برداشت کی۔ ۱۹۵۲ء میں قادیانیوں نے سیالکوٹ راجہ روڈ میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ سالار بشیر صاحب مرحوم، حافظ محمد صادق صاحب مرحوم، خواجہ عبدالرحمٰن مرحوم، شیخ محمد حسن صندل (مرحوم) محترم شیخ جلال دین صاحب کی بروقت مداخلت سے جلسہ نہ ہو سکا۔ اور قادیانی جگہ بیچ کر چلے گئے۔ آج کل اس جگہ پر شریف میڈیکل کمپلیکس واقع ہے۔ شیخ صاحب نے تحریک تحفظِ ختم نبوّت ۱۹۵۳ء میں بھی حصہ لیا، گرفتار ہوئے، تین ماہ قید و بند کی صعوبت برداشت کی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّت میں بھی حصہ لیا، شہری سیاست میں بھی شیخ صاحب حصہ لیتے رہے، بلدیہ کے الیکشن میں کامیاب ہوتے آئے، بلدیہ کے تمام الیکشن مجلس احرار کے فارم پر لڑے اور کوئی الیکشن نہیں ہارا۔ انجمن اسلامیہ کے نائب صدر بھی رہے۔ شیخ صاحب تادمِ آخر مجلس احرارِ اسلام کے ساتھ وابستہ رہے، عمر کے آخری حصہ میں انہوں کتاب ’’پارلیمنٹ میں قادیانی مقدمہ‘‘ سیالکوٹ سے شائع کرا کر مفت تقسیم کی۔ مجلس احرارِ اسلام کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، سیکرٹری نشر و اشاعت میاں محمد اویس اور مرکزی نائب امیر سید محمد کفیل بخاری نے مرحوم کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کیا ہے نیز مجلس احرارِ اسلام سیالکوٹ کے صدر میاں محمد اشرف، جنرل سیکرٹری قاری عبدالصبور، سیکرٹری نشر و اشاعت محمد معاویہ خالد، میاں امجد حسین اور محمد ادریس نے بھی اظہارِ تعزیت کیا ہے۔ اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے حسنات قبول فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران و تاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ

دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762

فتنہ کو فساد ہونے سے بچائیں

سعود ساحر

راولپنڈی شہر کے قلب میں بستی سیٹلائٹ ٹاؤن کے مکین اضطراب اور تشویش کا شکار ہیں۔ یہ صورت حال انتشار کی کیفیت میں تبدیل ہوسکتی ہے، جس سے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ گزشتہ ماہ منظر عام پر آنے والا یہ معاملہ حکومت اور ضلعی انتظامیہ کے تغافل کا شکار ہوا جو پورے شہر، ضلع بلکہ اس سے بھی آگے تک پھیل سکتا ہے کہ یہ مقامی نوعیت کا معاملہ نہیں بلکہ اُمّتِ مسلمہ کے بنیادی عقیدے اور ایمان کا مسئلہ ہے، جسے حل کرنے کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ کردار، گفتار اور عمل کے ایسے ایسے روشن چراغ اس راہ کو منوّر کررہے ہیں جن کے نام سن کر، اقوال پڑھ کر، استقامت دیکھ کر، ان کی تحریریں پڑھ کر انسانوں کے قلب وذہن منوّر ہوتے اور ان کے عقیدے کی سچائی کو عالم گیر سطح پر سچا اور بے عیب تسلیم کیا جاتا ہے اور ایسے علم اور عقل رکھنے والے جو اس راہ کے مسافر بھی نہیں ہیں، اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ عقیدے اور ایمان کے اس چمن میں جہاں صداقت کے پھول کھلتے ہیں، امانت کے تصور کا جہاں سے آغاز ہوتا ہے، قصر عدل کی بنیاد جہاں سے اُٹھتی ہے، اندازِ جہاں بانی اور دستورِ زندگانی کی ابتدا جہاں سے ہوتی ہے، ایسے چمن میں خود ساختہ نظریوں کے جھاڑ جھنکار کو پنپنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا حق سب کو، مگر جھوٹ، دغا سے اُمّت کو ورغلانے کی اجازت کسی کو نہیں۔

امی و دقیقہ دان عالم
بے سایہ و سائبانِ عالم

صورت احوال یہ ہے کہ سیٹلائٹ ٹاؤن کی بستی میں ہولی فیملی کے قریب قادیانیوں نے ایک بڑا مکان رہائش کے لیے خریدا یا تعمیر کیا اور نہایت عیّاری کے ساتھ اب اسے جماعت خانہ میں تبدیل کردیا، حالانکہ مری روڈ راولپنڈی کے وسط میں تجارتی مرکز کے اندر بہت ابتدائی زمانے سے ایک عمارت موجود ہے، جو دارالحکومت کراچی سے منتقل ہونے سے قبل شمالی علاقہ جات والوں کے سے خدوخال رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کے تصرف میں تھی، جس نے اپنے حکیم ہونے کا بورڈ بھی بیرونی دیوار پر لگا رکھا تھا اور اسی میں رہائش بھی تھی۔ اپنے لڑکپن سے جوانی تک مری روڈ سے گزرتے ہوئے میں نے کسی مریض کو اس ایک منزلہ دکان میں نہیں دیکھا۔ خدا جانے یہ شخص خود قادیانی تھا یا قادیانیوں نے اس سے یہ خریدی یا اس کے مرنے کے بعد اس پر قابض ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بلند عمارت نے مری روڈ کے کنارے سر اٹھایا۔ کسی نے کوئی تعرض نہیں کیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب مری روڈ، پنڈی سے مری یا آزاد کشمیر کو جانے والی بسوں کی محض گزرگاہ تھی۔ مختصر آبادی کے اس شہر میں اس شاہراہ کی نہ تجارتی اہمیت تھی، نہ رات گئے تک سڑکوں پر گھومنے پھرنے کا چلن تھا۔ اس عمارت میں قادیانی اپنے جلسے بھی کرتے

تھے۔لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں ہوتا تھا۔ البتہ دارالحکومت منتقل ہونے اور راولپنڈی کے عبوری دارالحکومت قرار پانے کے بعد ایک تبدیلی یہ آئی کہ جمعہ کے دن اس عمارت کے سامنے قیمتی کاروں کی لائنیں لگی ہوتیں اور یہ سمجھنا دشوار نہ ہوتا کہ یہ صاحبان زر کا مجمع ہے یا ان گمراہ لوگوں کا ہجوم ہے، جو حکومتی دفاتر کے ساتھ وارد ہوئے ہیں اور اسلام آباد کی تعمیر کے ابتدائی مراحل میں ہونے کے باعث کنٹونمنٹ کے اعلیٰ بنگلوں میں رہائش رکھتے ہیں۔ ابھی مختلف ملکوں کے سفارت خانے بھی اسی علاقے میں تھے اور وفاقی حکومت کے دفاتر بھی عارضی بنیادوں پر یہاں قائم کیے گئے تھے۔

تحریکِ ختمِ نبوّت کے کارکن باقاعدگی کے ساتھ ان گاڑیوں کے نمبر نوٹ کرتے۔ ظاہر ہے مقصد گاڑی کے مالک کے کوائف جمع کرنا ہی ہوسکتا ہے، تاہم اس دور میں بھی گلیوں، محلّوں اور آبادیوں میں جماعت خانے بنانے کی جرأت نہیں دکھائی گئی، حالانکہ سرکار، دربار میں رسائی رکھنے والے اور اقتدار کی راہ داریوں میں چہل قدمی کرنے والے، عامّۃ المسلمین کی یہ بات ماننے سے انکاری تھے کہ مرزا قادیانی کو ماننے والے غیر مسلم ہیں، اس کی وجہ کم فہمی بھی ہوسکتی ہے۔ تاہم بڑا سبب یہ تھا کہ بہت سے اعلیٰ عہدوں پر قادیانی مسلّط تھے اور ماتحتوں کی ملازمت کی پختگی ان کی خوشنودی سے مشروط تھی۔ ریکارڈ پر بہت سے نام ور پاکستانیوں کے نام کے ساتھ یہ حوالہ موجود ہے حالانکہ وہ قادیانی نہیں تھے۔ ان کے قول اور عمل سے بھی اس کی تصدیق نہ ہوئی، البتہ انگریز کے دور میں بہتر ملازمت کا حصول آسان تھا۔ سو کم فہمی میں ایسا ہوا۔ ان میں سے بہت سے بڑے لوگ اس ملک کے ساتھ اچھا پُرا کر کے دنیا سے رخصت ہوئے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ان شخصیتوں میں کوئی بھی پاکستان بننے کے بعد ملک کے اعلیٰ ترین مناصب پر پہنچنے کے باوجود ربوہ (اب چناب نگر) کی سازشوں اور اسلام دشمن کارروائیوں کا حصہ نہیں رہا اور سوادِ اعظم کے عقیدے ہی سے تعلق رکھا، اب بعد از مرگ ان کے نام پردے میں رہیں تو اچھا ہے، دلوں کا حال رب ذوالجلال ہی بہتر جانتا ہے اور بہترین اجر دینے والا ہے۔

البتہ ایسے بھی ہیں جو مرتے دم تک اپنے باطل عقیدے پر قائم رہے اور قادیانی جماعت کے باقاعدہ عہدیدار رہے۔ ان میں میجر جنرل اختر حسین ملک جو بیرون ملک ایک ٹریفک حادثے میں ہلاک ہوئے اور ان کے بھائی لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی، یحییٰ خان کے دور میں کور کمانڈر تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد اسلام آباد میں قادیانی جماعت کے سربراہ بنے اور جناح سپر مارکیٹ کے مقابل ایف ۷ میں زمین الاٹ کرا کر انھوں نے اپنا جماعت خانہ تعمیر کرایا اور یہیں مرے۔ اب خدا جانے کون اس جماعت خانے کو چلا رہا ہے۔ دوسری جانب قادیانیوں نے اسلام آباد میں آب پارہ کے قریب ۴۳ کنال جگہ خرید کر دفاتر وغیرہ کی تعمیر کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔ اس پر عوام کی توجہ نہیں گئی۔ لیکن راولپنڈی کی آبادی میں رہائشی علاقے کے اندر اس نوع کی کوشش عام مسلمانوں، تاجروں اور علماء کے لیے اضطراب کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس قسم کی کسی کوشش کی اجازت تو مسلمانوں کو آبادیوں میں مساجد اور امام بارگاہیں اور دینی مدارس قائم کرنے کی بھی نہیں دی جاتی۔ علاقوں اور محلّوں میں اس مقصد کے لیے جگہ مخصوص کی جاتی ہے لیکن قادیانیوں نے کارپوریشن کی اجازت کے بغیر مسلمانوں کی آبادی میں جماعت خانہ بنالیا ہے۔ اس کے خلاف علماء، تاجروں اور عام شہریوں کا احتجاج جاری ہے۔ مرکزی انجمن تاجران راولپنڈی کے صدر شاہد غفور

پراچہ اور علاقے کے ممتاز تاجر شرجیل میراس کی قیادت کر رہے ہیں۔ معاملہ ابھی پُر امن احتجاج کا ہے، جلسے بھی ہو رہے ہیں اور سیٹلائٹ ٹاؤن میں جلوس بھی نکالے جا رہے ہیں۔ تاحال ضلعی انتظامیہ اور کارپوریشن کے حکام اس طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ کسی بڑی خرابی کو روکنے کے لیے پنجاب حکومت، ضلعی انتظامیہ اور کارپوریشن کے حکام کو متوجہ ہونا چاہیے۔

یہ سب کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے جس کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ختمِ نبوّت پر ایمان نہ رکھنے والوں کو غیر مسلم اقلیّت قرار دیا تھا اور آئینی طور پر پابند کیا گیا تھا کہ وہ اسلامی شعائر سے مماثل اعمال سے اجتناب کریں۔ ربوہ کے نوگو ایریا کو کھلی آبادی قرار دیا گیا، نام بدل کر چناب نگر رکھا گیا۔ اس غیر مسلم جماعت کا سربراہ ملک چھوڑ کر چلا گیا اور برطانیہ میں بیٹھ کر مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے۔ اور یہاں بھی خدا جانے کہاں کہاں بیٹھ کر اور کس کس منصب پر قبضہ کر کے اس جماعت کے لوگ کیا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُمّتِ مسلمہ کو ان کے شر سے بچائے۔ البتہ مسلمانانِ عالم بالعموم اور پاکستان کے مسلمان بالخصوص اس معاملے میں بڑے حسّاس اور نگران ہیں۔ یہ درست ہے کہ ۱۹۷۴ء میں ہونے والے اس آئینی فیصلے کا فوری محرک ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طلباء پر قادیانیوں کا تشدّد بنا تھا، جس پر پورے ملک میں شدید ردِّ عمل ہوا۔ مسلمان سڑکوں پر آئے، احتجاجی جلسے اور جلوس ہوئے اور پاکستان کی پارلیمنٹ کے طویل اجلاس میں ''قادیانی جماعت'' اور اس کے ''لاہوری گروپ'' کے بڑوں سے طویل جرح کی گئی، جس کا حرف حرف قومی اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے۔ اس طویل خفیہ کارروائی کو پبلش کرنے کا حکم اسپیکر قومی اسمبلی ڈاکٹر فہمیدہ مرزا نے جاری کر دیا ہے اور بہت جلد کتابی صورت میں عام مسلمان کو دستیاب ہوگی، تاہم اس جرح کا بڑا حصہ اور اور قادیانیوں اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیّت قرار دینے کی قرارداد اور اس وقت کے وزیرِ اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) کی طویل تقریر کتابی صورت میں ختمِ نبوت لندن اکیڈمی نے شائع کر دی ہے، جس کے ڈائریکٹر ایک دردمند مسلمان جناب محترم عبدالرحمٰن یعقوب باوا ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے، دین اور دنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ (آمین) اس کے علاوہ ختمِ نبوّت اکیڈمی نے ایک نومسلم شیخ راحیل احمد (مرحوم) کے تین خطوط قادیانیوں کے ''خلیفہ'' مرزا مسرور احمد کے نام ایک کتابچے کی صورت میں شائع کیے ہیں۔ شیخ راحیل احمد جو جرمنی میں قادیانی جماعت کے نگران تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے شیخ راحیل احمد کو مسلمان ہونے کی توفیق دی اور اب وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان کی حیثیت سے اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ ان خطوط میں شیخ صاحب مرحوم نے پوری درد مندی اور اخلاص کے ساتھ مرزا مسرور احمد کو اصل حقائق اور اسلام کی سچی تعلیمات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور مرزا قادیانی کی تحریروں، اس کے فلسفے کی لغویات سے آگاہ کیا ہے۔

برطانیہ، امریکہ اور یورپ کے ممالک میں جو لوگ اپنے کاروبار، ملازمتوں اور دوسری ذمہ داریوں کے ساتھ ختمِ نبوّت اور قادیانیت کے توڑ کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، اس کا اجر تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، لیکن وہ واجب تعظیم بھی ہیں اور دعاؤں کے مستحق بھی۔ مگر ہماری حکومت اور ذمہ داروں کو اپنی آئینی ذمہ داریوں پر توجہ دینی چاہیے۔

۱۹۷۴ء میں اسمبلی کے اندر جو طویل جرح مرزا ناصر پر ہوئی۔ یوں تو ساری اسمبلی اس کام میں دل و جان سے شامل تھی، تاہم اس میں جناب یحییٰ بختیار، مولانا ظفر احمد انصاری، مولانا غلام غوث ہزاروی، مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، محمود اعظم فاروقی،

صاحبزادہ فاروق علی (اسپیکر) اور پروفیسر عبدالغفور احمد کے نام نمایاں ہیں۔ ممکن ہے کچھ اور لوگ بھی حیات ہوں۔ مگر پروفیسر عبد الغفور احمد، حفیظ اللہ چیمہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وتندرستی کے ساتھ رکھے اور مرحومین پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔ (آمین) مگر یہ ایک صدی کا قصہ ہے۔ دو چار برس کی بات نہیں، جن کے مقدر میں یہ اعزاز لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی، مگر ۵۳ء کی تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّت میں جن مجاہدین نے اپنے سینوں پر گولیاں کھائیں، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بے نام سپاہی اپنے رب کے حضور نام ور ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ جن نام وروں نے اپنی زندگی اس مقصد کے حصول میں صرف کر دی، اللہ تبارک تعالیٰ کے فضل سے عزت، وقار، احترام اور عظمت ان کے در کی دربان ہوئی اور آخرت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب ان ہستیوں کی جدوجہد کا ثمر ہوگا۔ ممکن ہے نوجوان نسل ان عظیم ہستیوں کے نام سے آشنا نہ ہو، مگر ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم یاد کراتے رہیں کہ حضرت سید مہر علی شاہ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، چودھری افضل حق، ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین، شیدائیانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مقامِ بلند رکھتے تھے اور یہ واقعہ تاریخ کا حصہ ہے کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیانی سے مباہلہ کیا کہ جو جھوٹا ہوا اسے سچے کی زندگی میں موت آجائے۔ اس مباہلہ کے بعد مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں لاہور شہر میں آنجہانی ہوا اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری قیام پاکستان کے بعد ہجرت فرما کر لاہور آئے اور ۱۹۵۱ء میں اللہ کو پیارے ہوئے۔ اس بات کا اعتراف نہ کرنا زیادتی ہوگی کہ مجلس احرارِ اسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ صاحب آج بھی قادیانیوں کے تعاقب کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے ہوئے ہیں۔

(مطبوعہ: روزنامہ اُمّت کراچی، جمعۃ المبارک ۱۰ ر فروری ۲۰۱۲ء)

لَا نَبِیّ بَعْدَہٗ تاجِ امامت و رسالت جن پر ناز کرے

سعود ساحر

پاکستان کے اعلیٰ ترین قانون ساز ادارے نے آج سے تقریباً چالیس برس قبل وہ کام کر دکھایا، جس کے لیے برصغیر کے مسلمان ایک صدی سے جدوجہد کرتے آرہے تھے۔ انگریز نے برصغیر پر اپنے تسلّط کے دور میں پوری قوت اس بات پر صرف کی کہ مسلمان اپنا دین بدل لیں، جس میں ناکامی کی صورت میں اپنی تگ و دو کو کئی جہتوں میں پھیلا دیا۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کو حملہ سہ گانہ کا روپ دیا۔ اوّلین کوشش تو تبدیلی مذہب کی خاطر ترغیب و تحریص کا حربہ تھا، مگر اس کی کامیابی کا امکان نہ ہونے کے برابر تھا۔ سو ایک کوشش اس سمت میں بھی کی گئی کہ مسلمان تبدیلی مذہب کی طرف راغب نہ ہوں تو ان کی معاشرتی تبدیلیوں کی راہ ہموار کی جائے کہ مسلمان نظر نہ آئے اور عمل سے دور مذہب کا معاملہ زبانی کلامی رہ جائے۔ علمائے اُمّت نے اس سازش کے خلاف بھی اپنی بساط بھر کوشش کی اور حکمت عملی اختیار کی کہ مغربی تہذیب کی علامتیں مسلم معاشرے میں راہ نہ پائیں۔

بالآخر دام ہم رنگ زمین بچھایا گیا اور مذہب کا جدید ایڈیشن مارکیٹ میں لایا گیا اور اس مقصد کے لیے اپنے ذہنی مزارعوں کو آگے بڑھایا گیا۔ انگریز کے اس خود کاشتہ پودے کا نام مرزا غلام قادیانی تھا، جس نے خود کو مسلمانوں میں قابلِ بول بنانے کے لیے ایک مجدّد اور مبلّغ کا روپ دھارا۔ علمائے اُمّت چوکنا ہوئے، مگر اس کے ابتدائی روپ پر گرفت کی گنجائش کم تھی کہ مرزا غلام قادیانی کفر مطلق کی طرف دو قدم بڑھتا تو ایک قدم پیچھے ہٹنے کی کہہ مکرنیاں کر رہا تھا۔ آخر کار اپنے آقاؤں کے اشارے پر اسے اپنی ذہنی برہنگی دکھانی پڑی۔ پھر حُرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے کو غلامانِ مصطفیٰ بھی میدان میں آگئے۔ علمائے کرام اور صوفیائے عظام نے جلسوں، چھوٹے بڑے اجتماعات اور خطبوں میں اسے للکارا۔ ایک ایک جھوٹ کا پول کھولا۔ تضاد بیانی واضح کی۔ یہ آسان کام نہ تھا۔ انگریز آقاؤں کی پُشت پناہی اس کے لیے کھل کھیلنے کا میدان وسیع تھا۔ آنے والوں کے لیے زندگی کے مختلف شعبوں میں گنجائش پیدا کرنے کے لیے انگریز کی آمادگی بھی تھی۔ وسائل کی بہتات تھی، حکمرانوں کی سرپرستی حاصل تھی۔ انگریز مسلمان سے خائف تھا اور جذبہ جہاد کو اپنے لیے ایک مہلک ہتھیار سمجھتا تھا۔ سو انگریزوں کی ایجاد کردہ نرالے انداز کی ''نبوّت'' کا زور بھی اسی نقطے پر تھا۔

پھر مسلمانوں کے دینی رہنما اور روحانی پیشوا اُمّت کے ایمان اور عقیدے کی پاسبانی کے لیے کمربستہ ہو گئے، زندگی کی ہر آسائش سے منہ موڑ لیا اور بقول سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ زندگی کا بیشتر حصہ ریل یا جیل میں گزار دیا۔ لگن یہی تھی کہ مسلمانوں کو اس سہ گانہ حملوں کی زد سے محفوظ رکھا جائے۔ اس میدان میں کوئی کسی سے پیچھے نہیں تھا، قانون دان، علم والے،

تحریر وتقریر کے میدان میں مقام رکھنے والے اپنی دُھن میں لگے ہوئے تھے، منکرِ ختمِ نبوّت کے اثرات سے مسلمانوں کو بچایا جائے۔ مرزا غلام قادیانی کی تحریریں پڑھ کر کوئی فاتر العقل ہی اسے صاحبِ ہوش قرار دے سکتا۔ سو حیدر آباد دکن کے جناب محترم الیاس برنی نے یہ کارنامہ انجام دیا کہ کئی سو صفحات کی ایک کتاب مرتب کی۔ جس میں اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہیں لکھا، بلکہ مرزا کی کتابوں، رسالوں اور قادیانیوں کی مطبوعات سے وہ ساری باتیں ایک جگہ جمع کر دیں، جن سے مسلمان مرزا کی حقیقت سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ الیاس برنی اب اس دنیا میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر نور سے بھر دے۔

گزشتہ تحریر میں تشنگی یوں محسوس ہوئی کہ بہت سے بزرگوں اور اس قافلہ سخت کے رہنماؤں کا تذکرہ رہ گیا، ہر چند کہ دو چار دس بیس سو صفحات میں مکمل بات سمونا ممکن نہیں، لیکن جو کچھ ذہن میں آئے، اسے نظر انداز کرنا بھی ممکن نہیں۔ آزادی کا سورج طلوع ہوا، اسلام کے نام پر مملکت کا قیام عمل میں آیا تو اطمینان کی یہ صورت پیشِ نظر تھی کہ انگریز کے اس خود کاشتہ پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ممکن نہ ہو تب بھی اس گروہ کو علیحدہ شناخت دی جائے، مگر ۴۷ء سے ۷۴ء تک عالم ہی دیگر تھا کہ قائدِ اعظم کے بعد ملک میں اقتدار و اختیار کے جو مالک بنے، ان کے نزدیک یہ کوئی مسئلہ ہی نہ تھا۔ بلکہ وہ اسے علماء کے شوقِ گفتار سے زیادہ کوئی وقعت دینے کو تیار نہیں تھے۔ ۵۳ء کی تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّت کو دبانے کے لیے لاہور میں مارشل لا لگایا گیا۔ جنرل اعظم خان نے ملازمت کو اہم سمجھتے ہوئے ہر وہ حربہ اختیار کیا جس سے اظہارِ حق کا گلہ دبایا جا سکے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور حضرت مولانا عبدالستار نیازی کو مارشل لاء کورٹ نے سزائے موت سنائی۔ متعدد مسلمانوں کو گولیوں سے بھون دیا گیا، ہزاروں زخمی ہوئے، جیلوں میں گنجائش سے زیادہ لوگوں کو اسیر کیا گیا۔ راولپنڈی میں مجلس احرار کی طرف سے ماسٹر موسیٰ کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا۔ وہ کرتار پورہ کی مسجد میں بیٹھ کر ہر روز پانچ افراد کو گرفتاری کے لیے بھیجتے۔ راجہ بازار میں پولیس نے ایک حد بندی کی ہوئی تھی، اسے عبور کرنے والے کو گرفتار کر لیا جاتا، جوانوں، بزرگوں کی نفری کم پڑ گئی تو ماسٹر موسیٰ نے اعلان کیا کہ ماؤں، بہنو، بیٹیو، اب نوعمر بچوں کو گرفتاری کے لیے بھیجو! تحریک کمزور نہ پڑے، میری بیوہ ماں نے میرے بڑے بھائی محمود احمد کو نیا جوڑا پہنا کر مسجد کی طرف روانہ کر دیا، ابھی ان کی مسیں نہ بھیگی تھیں۔ اب وہ حکیم محمود احمد سرو سہارنپوری کے نام سے ایک بھرپور زندگی گزار کر صحت کے ہاتھوں بے بس ہو گئے۔ ان کے لیے دعاؤں کا طالب ہوں۔ ان کے شاعرانہ مقام، خطیبانہ انداز، اقبال سے ان کی محبت سے ایک زمانہ آشنا ہے۔ حضرت علاّمہ کے فارسی کلام کا منظوم ترجمہ خاصا مقبول ہوا۔

بہرحال سرکاری سطح پر آزادی اظہار پر قدغن کا یہ عالم تھا کہ قادیانیوں کے خلاف دو سطر کی خبر شائع ہونا ممکن نہیں تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس روزنامہ میں، میں کام کرتا تھا، جو ہمارے استاد مولانا عبدالحکیم کے بیان کی صورت میں تھی۔ ۵۳ء میں مولانا عبدالحکیم کی گرفتاری اس طرح ہوئی کہ ان کے معصوم بیٹے کا جنازہ گھر میں پڑا تھا، صبح تدفین ہونی تھی۔ رات میں مولانا کو گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا عبدالحکیم کا تحریری بیان تو خاصا طویل تھا، مگر ہمارے نیوز ایڈیٹر محترم اشرف ہاشمی (مرحوم) نے کمال ہنر مندی سے دو فقروں میں ڈھال کر چھاپ دیا۔ صبح مالکان نے خاصی برہمی کا اظہار کیا اور آئندہ محتاط رہنے کی تاکید کی۔ خبر بس اتنی سی تھی۔

''مولانا عبدالحکیم نے مطالبہ کیا ہے کہ جہاد کی حرمت پر مشتمل لٹریچر ضبط کیا جائے۔''

راولپنڈی سے قادیانیوں نے ایک ہفت روز نکالا ''خورشید'' اسے رنگ تو ادبی اور سیاسی دیا، مگر اس میں اپنی بھی کرتے رہے اور نوجوان شعرا اور ادباء کو قابو کرنے کا گر بھی آزماتے رہے۔ خورشید کا ایک شمارہ مارکیٹ میں آیا، جس کے ادارتی صفحہ پر جلی حروف میں ایک چوکھٹا چھپا ہوا تھا جس کا لب لباب یہ تھا کہ ''آئندہ چند دنوں میں پاکستان کی سیاست میں زبردست دھماکہ ہونے والا ہے۔'' اب یہ کسی سانحہ کے بارے میں پیشگی اطلاع تھی، مرزا قادیانی نے پیش گوئی یا کہا تھا، مگر ہوا یہ کہ چند دن بعد مغربی پاکستان کے وزیرِ اعلیٰ ڈاکٹر خان قتل کر دیے گئے، مگر ''خورشید'' یا اس کے مدیر کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی نہ کسی نے یہ پوچھا کہ ڈاکٹر خان کے قتل کے سوا وہ کون سا سیاسی دھماکہ ہے، جس کی نشاندہی قبل از وقت کی گئی، البتہ ''خورشید'' بند ہو گیا اور حضرت علامہ المشرقی کو قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا اور ان کے کمانڈر خالد خورشید کو تشدّد کے ذریعے سلطانی گواہ بنایا گیا۔ جھوٹے مقدمے کا انجام تاریخ کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علامہ مشرقی کو سرخرو کیا۔ مولانا ظفر علی خان تو ہمارے ہوش سے پہلے کی بات ہے، لیکن حضرت آغا شورش کاشمیری جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ نثر و نظم اور خطابت پر یکساں قدرت حاصل تھی، زندگی کے آخری سانس تک گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ہدف رہے۔ حضرت مولانا داؤد غزنوی، علاّمہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا اسحاق ہزاروی، مولانا غلام اللہ خان رحمہم اللہ، کس کس کا نام لوں، ذہن میں ایمان کی قندیلیں روشن ہو جاتی ہیں، خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔ آمین۔

قادیانی کس طرح چھائے ہوئے تھے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آزاد کشمیر کی حکومت کے خلاف قادیانیوں نے سازشوں کا آغاز کیا۔ بھٹو مرحوم کے کان بھرے تو آزاد کشمیر اسمبلی نے اپنے میرپور اجلاس میں پاکستان اسمبلی سے ایک سال قبل ۷۳ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیّت قرار دینے کی قرارداد منظور کی۔ صدر آزاد کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان کے دست راست میجر محمد ایوب نے اسمبلی میں قرارداد پیش کی۔ یہ پاکستان کے کسی اخبار میں جگہ نہ پا سکی، البتہ ۷۴ء میں پاکستان کے آئین میں ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیّت قرار دیا گیا تو اس گروہ کی تبلیغ کے سوتے خشک ہوئے، البتہ ان کی ریشہ دوانیوں میں اضافہ ہو گیا۔ اب جگہ جگہ جماعت خانے تعمیر کرنے کا ارادہ کسی بڑے فساد کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ ایک بات کا ذکر ضروری ہے اور وہ یہ کہ یحییٰ خان کے دور میں پلاننگ ڈویژن کا ڈپٹی چیئرمین ایم ایم احمد غالباً مرزا قادیانی کا پوتا تھا۔ ظفر اللہ خان سے لے کر ایم ایم احمد اور جنرل عبدالعلی تک ان مناصب جلیلہ تک کیسے پہنچے یہ علیحدہ موضوع ہے۔

بہر حال، ایم ایم احمد کو دفتر کی لفٹ سے اترتے ہوئے سرکار کے ایک ملازم صوفی اسلم صاحب نے گھائل کر دیا، وہ تو بچ گیا، صوفی اسلم گرفتار ہوئے۔ مقدمہ چلا تو راولپنڈی میں کوئی وکیل صوفی صاحب کے مقدمہ کی پیروی کے لیے آمادہ نہیں تھا، حالانکہ دینے والے منہ مانگی فیس دینے پر تیار تھے۔ یہ قادیانیوں کے دباؤ کا عالم تھا۔ ایسے میں مسلم لیگی وکیل راجہ ظفر الحق آگے بڑھے۔ اعلان کیا کہ میں بلا معاوضہ مقدمہ لڑوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے راجہ ظفر الحق کو وہ عروج دیا کہ وہ وفاقی وزیر بنے۔ ایوانِ بالا کی رکنیت ملی اور پرویز مشرف کے دور میں انہوں نے وفا اور سیاسی وابستگی کی آبرو رکھی۔ اب مسلم لیگ (ن) کے چیئرمین ہیں۔ موتمر عالمی اسلام کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ معاشرے میں ان کی عزت ہے، وقار ہے۔ نرم

گفتاری، انکسار، تواضع، ہر ادنیٰ واعلیٰ کا احترام ان کا وصف ہے، لیکن راولپنڈی کی ضلعی انتظامیہ، کارپوریشن کے لیے وقت سے پہلے انتباہ ہوا کہ توجہ دیں، اب ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان کا تذکرہ بھی ضروری ہے، جس کا کہنا ہے کہ قرآن وحدیث اور انحراف ختمِ نبوّت کے خلاف علمی دلائل کا جوذخیرہ ہمارے علماء نے اُمّت کے حوالے کیا ہے، وہ اپنی جگہ لیکن معلوم تاریخ میں اور قبل از تاریخ جو رسول اور نبی آئے، ان میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو جدا ہے کہ بدترین دشمن بھی آپ کی صداقت، امانت کی تصدیق کرتے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہے۔

کون کہتا ہے کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں کہ عالم پر ہے سایہ تیرا

آخر میں حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر سے ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے حسن بیان، لفظوں کے انتخاب کا کیا ملکہ عطا فرمایا۔

''تصویر کا ایک رُخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا، قد وقامت میں تناسب نہ تھا، اخلاق کا جنازہ تھا، کریکٹر کی موت تھی، سچ کبھی نہ بولتا تھا، معاملات کا درست نہ تھا، بات کا پکا نہ تھا، بزدل اور ٹوڈی تھا۔ تحریر وتقریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے، لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوی بھی نہ ہوتی، وہ مجسمۂ حسن وجمال ہوتا، شاعر ہوتا، فردوسیٔ وقت ہوتا، ابوالفضل اس کا پانی بھرتا، خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شیکسپئر اور اردو کا ابوالکلام ہوتا، پھر نبوّت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟ میں تو کہتا ہوں کہ اگر علی رضی اللہ عنہ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ میاں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تختِ نبوّت پر سج سکے اور تاجِ امامت ورسالت جس کے سر پر ناز کرے۔'' (امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ستمبر ۱۹۵۱ء کراچی) (مطبوعہ: روزنامہ اُمّت کراچی، ہفتہ ۱۱ر فروری ۲۰۱۲ء)

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان
29 مارچ 2012ء
جمعرات بعد نماز مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
ابن امیر شریعت
حضرت پیرجی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961

سرخ پوشانِ احرار ایوانِ محمود کے سامنے

ابن عالم

بارہ ربیع الاوّل کا دن میری زندگی میں یوں ہی آتا رہے جیسا کہ اس بار آیا۔ ''روح پرور'' کے لفظ کو پامال ہوتے ہوئے بہت دیکھا ہے، مگر اس لفظ نے پہلی بار ایک ایسے روحانی تجربے سے گزرا کہ تین دن ان الفاظ کی تلاش میں بیت گئے، جو دل کی ناقص ہی سہی، مگر ترجمانی کر پائیں۔

چناب نگر (سابق ربوہ) نامی ''قادیانی ریاست'' میں واقع مسلمانوں کی واحد مسجد میں قافلہ اترا تو عقل دنگ رہ گئی۔ اسٹیج پر خطبائے احرار فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں تھے اور قائد احرار مسجد کے ایک گوشے میں پڑی بوسیدہ سی چارپائی پر بیٹھے ہر آنے والے کو مرحبا کہہ رہے تھے۔

ایک قدم آگے کو بڑھایا تو چشمِ حیراں نے امیرِ شریعت کی تیسری نسل کو ''پدرم سلطان بود'' کے غرور سے بے نیاز خلقِ خدا کی خدمت میں جتا ہوا دیکھا۔ دماغ میں بے ترتیب سے سوالات و خیالات کا ایک منہ زور طوفان اٹھا ہوا تھا، ہونا یہ چاہیے تھا کہ امیر شریعت کی شبیہ اور فرزند سید عطاء المہیمن شاہ بخاری قیمتی سا چغہ زیب تن کیے اونچی مسند پر براجمان ہوتے، سر پر ریشمی عمامہ سجا ہوتا اور شاہ جی کے پوتوں، نواسوں کے جسموں پر لشکارے مارتا جاپانی لٹھا ہونا چاہیے تھا۔ سب برعکس نکلا۔ حضرت شاہ جی کا پورا خانوادہ خدا کی اسی زمین پر تھا، جس پر مجلس احرار کے غریب الدیار کارکن کھڑے تھے۔ چلتے پھرتے ایک جیسے انسانوں میں بس ان کا درویشانہ بانکپن تھا، جو کسی عظیم نسبت کی خبر دے رہا تھا۔

''صاحبزادگان'' کا یہ عجیب کنبہ ہے، جو پڑھنے لکھنے اور پڑھتے رہنے پر یقین رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ جی کی اس نسل میں یہ خوبی ملی کہ وہ دنیا کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھتی ہے۔

سید کفیل شاہ بخاری نے اردو ادب کے حوالے سے بخاری خاندان کے ذوق کا تجزیہ کیا تو حیرت بڑھتی ہی چلی گئی۔ ماحول پر جب ادب ہی ادب چھا گیا تو ذہن کی اسکرین پر شاہ جی کی معجز بیانی کا تصور انگڑائی لینے لگا، آپ بھی حضرت شاہ جیؒ کی سحر انگیز خطابت کا ہلکا سا لطف اٹھایئے:

''تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے، اس کے نقوش میں توازن نہ تھا، قد و قامت میں تناسب نہ تھا، اخلاق کا جنازہ تھا، کریکٹر کی موت تھی، سچ کبھی نہ بولتا تھا، معاملات کا درست نہ تھا، بات کا پکا نہ تھا، بزدل اور ٹوڈی تھا، تحریر اور تقریر ایسی کہ پڑھ کر متلی آنے لگے، لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری نہ بھی ہوتی، وہ مجسمۂ حسن و جمال ہوتا، اس کے قویٰ میں تناسب ہوتا، چھاتی پینتالیس انچ کی، کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتا نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا، مرد میدان ہوتا، کریکٹر کا آفتاب اور خاندان کا ماہتاب ہوتا، شاعر ہوتا، فردوسی

وقت ہوتا، ابوالفضل اس کا پانی بھرتا اور خیام اس کی چاکری کرتا، غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا، انگریزی کا شیکسپئر اور اردو کا ابوالکلام ہوتا، پھر نبوت کا دعویٰ کرتا، تو کیا ہم اسے نبی مان لیتے ؟‘‘

پروگرام کا شیڈول سنا تو ایک سوال نے مسلسل پریشان کیے رکھا کہ چناب نگر جیسا علاقہ جو ریاست کے اندر قادیانیوں کی ایک ریاست ہے، اس میں طویل دورانیے کا ایک غیر معمولی جلوس نکالنا کیا خلافِ عقل نہیں ہے؟

نمازِ ظہر کے بعد سرخ پوشانِ احرار کا جلوس سرخ ہلالی پرچم تھامے مرزا محمود کی رہائش گاہ اور قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر ایوانِ محمود کی طرف روانہ ہوا، تا حد نگاہ چنگ چی رکشوں کی ایک منظّم قطار تھی، جسے چاق و چوبند ڈنڈا بردار احرار رضا کاروں نے حیرت انگیز طور پر بالکل خطِ مستقیم پر رکھا ہوا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ایوانِ محمود روڈ پر سروں کا سمندر امڈ آیا تھا۔ خاموشی ایسی کہ جیسے مجمع کو سانپ سونگھ گیا ہو اور نظم وضبط ایسا کہ پتوں تک کو بھی شکایت نہ ہو۔

سید کفیل شاہ بخاری نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کی غرض سے روح میں اتر جانے والا مسحور کن خطبہ پڑھا، وہی شاہ جی کی جھلک۔ عبداللطیف خالد چیمہ صاحب نے بھی خطاب کیا اور آخر میں شاہ جی کی یادگار سید عطاء المہیمن شاہ بخاری قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دینے کے لیے شاہ جی کی پر جلال شبیہ کے ساتھ خطاب کے لے کھڑے ہوئے تو عجیب سماں بندھ گیا۔ شاہ جی پر ہیبت نگاہیں براہ راست ایوانِ محمود پر پڑتی تھیں، آج کے اس صحیح معنوں میں روح پرور اجتماع کا کرشمہ تھا کہ میں پہلی بار پورے انہاک کے ساتھ شاہ جی کے تصور میں کھو چکا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ پسِ مرگ بھی غرورِ عشق کا بانکپن مرد قلندر کے چہرے سے عیاں ہے اور اس مرد قلندر کی زندہ تصویر ربوہ کے مکینوں کو درد سے پکار رہی ہے کہ ’’اے قادیانیوں! تم ہماری گم شدہ متاع ہو، تم ہمارے قافلے سے بچھڑ جانے والے وہ مسافر ہو، جنہیں دشمن نے ہم سے جدا کر دیا ہے، ہم تمہیں واپس بھلائی کے راستے پر بلاتے ہیں، وہ راستہ جو دنیا وآخرت کی فلاح کا ضامن ہے۔‘‘

صبح سے شام تک جاری رہنے والا یہ پروگرام دعا کے مرحلے میں داخل ہوا تو میرے سوال کا جواب مل چکا تھا۔ جواب یہ تھا کہ اگر قیادت نہ چاہے تو ہنگامہ فساد کے امکانات جنم نہیں لے سکتے۔ صبح سے شام تک جتنے بھی مقررین آئے، انہوں نے کف اڑانے اور گریبان چاک کرنے کی بجائے اس بات کو ترجیح دی کہ اپنا نکتہ نظر سامعین کو سمجھایا جائے۔ جذبات کی سستی تجارت کی بجائے واضح پیغام پہنچانے کا مشکل کام کیا گیا۔ منتظمین ایسے چوکس کہ جہاں ماحول کا درجہ حرارت حد سے تجاوز کرتا وہیں بروقت اسے کنٹرول کر لیا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ طویل دورانیے کے جلوس میں سامعین بھی ’’فرما گئے یہ ہادی، لانبی بعدی‘‘ کے نعرے سے آگے نہیں گئے۔

عنوان براہِ راست رسالت مآب کی ذات اقدس ہو، چاہنے والے شاہ جی کے ہوں، مقام بھی ربوہ چناب نگر ہو، سامنے ایوانِ محمود ہو، اس کے باوجود فضا میں دھواں ہوا اور نہ ماحول میں بے جا تلخی...... کیا یہ حیران کن نہیں ہے؟ جی یہ حیران کن ضرور ہے مگر مشکل بالکل بھی نہیں ہے اور ہمارے قائدین کے لیے یہ ممکن اس وقت تک ناممکن رہے گا، جب تک وہ تنقید اور توہین کے بیچ حائل باریک پردے پر لکھی تہذیب کا نوشتہ بغور نہ پڑھ لیں۔ مذاق کرنے اور مذاق اڑانے کی تمیز جب تک نہ لوٹ آئے، شائستگی کی متاع گم گشتہ ایک خواب ہی رہے گی۔ (بشکریہ روزنامہ اسلام، ۹ رفروری ۲۰۱۲ء)

عقیدہ ختمِ نبوت اور قادیانیت

احمد جمال نظامی

گزشتہ روز چناب نگر (ربوہ) کی مرکزی جامع مسجد احرار میں مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے زیرِ اہتمام تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہدائے ختم نبوت کی یاد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس میں ملک بھر سے ختم نبوت کے پروانوں اور عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے جید علماء کرام حضرت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر، عبداللطیف خالد چیمہ اور دیگر نے کہا کہ دس ہزار نہتے مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کرنے والے کبھی چین کی نیند نہیں سو سکتے۔ قانون اور آئین کے مطابق قادیانیوں کے خلاف کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی کہ قادیانی قانون اور آئین دونوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت اکھنڈ بھارت کے لیے سرگرم عمل ہے ان کے خلاف حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو حرکت میں آنا چاہیے۔ مقررین نے مزید کہا کہ مسلم لیگ ن، تحریک انصاف اور کوئی سیاسی جماعت ایسا سونامی نہیں لا سکتی جس سے ملک میں تبدیلی آ سکے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اسلامی نظام ہی ملک کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی برصغیر میں برطانوی سامراج کا ایجنٹ تھا اور برطانوی سامراج نے ہی برصغیر میں قادیانیت کا پودا لگایا تھا، جس کا مقصد اسلام کی اساس کو مجروح کرنا تھا مگر مسلمانوں کو یہ قطعی طور پر گوارہ نہ ہوا اور انہوں نے ہر دور میں قادیانیت کے خلاف مزاحمت کی۔ قادیانی اسلام کی رُو سے کافر ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نعوذ باللہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی۔ اس کی پشت پر انگریز تھا لیکن مسلمانوں کا عقیدہ ختم نبوت ذرا بھی متذبذب نہ ہوا اور انہوں نے قادیانیت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا اس امر میں شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ قادیانیت کا جو پودا برطانوی سامراج نے لگایا تھا وہ اس وقت پاکستان دشمن قوتوں کا ہم نوا بنا ہوا ہے اور جس طرح ختم نبوت کانفرنس میں اس نقطے کو اجاگر کیا گیا ہے کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے منصوبے پر سرگرم عمل ہیں، اس کو بھی نظر انداز کیا جانا ممکن نہیں ہے۔

پاک سرزمین پاکستان میں فتنۂ قادیانیت، ختم نبوت کے پروانوں کی لازوال اور بے مثل قربانیوں کے بعد پیپلز پارٹی کے بانی مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں اپنے انجام کو پہنچا جب قانون ساز اسمبلی نے اسے باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس متفقہ قرارداد کی منظوری کے بعد قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ وتشہیر کر سکتے ہیں مگر قادیانیوں کی طرف سے ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں اضافہ جاری ہے۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد گاہے بگاہے جہاد کا علم بلند کرتے رہتے ہیں۔ پر افسوس ہمارے حکمران اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اپنے فرائض کی ادائیگی کے تعین کے باوجود حرکت میں نہیں آ رہے۔

قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں۔ جب اللہ رب العزت نے سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر اس دنیا میں بھیجا اور انہیں رحمت اللعالمین کے رتبے سے نوازا گیا تو قادیانیوں نے مسلمانوں کے اس عقیدہ ختم نبوت پر حملہ کیا ہے۔ جس میں وہ تاحال ناکام ہیں اور ان شاء اللہ تاقیامت ناکام رہیں گے۔ مسلمان چاہے کتنا ہی کمزور اور تنگ دست ہی کیوں نہ ہو عقیدہ ختم نبوت اس کے رگ و پے میں شامل ہے اور اپنے اس عقیدے کے لیے وہ اپنی زندگی کی بازی تک داؤ پر لگانے سے دریغ نہیں کرتا۔ اس کی زندہ اور روشن مثال ۱۹۵۳ء میں چلنے والی تحریک ختم نبوت ہے۔ جب پورا ملک اور اس ملک عظیم کے تمام کے تمام مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے پروانوں میں تبدیل ہو گئے تھے اور انھوں نے اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر اپنی زندگیوں کو قربان کرنا بہتر خیال کیا مگر عقیدہ ختم نبوت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔ آج پاکستان میں مرتد کافر قادیانی اگر غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے ہیں تو اس میں تحریک ختم نبوت کے غازی اور شہید مجاہدین کا سنہری کردار ہے جنھوں نے جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی سند حاصل کر لی۔

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ملک ہے۔ جس کی بنیادوں میں لاکھوں شہید ماؤں، بہنوں، بیٹوں، بزرگوں اور نوجوانوں کا خون ناحق شامل ہے۔ اس وطن عزیز میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جانا ضروری ہے۔ قادیانی آج بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر کرتے ہیں۔ ان کی جماعت کے متعدد رسائل اور جرائد شائع ہوتے ہیں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے حرکت میں نہیں آتے۔ کیا ان قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذمہ داران عقیدہ ختم نبوت کو نظر انداز کرنے کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ آئین اور قانون کے مطابق قادیانیوں کو نکیل ڈالی جائے جب کہ تمام مسالک کے متحرک اور جید علماء کرام عملی، ٹھوس اور حقیقی بنیادوں پر فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کر کے وطن عزیز میں نفاذ نظام مصطفیٰ کے لیے مشترکہ کاوشیں عمل میں لائیں تاکہ پاکستان جس مقصد کے لیے حاصل کیا گیا تھا، اس کو اسلام کی تجربہ گاہ بنا کر عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے تو مسلمان آج بھی عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان اور مضبوطی کے ساتھ اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے بے چین و بے تاب ہیں۔

مولانا ظفر علی خان نے مسلمانوں کے جذبات کی بجا عکاسی کی تھی کہ:

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

(بشکریہ نوائے وقت ۸ر فروری ۲۰۱۲ء)

قسط:۳

حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ اور خلافتِ معاویہ رضی اللہ عنہ

پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی

موصوف ایک دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

''عقیدہ قطعی ہوتا ہے ظنّی نہیں ہوتا اور قطعیات میں ظنّیات کا قطعاً کوئی دخل نہیں ہے۔شرح عقائد میں ہے:

''و لا عبرة بالظنّ فی باب الاعتقادیات''یعنی اعتقادی امور میں ظن کا کوئی اعتبار نہیں۔(اتمام البرہان،جلد:۳،ص:۶۹)

اس کے برعکس صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث''**لا یزال الاسلام عزیزاً الی اثنی عشر خلیفة**''بارہ خلفاء کے ادوار کو سامنے رکھ کر روایت نہیں کی گئی بلکہ شروع ہی سے مشہور تھی۔اگر چہ وہ صرف حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لیکن ان سے روایت کرنے والے آٹھ دس تابعی ہیں جن کے متعلق یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ آٹھ اموی خلفاء کی حمایت میں یہ حدیث بیان کی ہو گی،اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی (کہ اسلام ان کے ادوار میں غالب رہے گا) بھی صحیح ، سچی اور بطورِ امرِ واقع ثابت ہو چکی ہے۔

زیرِ بحث روایت، حدیث بارہ خلفاء کے علاوہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی اس حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''بنی اسرائیل میں انبیاء حکومت و سیاست کرتے تھے جب ایک نبی کی وفات ہوتی تو دوسرا جانشین ہو جاتا اور میرے بعد تو کوئی نبی نہیں ہوگا البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے۔''

کیا''**وَ سَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ**''(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء۔رقم الحدیث:۳۴۵۵)

''**وَ سَتَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَکْثُرُ**''(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ۔جلد:۲،ص:۱۲۶) کے الفاظ کا یہی مطلب ہے کہ میرے بعد صرف چار خلفاء ہی''منہاج نبوت''کے مطابق امورِ خلافت سرانجام دیں گے پھر میری نبوت کی طرح حضرت حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خلافتِ راشدہ کا''باب''ہی بالکل بند ہو جائے گا؟

کیا یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ جو دین قیدِ زمانی و مکانی سے آزاد ہو اور جس کے لانے والے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ قیامت تک کے لیے''اسوۂ حسنہ''ہو، ان کا لایا ہوا نظام صحیح بنیاد پر صرف تیس برس (خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کے زمانے) تک ہی قائم رہا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ پیش گوئی فرما رہے ہیں کہ:

''یَکُوْنُ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْراً...... کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ'' (صحیح بخاری، کتاب الاحکام۔ رقم الحدیث:۷۲۲۲)

''لَا یَزَالُ ھٰذا الدِّیْنُ عَزِیْزاً مُنِیْعًا اِلیٰ اِثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَۃ'' (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ۔ جلد:۲ص:۱۱۹)

''لَا یَزَالُ ھٰذا الدِّیْنُ قَائِمٌ حَتّٰی یَکُوْنَ عَلَیْکُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ تَجْتَمِعُ عَلَیْہِ الْاُمَّۃُ...... ''
(سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، باب الملاحم۔ جلد:۲،ص:۲۳۹)

بلکہ ''وَ سَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ'' (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء۔ رقم الحدیث:۳۴۵۵)

''وَ سَتَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَکْثُرُ'' (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ۔ جلد:۲،ص:۱۲۶)

بارہ امراء وخلفاء کے دور تک دین اسلام ہمیشہ قائم وغالب رہے گا، کوئی بیرونی طاقت ان پر غلبہ نہ پا سکے گی، ان سب خلفاء پر امّت کا اجماع ہوگا، وہ سب قریش میں سے ہوں گے بلکہ حدیث کثرت خلفاء کی پیش گوئی میں تو غیر قریشی عثمانی (ترکی) خلفاء بھی شامل ہوجاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کے ادوار کو بہترین دور اوران حضرات کو بہترین لوگ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

''خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ......'' (صحیح بخاری، رقم الحدیث:۲۶۵۱،۶۴۲۸،۶۶۹۵)

خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم. (صحیح بخاری، رقم الحدیث:۲۶۵۲،۳۶۵۱،۶۴۲۹)

لیکن سخت حیرت ہے کہ مذکورہ ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے برعکس زیرِ بحث حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ کی رو سے خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ اور رشد وہدایت پر مبنی دور کو ہی غیر راشد اوران کے خلفاء کو ''ملوک من شرّ الملوک'' قرار دے دیا جائے۔ ورنہ بتایا جائے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ (م۷۴ھ) کی زندگی میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، معاویہ ثانی اور حضرت مروان رضی اللہ عنہ کو بوجہ صحابیت وصالحیت مستثنیٰ کر کے کون سے ''اموی'' اور ''مروانی'' خلفاء پر شرّ الملوک (بصیغۂ جمع) کا اطلاق ہوتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا سارا دور رُشد وہدایت کا دور ہے۔ قرآن نے جملہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو راشد کہا، یہ خلیفہ ہوں گے تب بھی راشد ہیں اور خلافت کے بغیر بھی راشد ہیں۔ قرآن مجید اور حدیث میں کہیں بھی یہ مذکور نہیں ہے کہ صرف چار خلفاء صحابہ رضی اللہ عنہم راشد ہیں۔ اگر خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کو خلافت نہ ملتی تو کیا وہ راشد نہ ہوتے؟ جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ازنصِ قرآن راشد تھے۔ ان میں سے جو حضرات منصب خلافت پر فائز ہوئے تو وہ یقینی طور پر خلیفہ راشد بھی ہوگئے۔ لامحالہ ہر مسلمان کو منصبِ خلافت کے حامل ہر صحابی کو خلیفہ راشد تسلیم کرنا پڑے گا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیت کی ہر تعریف کے اعتبار سے جماعتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک ممتاز فرد ہیں اس لیے وہ یقیناً ارشادِ باری کے مطابق ''راشد'' ہیں۔ جب وہ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو وہ یقینی طور پر خلیفہ راشد ہوئے لہٰذا ان

کے توسط سے ''خیر الناس وخیر القرون'' میں قائم شدہ نظامِ حکومت کو ''خلافتِ راشدہ'' کے علاوہ کوئی دوسرا نام دیا ہی نہیں جا سکتا۔ اس پر مفصّل ومدلّل گفتگو راقم الحروف کی زیرِ تالیف کتاب ''عقیدہ امامت اور خلافت راشدہ'' میں شامل ہے۔ جہاں تک حدیث ''عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْن...... ''(سنن ابی داؤد، کتاب الدیات۔ جلد: دوم، ص: ۲۸۷، جامع ترمذی، باب الاخذ بالسنة واجتناب البدعة، جلد: دوم، ص:۹۲) کا تعلق ہے تو اس سے کوئی ادنیٰ ترین اشارہ بھی اس بات کا نہیں ملتا کہ راشد خلفاء صرف چار ہیں اور باقی پانچواں یا چھٹا خلیفہ بہر صورت ''غیر راشد'' ہی ہوگا۔ پھر اس ''تحدید'' کے باوجود حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو تو کسی نہ کسی درجے میں خلیفہ راشد تسلیم کر لیا گیا لیکن چھٹے خلیفہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شمولیت کو ''ناممکن'' تصور کرتے ہوئے زمرہ خلفائے راشدین سے ہی خارج کر دیا گیا۔ پھر نظریہ ضرورت کے تحت عمر بن عبدالعزیز، اورنگ زیب عالم گیر اور امام مہدی کی خاطر اپنے ''آئین'' میں ترمیم بھی کر لی گئی۔ معلوم نہیں کہ اس حدیث کی روشنی میں عربی زبان کے کن قواعد کے تحت اور دین کے کس اصول کی روشنی میں ''چار'' خلفائے راشدین مہدیّین مراد لیے گئے ہیں حالانکہ اس حدیث کے الفاظ میں نہ تو کوئی تعداد معیّن ہے اور نہ ہی اس میں حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ کی طرح کسی مدت وزمانہ کی تحدید کی گئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم من حیث الطبقہ سارے کے سارے راشد ہیں۔ لیکن ''رشد'' کا سلسلہ ان ہی پر ختم نہیں کر دیا گیا بلکہ یہ تا قیامِ قیامت جاری رہے گا ''لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ''(سورۃ البقرۃ، آیت:۱۸۶) کی قرآنی تصریح اس سلسلے میں حرفِ آخر ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ''اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ'' کے فرمانِ الٰہی کے مطابق یقیناً راشد ہیں اور کوئی مومن بالقرآن ان کے ''راشد'' ہونے کا انکار ہرگز نہیں کر سکتا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بتصریح نام ان کے لیے ''ہادی ومہدی'' ہونے کی دعا بھی فرمائی ہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیاً وَّ مَهْدِیاً وَ اهْدِ بِهٖ. اے اللہ انہیں (یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ کو) ہادی ومہدی بنا اور ان کے ذریعے دوسروں کو بھی ہدایت دے۔

جو صحابی از نص قرآن ''راشد'' ہو اور از روئے حدیث ''ہادی ومہدی'' ہو اور اس کے ساتھ ساتھ وہ منصبِ خلافت سے بھی سرفراز رہا ہو تو اسے حدیث ''عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ'' کا مصداق ہونے سے کیوں کر خارج کیا جا سکتا ہے؟

حدیث ''بارہ خلفاء'' جس کا مصداق خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم اور (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تا ہشام بن عبدالملک م ۱۲۵ھ) آٹھ اموی خلفاء کو قرار دیا گیا ہے کی تائید حدیث ''رحی الاسلام'' سے بھی ہوتی ہے جو حدیث سفینہ رضی اللہ سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَدُوْرُ رَحَی الاسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ اَوْ سِتٍّ وَّ ثَلَاثِیْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ فَاِنْ یُّھْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ ھَلَکَ وَ اِنْ یَّقُمْ لَھُمْ دِیْنُھُمْ یَقُمْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ عَامًا قُلْتُ اَوْ مِمَّا مَضٰی قَالَ مِمَّا مَضٰی ''(سنن ابی داؤد بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن۔ ص:۴۶۵)

اسلام کی چکی پینتیس برس یا چھتیس برس یا سینتیس برس تک چلتی رہی گی ۔ پھر اگر لوگ ہلاک ہوں (یعنی اختلاف کریں) تو وہ ان کی راہ پر ہوں گے جو ہلاک ہوئے (یعنی جو لوگ اگلی اُمتوں میں سے ان کا دین اختیار کرنے کے سبب ہلاک ہوئے) اور اگر ان کا دین باقی رہے تو پھر اس کا سلسلہ ستر برس تک رہے گا۔ میں نے عرض کیا یہ ستر برس ان سالوں سے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا مع ان کے۔ فرمایا جو زمانہ گزرا، اس کے بعد سے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت (۳۵ھ) تک ہی اسلام کی چکی کی اصل گردش موجود تھی۔ موصوف حدیث: **خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم .** کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کی صحیح توجیہ یہ ہے کہ:

پہلا قرن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک لیا جائے۔ دوسرا قرن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ابتدائے خلافت سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت تک۔ تیسرا قرن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی اس تحقیق پر مترجم کتاب امام اہلِ سنّت مولانا عبدالشکور لکھنوی نیچے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''یہ مقام اس کتاب عالی نصاب کے ان مقامات میں سے ہے جہاں حضرت مصنف نے اپنی خداداد ذہانت اور اپنے وہبی علم کی بہار دکھائی ہے۔ اس حدیث کو جمہور نے تبع تابعین کے زمانہ تک منطبق کیا ہے مگر مصنف نے اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ پر ختم کر دیا اور حق یہی ہے جو مصنف نے لکھا''

(ازالۃ الخفاء، جلد: اوّل، تحت مقصد اوّل فصل چہارم۔ ص: ۲۸۶)

حدیث ''رحی الاسلام'' کے نصف اوّل میں شہادت عثمان رضی اللہ عنہ تک کا ذکر ہے جب کہ اس کے نصف آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ:

''پینتیس برس کے بعد اگر لوگ ہلاکت کی راہ پر چل نکلیں گے تو ان کا مقدور پھر وہی ہے جو ہلاک ہونے والوں کے لیے مقرر ہے لیکن اگر ان کا دین ان کے لیے قائم رہ گیا تو پھر اسلام کی چکی کا سفر ستر برس تک جاری رہے گا۔''

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ آقا یہ ستر برس کی مدت پہلے پینتیس برس شامل کر کے ہے یا ان سے الگ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ یہ مدت ان برسوں کے علاوہ آئندہ کے ستر برسوں پر مشتمل ہوگی۔ (یعنی 35+70=105 برس)

حضرت شاہ ولی اللہ اس مدت کی تعیین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس حدیث کا مضمون خارج میں ظاہر ہوا کہ کیونکہ ۳۵ھ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور جہاد کا انتظام بگڑ گیا۔ پھر حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جہاد کا انتظام قائم ہوا۔ اس تاریخ سے ستر برس

کے بعد بنی امیہ کی سلطنت زائل ہوگئی۔'' (ازالۃ الخفاء، جلد: اوّل۔ص: ۴۸۱۔۴۸۲۔تحت مقصد اوّل فصل پنجم۔بیان فتن)

موصوف کی تصریح کے مطابق شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد جہاد کا نظام بگڑ گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پورا دور انتشار وخلفشار کا شکار ہو گیا لیکن جلد ہی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے جہاد کا سلسلہ وانتظام پھر قائم ہوا جس کا اعتراف کرتے ہوئے امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ:

والجهاد فی بلاد العدوّ قائم و کلمة اللّٰه عالية و الغنائم تردّ اليه من اطراف الارض والمسلمون معه فی راحة و عدل وصفح و عفو. (البدایہ والنہایۃ، جلد: ۸،ص: ۱۱۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دشمنوں کے ممالک میں جہاد جاری رہا، اللہ کا کلمہ سر بلند رہا اور اطراف واکناف سے غنائم کی ریل پیل کا سلسلہ رواں دواں رہا اور مسلمان ان کے زیرِ سایہ راحت وعدل اور عفو ودرگزر کی زندگی بسر کرتے رہے۔

حدیث ''رحی الاسلام'' کے نصفِ آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علی وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت (۴۱ھ تا ۶۰) سے مزید ستر سال یعنی اختتام خلافت بنی اُمیہ (130=60+70) تک غلبہ اسلام کی بشارت دی ہے جو امر واقع کے طور پر تاریخ اسلام کا جھومر ہے۔

یہ ملحوظ رہے کہ حدیث ''بارہ خلفاء'' کے مصداق میں ہشام بن عبدالملک (عہد خلافت ۱۰۵ھ تا ۱۲۵ھ) کو بارہواں خلیفہ قرار دیا گیا ہے۔ اگر چہ ہشام کے بعد بھی چار مزید اموی خلفاء نے ربیع الاوّل ۱۳۲ھ تک خلافت کے فرائض سرانجام دیے لیکن ہشام کو فتوحات اور دینی وسیاسی غلبے کے خلاف علویوں اور عباسیوں کی تحریک ودعوت کا آغاز ہوا۔ جو ہشام کی وفات کے سات سال کے اندر ہی ایسی قوی ہوگئی کہ اس کے نتیجے میں ۱۳۲ھ میں خلافت عباسیہ کا قیام ممکن ہوا۔

اگر حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ کو روایتاً ہر اعتبار سے صحیح گردانتے ہوئے معمول بہ قرار دیا جائے تو اس سے زیادہ سے زیادہ یہ لازم آئے گا کہ مراد خلافتِ خاصہ، موعودہ راشدہ ہے جس کا مصداق خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم ہیں جب کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ''عامّہ غیر موعودہ راشدہ'' ہے۔ جیسا کہ جماعت خدامِ اہل سنّت کے روحانی پیشوا قاضی مظہر حسین صاحب مرحوم کا نظریہ تھا۔ لیکن اس پر ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ موعودہ یا غیر موعودہ ہونے سے خلافت کے راشدہ یا غیر راشدہ ہونے پر آخر وہ کون سا اثر پڑتا ہے جس کی وجہ سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو سرے سے خلیفہ تسلیم کرنے سے ہی انکار کر کے مَلِکْ اور بادشاہ قرار دے دیا جائے۔ نعمت چاہے مترقب یا غیر مترقب آخر کار نعمت ہی ہے۔ اسی طرح نعمت کا غیر مترقبہ ہونا نعمت کی کمتری کو ہرگز مستلزم نہیں بلکہ بعض اوقات نعمت غیر مترقبہ منعم علیہم کی نظر میں نعمت مترقبہ سے بعض پہلوؤں کے اعتبار سے زیادہ دل خوش کن اور زیادہ نفع بخش ہوتی ہے۔ خلافت کی اقسام پر ایک مستقل مضمون نقیب ختم نبوت میں عنقریب شائع ہوگا۔ (انشاء اللہ العزیز)

لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ احاد، در احاد ہونے کے علاوہ سنداً بھی ضعیف ہے جب کہ باعتبار متن معلول ہے جس کی وضاحت پیچھے گزر چکی ہے۔ بلکہ کتب حدیث میں ایسی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں کہ حدیث

سنداً بالکل صحیح ہے مگر متن کے اعتبار سے علمائے حدیث نے اس کو معلول بلکہ موضوع تک قرار دیا ہے۔ اہلِ علم اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔

اس بحث کے بعد حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ کے متعلق چند علمائے کرام کی آراء ملاحظہ فرمائیں۔

قاضی ابوبکر ابن العربی اندلسی (م ۵۴۳ھ) لکھتے ہیں کہ:

ھٰذا حدیث لا یصح. یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

مشہور محقق علامہ محبّ الدین الخطیب اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''کیونکہ سفینہ رضی اللہ عنہ سے اس کا راوی سعید بن جمھان ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ بعض نے اس کو ثقہ بھی کہا۔

امام ابوحاتم نے کہا اس بوڑھے سے احتجاج نہ کیا جائے اور اس کی سند میں حشرج بن نباتہ واسطی ہے۔ بعض نے اسے ثقہ کہا ہے اور نسائی نے کمزور (ضعیف) کہا ہے۔ اور عبداللہ بن احمد بن حنبل اس حدیث کو سوید طحان سے روایت کرتے ہیں ان کے متعلق حافظ ابن حجر تقریب میں کہتے ہیں اس کی حدیث کمزور ہے۔ اور پھر یہ حدیث مہلہل کی حدیث (بارہ خلفاء) کے معارض ہے جو صحیح بھی ہے اور صریح بھی۔ جسے مسلم نے کتاب الامارۃ میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے......اور یہ حدیث صحیح بخاری کی کتاب الاحکام میں بھی ہے۔''

(العواصم من القواصم، اردو۔ص: ۳۲۶۔۳۲۷، طبع دوم ادارہ احیاء السنۃ گرجاکھ۔ گوجرانوالہ)

علامہ ابن العربی نے اس کتاب کا نام ''العواصم من القواصم'' رکھا یعنی وہ چیزیں جو ایمان کو توڑ دیتی ہیں اور برباد کر دیتی ہیں ان سے محفوظ رکھنے والے حقائق۔ اسی وجہ سے جدید عربی میں ''عاصمہ'' چھاؤنی کو کہا جاتا ہے اور ''قواصم'' قاصم کی جمع ہے یعنی توڑ دینے والی۔ انسان کے لیے کمر توڑ حادثہ اور ایمان کو برباد کر دینے والی باتیں کیونکہ بعض اسلام دشمن لوگوں نے متونِ اسلام میں ایسی چیزیں درج کر دیں جن کو قبول کر لینے سے انسان ایمان سے دیوالیہ ہو جاتا ہے۔

اور عاصمہ یعنی اس حادثہ کا اصل حقیقت جس کی وجہ سے انسان کا ایمان محفوظ رہتا ہے۔ عاصمہ کا معنی ہی حفاظت کرنے والی ہے۔

علامہ ابن العربی نے اسی کتاب میں حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے گویا موصوف کے نزدیک اس حدیث کی صحت کا قائل ہونا بھی کسی ''کمر توڑ حادثے'' سے کم نہیں ہے۔

مشہور مؤرخ اسلام علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدوں لکھتے ہیں کہ:

حدیث الخلافة بعدی ثلاثون سنة'' کی طرف توجہ نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کی صحت پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔ (تاریخ ابن خلدون، حصہ اوّل ص: ۵۵۵)

شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

''اگر اس حدیث کے ضعف سے قطع نظر کر لی جائے جیسا کہ ناقدینِ حدیث نے تصریح کی ہے تو ایک دوسری حدیث میں یہ بھی ہے (اس کے بعد موصوف حدیث ''رحی الاسلام'' اور حدیث ''بارہ خلفاء'' کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:) ان بارہ خلفاء میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یقیناً داخل ہیں کہ وہ صحابی ہیں اور ان کی خلافت میں اسلام کو عروج بھی بہت تھا۔ فتوحات بھی بہت ہوئیں، حدیث میں ان بارہ کو ''خلیفہ'' کہا گیا ہے ''ملک'' نہیں کہا گیا۔''

(برأۃ عثمان رضی اللہ عنہ، ص: ۵۶۔۵۷۔ ناشر مرکزی مجلس خدّام صحابہ رضی اللہ عنہم ملتان)

مفکرِ اسلام مولانا محمد اسحاق صدیقی ندوی سابق شیخ الحدیث ومہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر شعبہ ''دعوت وارشاد'' الجامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں کہ:

''خلافت صرف تیس سال باقی رہنے والی روایت ثابت ہی نہیں اور اگر بالفرض ثابت ہو تو علماء محققین کے نزدیک ظاہر پر محمول نہیں بلکہ مسئول ہے۔ بعض علماء نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ تیس سال جو خلافت رہے گی وہ بہت اہم اور ممتاز درجہ کی ہوگی یوں خلافت اس کے بعد بھی رہے گی۔ مقصد کلام دلوں میں اس زمانہ کی خلافت کی عظمت زیادہ کرنا ہے نہ کہ تیس سال کے بعد نفس خلافت کی نفی کرنا۔ لیکن راقم کے نزدیک یہ حدیث ثابت ہی نہیں اس لیے کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔''

(اظہارِ حقیقت بجواب خلافت وملوکیت۔ جلد: سوم، ص: ۴۴۴۔ ناشر اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی)

یہ ملحوظ رہے کہ حضرت سندیلوی رحمہ اللہ علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی دعوت پر علامہ بنوری ٹاؤن میں ایک استاذ کی حیثیت سے تشریف لائے تھے جن کے متعلق حضرت بنوری رحمہ اللہ نے ایک انٹرویو میں فرمایا تھا:

''ان سب (طلباء) کو چھبیس اساتذہ درس دیتے ہیں۔ سب کے سب فضل وکمال کا پیکر ہیں۔ ان افاضل میں ''ندوۃ العلماء لکھنؤ'' کے سابق شیخ الحدیث اور مہتمم مولانا محمد اسحاق صدیقی بھی شامل ہیں جو انگریزی، عربی، اردو تینوں زبانوں کے ماہر ہیں۔'' (خدام الدین لاہور۔ ۲۳؍ اگست ۱۹۷۴ء)

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی ایک اشکال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ:

''یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے بعد خلافت تیس سال تک رہے گی اور اس کے بعد کاٹ کھانے والی ملوکیت آجائے گی۔ یہ تیس سال حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت پر ختم ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہدِ حکومت شروع ہوتا ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں بعض علماء نے اس حدیث کی سند پر تنقید کر کے اس غیر صحیح قرار دیا ہے چنانچہ قاضی ابوبکر بن العربی فرماتے ہیں کہ:

هٰذا حديث لا يصح. یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

اور بعض دوسرے علماء نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث مجمل ہے اور اس میں تیس سال کے بعد ایک عمومی حکم بیان فرمایا گیا ہے۔ ہر ہر فرد کی تفصیلات بیان نہیں کی گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عہدِ حکومت اس سے باتفاق مستثنیٰ ہے۔'' (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور تاریخ حقائق۔ ص: ۱۳۲۔۱۳۳)

محقق اہلِ سنّت سابق شیخ الحدیث دار العلوم فاروقیہ راولپنڈی مولانا ابو ریحان عبدالغفور سیال کوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''اگر اہل سنّت کے اس استدلال کو دیکھا جائے جس میں وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کو حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تکملہ بنا کر قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ کے تیس سال پورے کیا کرتے ہیں تو پھر یہ تک بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ ہی پہنچی تھی۔ اسی سے دست بردار ہو کر اسی کو انہوں نے آگے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا تھا۔ بادشاہت والی حکومت نہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس تھی نہ ان کو اوپر سے پہنچی تھی اور نہ انہوں نے وہ آگے سپرد ہی کی تھی۔ جب ان کو سپرد ہی خلافت راشدہ ہوئی تھی تو ادھر سے ادھر جاتے ہیں آخر وہ بادشاہت کیسے بن گئی؟ کیا صرف اس لیے کہ حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ میں تیس سالہ خلافت کے بعد ''ثم یؤتی الله الملک من یشاء'' آیا ہے؟ تو یہ لفظ تو حدیث میزان میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے ذکر کے بعد بھی آیا ہے۔ ان حضرات شیخین کی خلافت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

''خلافة نبوة ثم یؤتی الله الملک من یشاء'' اس سے تو حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہما کی خلافت بھی بادشاہت ثابت ہوتی ہے۔

نیز شاہ صاحب دہلوی رحمہ نے احادیث خلافت کا تفصیلی ذکر کر کے یہاں تک تصریح کر دی ہے کہ نقل متواتر سے جس سے زیادہ معتبر شرعیات میں کوئی نقل نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ثابت ہو چکا ہے کہ بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت بر طریق نبوت نہ رہے گی اور کاٹ کھانے والی سلطنت ظاہر ہو گی۔ (ازالۃ الخفاء، ص:۵۵۲، جلد:۱)

اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی کاٹ کھانے والی سلطنت بنتی ہے۔ جو تاویلیں ان حدیثوں میں کی جاتی ہیں وہی آخر حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ میں کیوں نہیں ہو سکتیں اور کیوں نہیں کر لی جاتیں؟ اور کیوں نہیں کی گئیں؟ یہاں ہی معاویہ رضی اللہ عنہ کو ''مَلِکْ'' اور ان کی حکومت کو ''ملوکیت'' کہنے کو ہی آخر ''سنت'' کیوں بنا ڈالا گیا؟

(ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت ملتان۔ جون ۲۰۱۰ء۔ ص:۱۰۔۱۱)

حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ سے متعلق گزشتہ ساری بحث اس کی سند، متن اور بالخصوص اس کے الفاظ ''ثلاثون سنۃ'' کے پیش نظر کی گئی ہے جب کہ امام ترمذی کے یہ الفاظ انتہائی قابلِ غور اور توجہ طلب ہیں جو انہوں نے حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ کے بالکل آخر میں نقل کیے ہیں:

و فی الباب عن عمر و علی قالا لم یعهد النبیّ فی الخلافة شیئا.

یعنی اس باب میں عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے حق میں کچھ زمانے کی مدت بیان نہیں کی۔

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا یہ قول جسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے ہر ہر اعتبار سے قابلِ ترجیح ہے اور اسے تسلیم کر لینے کے بعد اپنی شرائط کے ساتھ خلافت راشدہ کا قیامت تک جاری

رہنا ثابت ہوجاتا ہے جس میں امام مہدی کی خلافت بھی شامل ہے۔

حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ میں ''ثلاثون سنۃ'' کے الفاظ کسی راوی کا اپنا اضافہ معلوم ہوتا ہے اور یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو ''خلافت علیٰ منہاج النبوۃ'' سے خارج کرنے کے لیے خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی خلافت کا باقاعدہ حساب کر کے شامل کیے گئے ہیں۔ اس طرح حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی شش ماہی خلافت بھی محفوظ ہوگئی کیونکہ ان کی مدت خلافت کو شامل کیے بغیر ''تیس'' کا عدد ثابت ہی نہیں ہوسکتا۔

اگر حضر معاویہ رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز نہ ہوتے یا اگر وہ اپنے بعد یزید کو اپنا جانشین نامزد نہ کرتے یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ یزید کو برطرف کر کے زمام خلافت سنبھال لیتے تو پھر حدیث سفینہ جو پہلے ہی دوصدیوں تک سینہ بہ سینہ محوگردش رہی اسی طرح مستور ہی رہتی اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ اپنی شرائط کے ساتھ باقی رہتی۔ چنانچہ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کے باقی رہنے کے امکان پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اب خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کے بحال ہونے کی آخری صورت صرف یہ باقی رہ گئی تھی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یا تو اپنے بعد اس منصب پر کسی شخص کے تقرر کا معاملہ مسلمانوں کے باہمی مشورے پر چھوڑ دیتے یا اگر قطع نزاع کے لیے اپنی زندگی ہی میں جانشینی کا معاملہ طے کر جانا ضروری سمجھتے تو مسلمانوں کے اہل علم واہل خیر کو جمع کر کے انہیں آزادی کے ساتھ یہ فیصلہ کرنے دیتے کہ ولی عہدی کے لیے امت میں موزوں تر آدمی کون ہے؟ لیکن اپنے بیٹے یزید کو ولی عہدی کے لیے خوف وطمع کے ذرائع سے بیعت لے کر انہوں نے اس امکان کا بھی خاتمہ کر دیا۔ (خلافت وملوکیت، ص: ۱۴۸)

اس سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خود خلافت قبول نہ کرتے یا پھر اپنے بعد یزید کو نامزد نہ کرتے تو پھر خلافتِ راشدہ کا سلسلہ اور تسلسل جاری رہ سکتا تھا اور اگر بالفرض زیرِ بحث حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ روایتاً ودرایتاً ہر اعتبار سے ''صحیح'' ہے تو پھر حضرت حسن اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما تو کیا بلکہ آیت تمکین واستخلاف کے مصداق اور موعودلہم مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم جو اس وقت بقیدِ حیات تھے مل کر بھی اس نبوی پیش گوئی کے ظہور کو نہیں روک سکتے تھے۔ جاری ہے

قسط: ۱۰

ورق ورق زندگی

پروفیسر خالد شبیر احمد

بلی ماراں کے جلسہ احرار پر پولیس کا لاٹھی چارج:

اسی طرح کا ایک جلسہ ہمارے محلّہ بلی ماراں میں بھی تھا۔ جس کو اُس وقت کے انگریز سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ٹیل نے اشک آور گیس اور لاٹھی چارج کے ذریعے درہم برہم کر دیا تھا۔ یہ انگریز ایس۔ پی یقیناً وہی تھا جس نے ۱۹۳۹ء کی تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ کے دوران ملتان کے جلسۂ عام میں شورش کاشمیری کو دوران جلسہ تقریر کرتے ہوئے زدوکوب کر کے سٹیج سے گرفتار کیا تھا۔ یہ لاٹھی چارج بھی انتہائی شدید تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ لوگ بے چارے جوتے اور قمیص اتارے ہوئے دریوں پر بڑے آرام سے بیٹھے ہوئے تھے۔ شاہ جی ابھی جلسہ گاہ میں تشریف نہیں لائے تھے۔ علاّمہ انور صابری سٹیج پر اپنی نظم پڑھ رہے تھے کہ پولیس نے بغیر وارننگ دیے اچانک لاٹھی چارج کر دیا۔ لوگ اِدھر اُدھر بھاگے۔ کئی افراد زخمی ہو گئے۔ جس کی جہاں پناہ ملی اُس جگہ کو غنیمت سمجھ کر وہیں دبک گیا۔ میں بھی ایک مکان کی سیڑھیوں میں پناہ گزیں ہوا۔ سیڑھیوں کا دروازہ بند کر دیا۔ یہ بھی اتفاق کی بات ہے کہ وہیں علاّمہ صابری مجھ سے پہلے موجود تھے۔ موٹے جسم کے آدمی اوپر سے گرمی بے تحاشا علاّمہ صاحب کا سانس اتنی تیزی سے چل رہا تھا کہ تمام لوگوں کو بڑی آسانی سے آواز سنائی دی رہی تھی۔ بہر حال پولیس جب اپنا کام کر کے وہاں سے چلی گئی تو ہم لوگ وہاں سے سیدھے کوچہ رحمان کے اس مکان پر پہنچے جہاں امیرِ شریعت قیام پذیر تھے۔ وہاں پر موجود تمام احرار رہنماؤں کو پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی کہ جلسہ پولیس کے تشدّد کی نذر ہو چکا ہے۔ میرے بعد جلد ہی علاّمہ انور صابری بھی اسی مکان پر تشریف لائے ہانپتے کانپتے ہوئے۔ سانس پھول رہی تھی۔ گرمی سے برا حال تھا شاہ جی کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

''مروا دیا شاہ جی آج تو آپ نے واقعی مروا دیا۔ اتنا شدید لاٹھی چارج تھا کہ خدا کی پناہ۔ ظالموں کو ذرا ترس نہیں آیا۔ نہ جانے کتنے لوگ زخمی ہو گئے ہیں۔ آپ تو غالباً پہلے ہی بھانپ گئے تھے۔ اسی لیے جلسہ گاہ میں تشریف نہیں لائے۔''

شاہ جی انور صابری کی اس تقریر پر مسکرا رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے: ''احرار کے جلسوں میں نظمیں پڑھتے ہو، تو ذرا ہمّت سے کام لو ہمارے ساتھ تو نہ جانے کب سے یہ کام ہو رہا ہے، اور نہ جانے کب تک ہوتا رہے گا۔''

سرخ قمیص انگریز دشمنی کی علامت ہے:

ہم جلسہ کے درہم برہم ہونے کے بعد کافی دیر تک شاہ جی کے پاس اُس مکان میں محوِ گفتگو رہے اور بہت سے لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ میرے والدِ محترم نذیر مجیدی بھی جلسہ کے بعد وہیں پہنچ گئے، جب بھی ہم دونوں باپ بیٹے اٹھ کر جانے لگتے تو وہاں موجود لوگ ہمیں روک لیتے تھے کہ باہر پولیس والے سرگرمِ کار ہیں۔ گرفتاریاں ہو رہی ہیں اور بعض لوگ

پکڑ لیے گئے ہیں لہٰذا کچھ دیر اور رُک جاؤ۔ ہم پھر بیٹھ جاتے لیکن آخر جب رات ڈھل گئی تو مجھے والد صاحب نے کہا'' کہ آؤ اب چلیں'' کوچہ رحمان سے ہمارا گھر کچھ زیادہ دور نہیں تھا۔ لیکن حالات کی کشیدگی کی وجہ سے ایک ان جانا سا خوف میرے دل ودماغ میں ضرور موجود تھا۔ میں ساتویں جماعت کا طالب علم بھلا کتنا بہادر ہوسکتا تھا؟ جب ہم باپ بیٹا دونوں مکان سے باہر آئے تو راہ میں ایک آدمی سامنے آتا دکھائی دیا۔ جس نے ہمارے قریب آتے ہی میرے والد صاحب سے کہا:

'' بچے کو سرخ قمیص پہنا کر کہاں لیے جارہے ہو؟ پولیس والے تو سرخ قمیص والوں کو تلاش کررہے ہیں کیا بچے کو گرفتار کروانے کا ارادہ ہے۔''

میں ڈر کر رک گیا۔ فوراً اباجی سے کہا کہ اباجی ''میں سرخ قمیص اتاردوں'' والد صاحب کا جواب آج بھی میرے دل ودماغ میں موجود ہے فرمانے لگے:

'' بیٹے یا تو سرخ قمیص پہنتے نہیں ہیں کیونکہ یہ ہرایک کا کام نہیں ہے سرخ قمیص اب انگریز دشمنی کی علامت بن چکا ہے۔ اس لیے اگر ایک مرتبہ پہن لی جائے تو پھر اسے اُتارتے نہیں۔ لہٰذا اب خواہ کچھ ہوجائے تم اسے نہیں اتار سکتے۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اور چلو۔''

چنانچہ ہم پولیس والوں بچ بچا کر بخیریت اپنے گھر پہنچ گئے۔ لیکن میں نے یہ سرخ قمیص نہ اس وقت اتاری نہ اس کے بعد۔ اس لیے بھی کہ میں آج بھی مجلس احرارِ اسلام سے اسی طرح وابستہ ہوں جیسے کہ اپنے بچپن میں تھا۔ بلکہ اب میں زیادہ پختگی کے ساتھ اپنے اس مؤقف پر قائم ہوں کہ مجلس احرار اسلام کی یہ تحریک برصغیر کی وہ پہلی اسلامی انقلابی جماعت ہے جس نے بڑی بہادری کے ساتھ اپنی لڑائی لڑی۔ اس کے دو بڑے محاذ تھے ایک جنگ آزادی اور دوسرا احیائے اسلام، یعنی حکومتِ الٰہیہ۔ ملک کی دو سرمایہ دار جماعتوں کانگریس اور مسلم لیگ نے اسی لیے جماعت احرار کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی کہ دونوں نہ ہی تو اسلام چاہتے تھے اور نہ ہی غریبوں کے مسائل کا حل۔ عرصہ گزر گیا آج بھی ملک کے رؤسا اور اُمراء مجلسِ احرار کے وجود کو برداشت نہیں کرتے اس کے باوجود احرار اپنے مؤقف پر قائم ہیں اور پہلے کی طرح ہی پُرعزم ہیں اور اپنے عمل سے اس بات کا اعلان کررہے ہیں کہ:

ہے ناؤ شکستہ سی اور بادِ مخالف بھی
پر عزم جواں اپنا آئے تو بھنور آئے

احرار رہنماؤں کے درمیاں:

ایک دن میں کوچہ رحمان کے اسی مکان میں موجود تھا۔ اس وقت احرار کابینہ کے تمام مقتدر رہنما میرے سامنے موجود تھے۔ جن میں شیخ حُسام الدینؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے علاوہ آج ایک اور شخصیت بھی تھی۔ جو میں نے پہلی دفعہ اس مکان میں دیکھی۔ حالانکہ میں وہاں روزانہ ہی آتا تھا۔ اور وہ تھے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی۔ کیا پُررعب شخصیت تھی۔ عینک کے بھاری شیشوں کے نیچے سے دو بڑی متحرک عقابی آنکھیں اتنی پرہول تھیں کہ دیکھنے والے پر ایک رعب سا طاری ہوتا تھا۔ میں تو انہیں دیکھ کہ کچھ خوف زدہ سا ہوگیا تھا۔ یہ سب

رہنما ایک دائرے میں بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ ماحول جذبۂ یگانگت سے سرشار انتہائی دوستانہ اور بے تکلف تھا۔ ان کی پیار و محبت کی باتوں سے میں محسوس کر رہا تھا کہ یہ لوگ کس قدر ایک دوسرے کو چاہتے ہیں اور ان کے درمیان یہ محبت کی دوستی کتنی پُر بہار اور پُر کیف ہے کہ دیکھنے والے کا دل بھی محبت کے اس ماحول سے خوشی سے دمک اٹھتا ہے۔

اتنے میں ایک شخص تحفتاً کچھ خربوزے لے کر آیا۔ خربوزے شاید اس کے اپنے کھیت کے تھے۔ اور تھے بھی اعلیٰ قسم کے۔ اُس نے ایک ایک خربوزہ سب احرار رہنماؤں کے آگے رکھ دیا۔ اور ہر ایک نے اپنے اپنے خربوزے کو کاٹا اور کھانا شروع کیا۔ آغا شورش کاشمیری نے جب اپنا خربوزہ کھانا شروع کیا تو میں بیٹھا دیکھ رہا تھا کہ آغا صاحب کے چہرے کے تأثرات کچھ خوش کن نہ تھے۔ شاید ان کا خربوزہ کچھ میٹھا نہ تھا۔ اسی دوران جب حضرت امیر شریعت نے اپنا خربوزہ کھانا شروع کیا تو آپ نے چکھتے ہی اللہ تعالیٰ کی تعریف اپنے الفاظ میں شروع کر دی۔ شورش کاشمیری فوراً بھانپ گئے کہ شاہ جی کا خربوزہ بہتر ہے۔ خوشبو سے سارا کمرہ معطر ہو رہا تھا۔ جب شاہ جی نے اپنے خربوزے کی تعریف کی تو آغا صاحب اپنے خربوزہ کی تعریف میں بڑے خوبصورت الفاظ سے کام لیا۔ واہ کیسا میٹھا ہے اور کیا عجیب اس کی خوشبو ہے اس کے ساتھ ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنے خربوزہ کو اٹھا کر امیرِ شریعت کے آگے رکھ دیا اور اُن کا خربوزہ اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی جگہ پر بیٹھ کر کھانے میں مصروف ہوئے۔ اب جو شاہ جی نے شورش والے خربوزہ کو کھانا شروع کیا تو فوراً سمجھ گئے کہ کیا ہوا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شاہ جی کے منہ کے ساتھ خربوزے کی پھانک لگی ہوئی تھی اور شاہ کی آنکھیں شورش کے چہرے پر تھیں۔ وہ پنجابی میں شورش کو کہہ رہے تھے:

''پتّر پیو نال وی دالا گیاں ہیں ناں'' (بیٹے باپ کے ساتھ بھی داؤ کھیل گئے ہو ناں)

شاہ جی کا یہ کہنا تھا کہ شورش کھلکھلا کر ہنس پڑا جس کے ساتھ ہی دوستوں کی یہ محفل کشتِ زعفران بن گئی۔ اب سوچتا ہوں کہ یہ سب کتنے عظیم لوگ تھے اور یہ کیسی محفلیں تھیں، آپس میں کس قدر شیر و شکر اور دشمنوں کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار، یقیناً جو لوگ آپس میں محبت کرنے والے ہوتے ہیں وہی کفار کے خلاف مقابلے میں سخت جان ثابت ہوتے ہیں۔ اکابر احرار ''اشداء علی الکفار رحماء بینہم'' کی عملی تفسیر تھے۔

جس سے جگر لالہ میں ہو ٹھنڈک وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

اب میں جب اُن محفلوں کو اپنے ذہن کی سکرین پر دیکھتا ہوں تو دفعتاً میرے لب میرا اپنا یہ شعر میرے جذبات کی ترجمانی کرتا نظر آتا ہے:

دھڑکن بنی ہوئی ہے دلِ بے قرار کی
وابستہ اپنی یادیں ہیں جن محفلوں کے ساتھ

اسی طرح ایک دوسرے روز کی بات ہے کہ ہم سب اسی مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آغا شورش مرحوم نے شاہ جی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کر دیا کہ ''چلو شاہ جی چلیں'' دو تین بار اُن کے یہ کہنے پر شاہ جی نے کوئی توجہ نہ دی۔ لیکن جب شورش صاحب کا تقاضہ شدت اختیار کر گیا تو شاہ جی نے کہا ''کہ اچھا بھائی چلتے ہیں'' محسوس یہ ہو رہا تھا کہ

جہاں شاہ جی کو آغا مرحوم لے جانا چاہتے تھے وہاں جانے کے لیے شاہ جی ذہنی طور پر تیار نہ تھے اور مجبوراً ''ہاں'' کہہ رہے تھے۔ اس کے بعد شورش نے یہ بھی کہا کہ ملاقات کا وقت قریب آ رہا ہے اٹھیں اور تیار ہو جائیں۔ شاہ جی اس پر اٹھے اور اپنے موٹے کھدر کی شلوار قمیص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

''اس گاندھی کی بھی سُن لو۔ لوگوں کو کہتا پھرتا ہے کھدر پہنو اور خود ساری زندگی کھدر کو اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ پوری زندگی ململ کی ایک لنگوٹی میں بسر کر دی۔ میری طرف دیکھو پانچ دس سیر کو تو صرف یہ شلوار ہی ہے اور اس سے کم میری قمیص کیا ہوگی۔''

حضرت شاہ جی شلوار قمیص پہن کر شورش کے ساتھ چلے گئے۔ ان کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا کہ گاندھی کے ساتھ ملاقات کا کوئی وقت طے ہو چکا تھا اسے ہی ملنے شاہ جی شورش کے ساتھ گئے تھے۔ شورش نے اپنی کتاب ''سید عطاء اللہ شاہ بخاری'' کے دوسرے ایڈیشن میں بھی اس ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ جس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ آپ دونوں گاندھی ہی کو ملنے کے لیے گئے تھے۔

مدنیؒ فارمولا:

دہلی میں جن دنوں مجلس احرارِ اسلام اور جمعیت العلماء ہند کے مشترکہ جلسے ہو رہے تھے۔ غالباً اسی مدنی فارمولے کی حمایت ہی میں ان جلسوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مدنی ''فارمولہ'' جسے ان دونوں جماعتوں کی مشاورت سے تیار کیا گیا تھا کے بارے میں یہ روایت بھی موجود ہے کہ جب یہ فارمولہ ان دونوں جماعتوں کی طرف سے پنڈت نہرو کو پیش کیا گیا تو اسے مسترد کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے اکابر سے کہا کہ: ''اس سے بہتر تو یہ ہے کہ ہم پاکستان کے فارمولے کو تسلیم کر لیں کیونکہ مدنی فارمولے سے تو ہندوستان کے ہندوؤں کو بہت نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔''

شاید گاندھی کے ساتھ ان رہنماؤں کی ملاقات اسی سلسلے کی کڑی ہو۔ دہلی کے یہ متحدہ اجتماعات مدنی ''فارمولے'' کو ہی مؤثر بنانے کے لیے ہی کیے جا رہے تھے۔ یہ وقت ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں اپنی اہمیت کے لحاظ سے بھی اہم بھی تھا اور اس کے ساتھ انتہائی مشکل اور تیز بھی۔ ملک کی سیاسی جماعتیں پہلے سے بہت زیادہ فعال تھیں اور اپنے اپنے مؤقف کے بارے میں بڑی اہم تگ و دو میں مصروف تھیں تاکہ ہندوستان کے مستقبل کو اپنی خواہش کے مطابق اپنے حق میں کر سکیں۔

اردو پارک میں مجلس احرارِ اسلام کا تاریخی جلسہ:

اسی سلسلے میں مجلس احرارِ اسلام کا آخری اور اہم ترین جلسہ دہلی کے اردو پارک میں غالباً اپریل ۱۹۴۶ء کو ہوا تھا۔ اس جلسے کی اہمیت اور حیثیت کا اندازہ آپ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ اس جلسہ میں امیرِ شریعتؒ کی طرف سے کہی گئی باتیں آج حرف بہ حرف صحیح اور درست ثابت ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ ملک کے موجودہ حالات سب کے سامنے ہیں اس پر مزید تبصرہ یا پھر تنقید کی ضرورت نہیں ہے۔ اس تاریخی جلسے میں سب سے اہم تقریر امیرِ شریعت کی ہی تھی۔ اردو پارک کے وسیع و عریض میدان میں شاہی مسجد کے سامنے مشرق کی سمت سٹیج لگایا گیا تھا۔ سٹیج کی پشت پر دہلی کے عظیم الشان لال قلعہ کی عظیم الشان فصیل ایک عجیب سماں پیش کر رہی تھی۔ لوگوں کا بے مثال اجتماع بلاشبہ انسانوں کا سمندر کہا جا سکتا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ یہ جلسہ میری زندگی میں سب سے بڑا جلسہ تھا تو اس میں

کوئی مبالغہ کی بات نہیں ہے۔ تاحدِ نگاہ انسان ہی انسان تھے جن کو مجلس احرارِ اسلام کے ہزاروں رضا کاروں نے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا، سٹیج بہت اونچا بڑا وسیع بنایا گیا تھا۔ مجلس احرارِ اسلام کے تمام رہنما سٹیج پر موجود تھے، شیخ حسام الدینؒ، مولانا مظہر علی اظہرؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، شورش کاشمیریؒ، نوابزادہ نصر اللہ خانؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ اگرچہ جماعت چھوڑ چکے تھے تاہم جلسہ سننے کے لیے تشریف لائے اور کبھی کبھی کوچہ رحمان میں احرار اکابر کو ملنے کے لیے بھی تشریف لاتے تھے لیکن یہ سب رہنما ایک عظیم رہنما کا انتظار کر رہے تھے اور وہ تھے امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ شاہ جی سب سے آخر میں تشریف لائے۔ جب آپ اس جلسے میں آئے تو لوگوں کے جذبات دیکھنے والے تھے۔ پورا شہر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھا۔ لوگوں کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے۔ احرار رضا کار جو جلسے کے اردگرد سرخ وردیوں میں ملبوس تھے مستعد ہوگئے۔ پورا مجمع آپ کی آمد پر کھڑا ہوگیا تھا اور امیرِ شریعت کے نعروں سے آپ کا استقبال کر رہا تھا۔ انہی نعروں کی گونج میں ایک اور آواز لاؤڈ سپیکر کے ذریعے گونجی یہ آواز ضیغم احرار شیخ حسام الدین کی تھی جو اس تاریخی جلسے کی نقابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آواز کیا تھی بجلی کا کڑکا رعد کا لپکا جس نے پورے مجمع کو خاموشی میں تبدیل کر دیا۔ ایک گونج تھی جس نے ہر ایک کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔ آپ کہہ رہے تھے:

''میں احرار رضا کاروں کو حکم دیتا ہوں کہ جلسے کے انتظام کے سلسلے میں فرائض کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ جس شر پسند کا سر جہاں سے اٹھے اسے وہیں کچل دیا جائے اور ہاں یاد رہے کہ کلہاڑی سیدھی پڑنی چاہیے حالات کا میں خود ذمہ دار ہوں گا۔''

اس اعلان نے ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی۔ ایسا معلوم ہوا کہ اعلان اپنا کام کر گیا، ہر ایک سہم گیا کہ نہ جانے کیا ہوگا۔ لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔ شاہ جی تقریر کرنے کے لیے اٹھے تو لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمام لوگ درود شریف پڑھیں۔ خود بھی درود شریف پڑھنے لگے اور لوگوں سے بھی پڑھوایا۔ وہ لوگ جو اکثر امیرِ شریعت کے جلسوں میں شامل ہوتے تھے حیران تھے کہ شاہ جی تو خطبہ پڑھ کر تقریر شروع کر دیتے آج کیا بات ہے کہ مسلسل درود شریف خود بھی پڑھ رہے اور لوگوں سے بھی پڑھوا رہے ہیں کہ یک دم آپ نے اس بات کی وضاحت خود کر دی۔ آپ نے کہا:

''جانتے ہو کہ میں نے آج یہ کیوں کیا ہے۔ لاکھوں کا یہ مجمع ہے، کل کو اخباروں میں یہ لکھا ہوا ہونا تھا کہ لاکھوں کا مجمع تو تھا لیکن اس مجمع میں مسلمان کوئی نہیں تھا۔ شاید اب یہ تحریر اخبارات کی زینت نہ بن سکے گی۔ لاکھوں مسلمانوں نے درود خود پڑھا ہے اور اپنے کانوں سے سنا بھی ہے جو اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ اجتماع مسلمانوں کا ہی ہے اور بخاری کی باتیں سننے کے لیے آیا ہے۔''

اس کے بعد آپ نے اپنی تقریر کا باقاعدہ آغاز کیا۔ خطبہ مسنونہ کے بعد پوری رات آپ نے اس عظیم الشان اور تاریخی اجتماع سے خطاب کرنے میں بسر کر دی۔ تقریر کیا تھی شاہ جی کی سیاسی بصیرت، روحانی تصرف کا ایک حسین مرقع جس سے آنے والے حالات کی عکاسی نے سننے والوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ آنے والے ہولناک اور المناک خدشات کا اظہار جسے وقت نے درست اور صحیح ثابت کر دیا۔ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان خدشات میں ایک بات بھی ایسی ہو جو درست ثابت نہ ہوئی۔ بخاری کی کہی ہوئی بات کی تردید ہوئی ہو۔ فقط تائید ہی ہوئی ہے میں خود جلسہ گاہ میں موجود تھا۔ مجھے سٹیج کے ایک کونے میں بڑی اچھی جگہ مل گئی تھی، جہاں سے بیٹھ کر میں پورے جلسہ گاہ کا نظارہ بھی کر رہا تھا اور شاہ جی کو بھی پورے انہماک کے ساتھ سن رہا تھا۔ میری آنکھوں کے سامنے شاہ جی کا پُر نور چہرہ تھا۔ اور میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ میرے بالکل قریب بیٹھے تقریر کر رہے ہیں۔ آپ کہہ رہے تھے مجھے پاکستان بن جانے کا ایسے ہی یقین

ہے جیسے اس بات پر کہ صبح کو مشرق سے سورج طلوع ہونے والا ہے۔ لیکن اس وقت ہندوستان کے مسلمانوں کے دل و دماغ میں پاکستان کے بارے میں جو خیال ہے وہ آنے والے حالات سے بالکل مختلف ہے، وہ پاکستان کیا ہوگا، اس پر ساری رات آپ نے تقریر فرمائی لوگ سنتے رہے اور سر دُھنتے رہے۔ وہ تاریخی لمحہ گزر گیا لیکن جو باتیں آپ نے فرمائیں وہ ایک ایک ہو کے رہی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جو نتائج سامنے آئے ہیں ان سے شاہ جی کے اُن خدشات کی تائید ہوئی۔ اُن خطرات سے ملک محفوظ نہ رہ سکا جس کا اظہار اُس تاریخی اجلاس میں امیر شریعتؒ نے کیا تھا

ہے حقیقت بس وہی جو تو نے کر دی تھی عیاں
اور سب کچھ وقت کی آنکھوں میں تھا مثلِ سراب
تجھ پہ جو الزام تھا رد ہو گیا ہے وقت سے
تیرے نکتہ چیں ہوئے ہیں شرم سے اب، آب آب

اس تاریخی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا تھا

بھائی میرے بات لڑنے اور جھگڑنے کی نہیں ہے، سمجھنے اور سمجھانے کی ہے تم ایک ملک پر اسلام کی حکومت کی بات کرتے ہو۔ مجھے تم اس بات کا یقین دلا دو کہ کل کسی گاؤں کے کونے پر اسلام نافذ ہوگا تو میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر تمہارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن جو لوگ اپنی ڈھائی من کی لاش اور چھ فٹ کے قد پر اسلام نافذ نہیں کر سکتے جن کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، وضع قطع، لین دین، شکل وصورت، لباس و معاملات، طور طریقے غرضیکہ کچھ بھی اسلام کے مطابق نہیں ہے۔ اُن سے کیسے میں یہ توقع رکھوں کہ وہ ایک ملک میں اسلام نافذ کر دیں گے یہ ایک فریب ہے اور میں یہ فریب کھانے کے لیے تیار نہیں ہوں۔

تم یہ ملک چلاؤ گے کیسے؟ یہ تم سمجھا دو (کلہاڑی ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے اسے بلند کر کے کہا) ادھر ہمارا مغربی پاکستان ہوگا اُدھر مشرقی پاکستان۔ درمیان میں ہزاروں میل پر مشتمل ہندوؤں کی حکومت ہوگی۔ ہندو کون ہندو، مکّار ہندو، عیّار ہندو جو بر سو ہماری غلامی میں رہے وہ تم سے اس غلامی کا انتقام لیں گے، تمہیں طرح طرح سے تنگ کریں گے۔ کبھی تمہارے دریاؤں کا پانی بند کر دیا جائے گا۔ کبھی تمہاری سرحدوں پر فوج کھڑی کر دی جائے گی اور تمہاری حالت یہ ہوگی کہ بوقتِ ضرورت مشرقی پاکستان والے مغربی پاکستان کی مدد نہ کر سکیں گے اور مغربی پاکستان والے مشرقی پاکستان کی مدد نہ کر سکیں گے۔ جناح سے کہو کہ وہ مجھے یہ بات سمجھا دے کہ یہ ملک کیسے قائم رہے گا۔ بس ایک بار مجھے سمجھا دو پھر تم گھر بیٹھ جانا میں اور میرے سارے رضا کار تمہارے ساتھ مل کر تمہاری اس تحریک کو کامیاب بنا دیں گے۔ لیکن تم سے یہ نہ ہو سکے گا۔ ہم پاکستان کے خلاف نہیں ہیں۔ ہم پاکستان بنانے والوں پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ پاکستان میں کیا ہوگا۔ چند خاندانوں کی حکومت ہوگی۔ وہ خاندان جو ٹوڈی خاندان کہلاتے ہیں۔ جاگیر دار اور سرمایہ دار خاندان جن کی لوٹ کھسوٹ سے پاکستان کے غریب دن بدن غریب تر ہوتے جائیں گے اور امیر، امیر سے امیر تر۔ یہی چند خاندان اپنے سرمائے کے بل بوتے پر پورے ملک پر حکومت کریں گے اور غریبوں کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ اسلام ایک مسافر کی طرح ہوگا نہ جس کی کوئی منزل نہ ٹھکانہ۔

شاہ جی کی یہ تقریر صبح تک جاری رہی۔ نماز فجر کی آذان کے ساتھ جلسے کے اختتام کا اعلان ہوا۔ شاہ جی کی قیامِ پاکستان سے پہلے دہلی میں یہ آخری تقریر تھی جو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (جاری ہے)

احرار ورکرز کنونشن

17 مارچ 2012 ہفتہ صبح ۱۰ بجے تا رات ۱۰ بجے

احرار ختمِ نبوّۃ کانفرنس

18 مارچ 2012

اتوار

بعد نمازِ مغرب

ناظم اجتماع: میاں محمد اویس

مقام دفتر مجلس احرار اسلام 69-سی، حسین سٹریٹ وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور

0300- 4240910
042- 35912644
35914565

HARIS 1

حارث ون

ڈاؤلینس ریفریجریٹر
اے سی سپلٹ یونٹ
کے بااختیار ڈیلر

Dawlance

نزد الفلاح بینک، حسین آگاہی روڈ، ملتان

061 -4573511
0333-6126856

مرزا قادیانی کے انبیاء علیہم السلام کے متعلق چالیس جھوٹ

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بنی نوع انسان کے عظیم ترین محسن ہیں جو کہ انسانوں کو دنیا سے آخرت، پستی سے بلندی اور مایت سے روحانیت کی طرف متوجہ کرتے رہے اور اس سلسلہ میں کسی نفع ونقصان کی پرواہ نہ کی، تن تنہا بڑے بڑے جابروں اور فرعونوں سے ٹکرا گئے۔ لوگوں کو دعوت توحید دی، ان کی زندگی کا اصل مقصد بتایا۔ اور اس کے عوض ان کے طعنے سنے، معاشی ومعاشرتی نقصان برداشت کیے حتیٰ کہ اپنی پاکیزہ جانیں بھی راہِ حق میں نچھاور کر دیں۔

جان دی کہ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے انسانیت کو پیغامِ ہدایت دیا۔ کفر وضلالت کے طوفانوں کو روکا، باطل کی خزاں کو حق کی بہار کے ساتھ بدلا۔ تاریخ کا رخ موڑا۔ یہی وجہ ہے کہ ان حضرات کو کائنات کی عظیم ترین ہستیاں شمار کیا جاتا ہے اور ان کا استہزاء اور توہین صراحۃً واشارۃً منع اور جرم عظیم قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُ وْنَ. لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (التوبہ:۶۵)

ترجمہ: کہہ دو کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ اب عذر مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کا استہزاء کفر ہے۔

قاضی عیاض لکھتے ہیں:

من كذب باحد من الانبياء او تنقص احدا منهم او برئ منهم فهو مرتد. (شفاء، جلد:۲۔ص:۲۶۲)

ترجمہ: جس کسی نے کسی نبی کی تکذیب کی یا تنقیص کی یا کسی نبی سے بری ہوا وہ مرتد ہے۔

مرزا قادیانی کو بھی اعتراف ہے کہ ”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔“ (روحانی خزائن، جلد:۲۳، ص:۳۹۰)

آیئے دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے کس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی ہے اور باقرار خود کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ اصل عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

جھوٹ نمبر:۱

مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیّت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی یہ وہ مقام عالی شان ہے کہ گزشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاف مقام ہذا (مرزا قادیانی) کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور

قرار دیا ہے اور اس کا آنا خدا تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔ (توضیح مرام روحانی خزائن، جلد:۳، ص:۶۴)

جھوٹ نمبر:۲

مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں سمجھ نہیں سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد:۳، ص:۱۰۶)

جھوٹ نمبر:۳

اس مقام میں زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کرتے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہے۔ (ایضاً بحوالہ مذکورہ)

جھوٹ نمبر:۴

حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد:۳، ص:۱۱۰)

جھوٹ نمبر:۵

مسیح کے دوبارہ دنیا میں آنے کا قرآن شریف میں تو کہیں ذکر نہیں قرآن شریف تو ہمیشہ کے لیے اس کو دنیا سے رخصت کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد:۳، ص:۱۲۱)

جھوٹ نمبر:۶

تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد:۳، ص:۱۸۹)

جھوٹ نمبر:۷

اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا صرف وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد:۳، ص:۲۵۱)

جھوٹ نمبر:۸

انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی شیطانی دخل ہو جاتا ہے۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن، جلد:۳، ص:۴۳۹)

جھوٹ نمبر:۹

اور نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن، جلد:۵، ص:۳۵۳)

جھوٹ نمبر:۱۰

پھر اس سے تو بہرحال ماننا پڑا کہ حضرت عیسیٰ بھی وفات پا گئے ہیں اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے۔ (اتمام الحجۃ روحانی خزائن، جلد:۸، ص:۲۹۶)

جھوٹ نمبر:۱۱

خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہم کلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہم کلام ہوا۔ سوان دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کرا گر غور کرنے کا مادہ ہے۔ (نورالحق روحانی خزائن، جلد:۸، ص:۶۸۔ حاشیہ)

جھوٹ نمبر:۱۲

حضرت موسیٰ نے کئی لاکھ بچے مار ڈالے۔ (نورالقرآن روحانی خزائن، جلد:۹، ص:۳۵۳)

جھوٹ نمبر:۱۳

یہ تین نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام اور یونس علیہ السلام قبر میں زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ اس میں رہے اور زندہ ہی نکلے۔ (ست بچن روحانی خزائن، جلد:۱۰، ص:۳۱۰)

جھوٹ نمبر:۱۴

اور یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا نیک بد نتیجہ ہے۔ (ست بچن روحانی خزائن، جلد:۱۰، ۲۹۶۔ حاشیہ)

جھوٹ نمبر:۱۵

حضرت یسوع صاحب نے نہایت درجہ کی ذلت دیکھی، منہ پر تھوکا گیا اور آپ کے اس حصہ جسم پر کوڑے لگائے گئے جہاں مجرموں کو لگائے جاتی ہیں اور حوالات میں کیا گیا، پس یہود اور ایسا ہی بہت سے آدمیوں نے بخوبی سمجھ لیا کہ اس شخص کی پیش گوئی صاف جھوٹی نکلی اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔ (انجام آتھم روحانی خزائن، جلد:۱۱، ص:۱۲)

جھوٹ نمبر:۱۶

اور مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے (رام چندر) سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (انجام آتھم روحانی خزائن، جلد:۱۱، ص:۴۱)

جھوٹ نمبر:۱۷

اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں ان کو کوئی معجزہ نہیں دکھایا جائے گا۔ (انجام آتھم روحانی خزائن، جلد:۱۱، ص:۲۸۸)

جھوٹ نمبر:۱۸

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ (انجام آتھم روحانی خزائن، جلد:۱۱، ص:۲۸۹، حاشیہ)

جھوٹ نمبر:۱۹

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (انجام آتھم روحانی خزائن، جلد:۱۱، ص:۲۹۰۔ حاشیہ)

جھوٹ نمبر:۲۰

بہت سے اہل کشف نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر خبر دی تھی کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا۔ (کتاب البریہ روحانی خزائن، جلد:۱۳،ص:۲۰۵،۲۰۶)

جھوٹ نمبر:۲۱

حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی تھی۔ (راز حقیقت روحانی خزائن، جلد:۱۴،ص:۱۵۴۔حاشیہ)

جھوٹ نمبر:۲۲

یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ جو سری نگر میں محلّہ خان یار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ (راز حقیقت روحانی خزائن، جلد:۱۴،ص:۱۷۲)

جھوٹ نمبر:۲۳

حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ (ایام الصلح روحانی خزائن، جلد:۱۴،ص:۳۹۴)

جھوٹ نمبر:۲۴

اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خو اور طبیعت اور دلی مشابہت کے لحاظ سے قریباً اڑھائی ہزار برس اپنی وفات کے بعد پھر عبداللہ پسر عبدالمطلب کے گھر میں جنم لیا اور محمد نام سے پکارا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن، جلد:۱۵،ص:۴۷۷۔حاشیہ)

جھوٹ نمبر:۲۵

آدم اس لیے آیا کہ نفوس کو اس دنیا کی زندگی کی طرف بھیجے اور ان میں اختلاف وعداوت کی آگ بھڑکائے۔ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن، جلد:۱۶،ص:۳۰۸)

جھوٹ نمبر:۲۶

ہر ایک نبی کے لیے ہجرت مسنون ہے۔ (تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن، جلد:۱۷،ص:۱۰۶۔حاشیہ)

جھوٹ نمبر:۲۷

اس فقرہ میں دانی ایل نبی بتاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جب بارہ سو نوے ۱۲۹۰ برس گزریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔ (تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن، جلد:۱۷، حاشیہ ص:۲۹۲) ۱۳۲۶ھ

بقول مرزا قادیانی اسے دانی ایل نبی کی پیش گوئی کے مطابق ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہنا تھا لیکن وہ ۱۳۲۶ھ میں آنجہانی ہوگیا......اس سے معلوم ہوا کہ مرزا نے یہ پیش گوئی اپنی طرف سے گھڑ کر حضرت دانیال علیہ السلام کی طرف منسوب کردی تھی۔

جھوٹ نمبر:۲۸

نہ معلوم کہ ان لوگوں کی عقلوں پر کیا پتھر پڑے کہ جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں اس کو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں کہ صلوٰۃ اور سلام بھی اس پر کہنا حرام ہے۔ (اربعین:۲، روحانی خزائن، جلد:۱۷، ص:۳۶۹)

جھوٹ نمبر:۲۹

انبیاء علیہم السلام گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی ہے کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ (اربعین:۲، روحانی خزائن، جلد:۱۷، ص:۳۷۱)

جھوٹ نمبر:۳۰

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ (اربعین:۴، روحانی خزائن، جلد:۱۷، ص:۴۴۲)

جھوٹ نمبر:۳۱

اب کس قدر تعجب کی جگہ ہے کہ میرے مخالف میرے پر وہ اعتراضات کرتے ہیں جس کی رو سے ان کو اسلام ہی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اگر ان کے دل میں تقویٰ ہوتی تو ایسے اعتراض کبھی نہ کرتے جن میں دوسرے نبی شریک غالب ہیں۔ (نزول المسیح روحانی خزائن، جلد:۱۸، ص:۱۱۲)

جھوٹ نمبر:۳۲

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح روحانی خزائن، جلد:۱۹، ص:۷۱)

جھوٹ نمبر:۳۳

پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے۔ (تحفۃ الندوہ روحانی خزائن، جلد:۱۹، ص:۹۶)

جھوٹ نمبر:۳۴

ہائے کس کے آگے ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی روحانی خزائن، جلد:۱۹، ص:۱۲۱)

مرزا قادیانی اس سلسلہ میں مزید لکھتا ہے:

مرزا قایانی کی پیش گوئیاں جب غلط نکلیں تو اس نے اجتہادی خطا کا عذر پیش کیا اور لکھا:

''کوئی نبی نہیں جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو مثلاً حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے ان کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔ (اعجاز احمدی روحانی خزائن، جلد:۱۹، ص:۱۳۳)

جھوٹ نمبر:۳۵

غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔ (لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن، جلد:۲۰،ص:۲۰۹)

جھوٹ نمبر:۳۶

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں		نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن، جلد:۲۱،ص:۱۳۳)

جھوٹ نمبر:۳۷

دنیا میں کوئی ایسا نبی یا رسول نہیں گزرا جس نے اپنی کسی پیش گوئی میں اجتہادی غلطی نہ کی ہو۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن، جلد:۲۱،ص:۱۶۸)

جھوٹ نمبر:۳۸

اس وحی الٰہی میں خدا نے میرا نام رسل رکھا کیونکہ جیسا کہ میں براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن، جلد:۲۲،ص:۷۶۔حاشیہ)

جھوٹ نمبر:۳۹

خدا تعالیٰ کا کوئی معاملہ مجھ سے ایسا نہیں جس میں کوئی نبی شریک نہ ہو اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد نہ ہوتا ہو۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن، جلد:۲۲،ص:۵۶۵)

جھوٹ نمبر:۴۰

خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر وہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق ہو جاتے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن، جلد:۲۲،ص:۵۷۵)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

تھل میں قادیانی قلعے میں دراڑ۔ سابق قادیانی صدر کا قبول اسلام

عرفان محمود برق

''تھل پیلو وینس'' ضلع خوشاب کا ایک اہم علاقہ ہے، مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی یہاں مرزائیت کے عفریت نے اپنے پنجے گاڑ دیے۔ خاندان کے خاندان بغیر کچھ دیکھے اور سمجھے محض چند ٹکوں، کنوؤں، بھینسوں، بکریوں اور نوکریوں کے لالچ میں قادیانی سحر کا شکار ہو کر اپنے ایمانوں کا سودا کرتے رہے۔ جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں آئینی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا تو اُس وقت تھل پیلو وینس کے حالات ایسے تھے کہ اگر خاوند قادیانی ہے تو بیوی مسلمان، اگر بیوی قادیانی ہے تو خاوند مسلمان، اگر والدین مسلمان ہیں تو اولاد قادیانی، ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے بعد پیلو وینس میں کچھ شعور کی فضا قائم ہوئی کچھ خاندان تو مسلمان ہو گئے اور کچھ نے ان مرتدوں کا بائیکاٹ (جو کہ ہر مسلمان کا فرض ہے) کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔ جو لوگ قادیانیوں کے کفر سے کسی حد تک واقف تھے۔ انہوں نے دعوتی عمل بھی اپنائے رکھا اور چند قادیانیوں کو وہ مسلمان کرنے میں کامیاب بھی ہو گئے۔ اس وقت ان علاقوں میں اکثریت مسلمانوں کی ہے جن کے قادیانیوں سے گہرے مراسم ہیں، قرابت داریاں ہیں، میل جول ہیں، جگری یاریاں ہیں جو کہ علمائے کرام کے فتوے کے مطابق اسلام میں سخت حرام ہیں اور اگر یہ سب کچھ جائز سمجھ کر کیا جائے تو کفر ہے۔

۱۰، ۱۱، ۱۲، فروری ۲۰۱۲ء راقم الحروف کا اُن علاقوں میں دوسرا دورہ تھا۔ اس سے ایک ماہ قبل ان علاقوں میں تحفظ ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت کے عنوان پر اس خاکسار کے کچھ بیانات ہوئے تھے اور دعوت کی غرض سے قادیانی نوجوانوں سے ملاقاتیں بھی ہوئی تھیں، اُن بیانات اور ملاقاتوں کا اِن علاقوں کے مسلمانوں اور قادیانیوں پر اثر یہ ہوا کہ وہ قادیانی کفر کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئے، چونکہ میں نے خود قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہے اور اپنے بیانات اور ملاقاتوں میں قادیانیوں کی اصل کتب سے ان کے کفریات کو دکھا کر بات کی گئی تھی اس لیے اس کا گہرا اثر ہوا۔ بہت سے مسلمان قادیانیوں کی حقیقت پہچان لینے کے بعد ان سے لاتعلق ہو گئے اور بہت سے قادیانی جستجو کا چراغ لیے ہوئے تلاشِ حق کی شاہراہ پر گامزن ہو گئے۔

اس بار ۱۰ رفروری کو ''پیلو وینس تھل'' کی سب سے بڑی مسجد میں میرا جمعہ کا بیان رکھا گیا۔ خوشاب سے محترم جناب مولانا عبداللہ احمد صاحب، محترم جناب محمد عرفان صاحب اور محترم جناب وسیم حسن صاحب بھی رفیق سفر ہوئے۔ الحمدللہ! اس پروگرام کی انتہائی کامیابی کے بعد ہمارے محسن اور میزبان محترم جناب عبدالرزاق صاحب اور محترم جناب ریاست علی صاحب (نمبردار پیلو وینس تھل) نے ہماری ملاقات کافی مرزائیوں سے کروائی جو پہلے سے ہی مرزائیت کے بارے میں حقائق جاننا چاہتے تھے۔ ان کے ذہنوں میں کچھ شکوک وشبہات تھے جن کا ازالہ کر دیا گیا۔ آخر میں اُنہوں نے مزید کچھ سوچنے کا موقع طلب کیا۔ اس علاقے کے کچھ قادیانی جن میں ان کی مقامی جماعت کا صدر ظہر علی بھی تھا کا کہنا تھا کہ اگر ہماری جماعت

کے انتہائی اور قابل اور ربوہ (موجودہ چناب نگر) کے ٹرینگ یافتہ مربیان ظہور احمد اور سرفراز احمد کو مناظرہ میں آپ چت کر لیں تو ہم مرزائیت پر لعنت بھیج دیں گے۔ اس لیے عشاء کے بعد ان مرزائیوں کی موجودگی میں ان کے مربیوں سے مناظرہ طے پا گیا۔ پیلو وینس تھل کے ایک ڈیرے میں نماز عشاء کے بعد قادیانی اپنے مربیوں سمیت پہنچ گئے اور ہمارے ساتھ محترم جناب عبدالرزاق صاحب، محترم جناب ریاست علی صاحب اور محترم جناب مولانا محمد اسلم صاحب تشریف لے گئے۔

اُن دو قادیانی مربیوں سے گفتگو کے لیے مسلمانوں کی طرف سے اس ناچیز کا انتخاب کیا گیا، مناظرے کا موضوع تھا ’’مرزا قادیانی کی قرآن دشمنی‘‘ تقریباً رات ۹ بجے گفتگو شروع ہوئی جو رات اڑھائی بجے تک چلی، یہاں قارئین کی دلچسپی کے لیے گفتگو کے کچھ حصے تحریر کیے جاتے ہیں۔ ہم نے مرزا قادیانی کی اصل کتاب ازالۂ اوہام حصہ اول، در روحانی خزائن جلد نمبر ۳، ص ۱۷۰ کھول کر سامنے رکھا جس میں اُس نے یہ اعتراف کیا ہے کہ: ’’جو قرآن پاک کے کسی ایک بھی حکم کے خلاف اپنی رائے پیش کرے یا اس میں تبدیلی یا ترمیم کرے وہ جماعت مؤمنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔‘‘

قادیانی مربی یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور مرزے کی اس بات کی تصدیق کی لیکن جب ہم نے قرآن پاک کی مختلف آیات اور مرزے کی کتب سے اُن آیات کے برعکس اُس کے نظریات پیش کیے تو قادیانی مربیوں کے چہرے بدلنے شروع ہوگئے، رنگ زرد پڑ گئے، کپکپی طاری ہوگئی اور انہوں نے اس کی انتہائی واہیات اور فضول تاویلات کرنی شروع کر دیں۔ یہاں دل چسپی کی بات یہ ہے کہ ہم نے قرآن پاک کا ترجمہ بھی وہی پیش کیا جو مرزے کے بیٹے اور ان کے نام نہاد دوسرے خلیفہ اور مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود کا رقم کردہ ’’تفسیر صغیر‘‘ کے نام سے ہے، تاکہ قادیانیوں کو کسی طرف سے بھی بھاگنے کا موقع نہ ملے۔ گفتگو کے چند نکات پیش خدمت ہیں۔

<u>قرآنِ پاک: ترجمہ</u>

’’اور جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مردہ ہیں (وہ مردہ) نہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے‘‘‘ (سورۃ البقرہ: آیت: ۱۵۵، تفسیر صغیر، ص: ۳۳)

<u>مرزا قادیانی کی مخالفت:</u>

مرزا قادیانی کے ملفوظات جلد اوّل ص: ۴۰۰ پر لکھا ہے:

’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ و اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے تم اس کو چھوڑتے ہوئے اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔‘‘ (نعوذ باللہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ اُن مربیوں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا۔ اس عبارت میں ایک تو مرزا قادیانی نے قرآن پاک کی مخالفت کی اور دوسرا اس نے حیدرِ کرّار، شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔

<u>قرآنِ پاک: ترجمہ</u>

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے پر سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۰ پیش کی گئی۔

’’(یادرکھو) عیسیٰ کا حال اللہ کے نزدیک یقیناً آدم کے حال کی طرح ہے اسے (یعنی آدم کو) اس نے خشک مٹی سے پیدا کیا پھر اس کے متعلق کہا کہ تو وجود میں آجا تو وہ وجود میں آنے لگا‘‘ (تفسیر صغیر، ص:۸۷)

یہاں لوگوں کی حیرانی کا جواب دیا گیا کہ اگر تمہارے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا حیران کن بات ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کا حال بھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حال کی طرح ہے کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے، مربیوں سمیت تمام قادیانیوں نے تسلیم کیا کہ واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

مرزا قادیانی کی مخالفت:

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کا نام یوسف نجار لکھا ہے اور آپ کے دو حقیقی بھائی اور چار حقیقی بہنوں کے نام بھی لکھے ہیں۔ (روحانی خزائن، جلد:۱۹، ص:۱۸۔ از مرزا قادیانی)

قرآنِ پاک: ترجمہ

’’اور چاند کو بھی جب وہ تیرہویں کا ہو جائے (شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں) تم ضرور درجہ بدرجہ ان حالتوں کو پہنچو گے۔‘‘ (سورۃ الانشقاق، آیت:۲۰، تفسیر صغیر، ص:۸۱۴)

اس آیت میں اللہ پاک نے انسان کے چاند پر جانے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ مرزائیوں کے رسالہ ماہنامہ ’’تشحیذ الاذہان‘‘ ایجادات نمبر۔ ستمبر ۲۰۰۰ء کے شمارے میں انسان کے چاند پر جانے کی مکمل تفصیل درج ہے۔ مرزائی مربیوں نے بھی اس...... تسلیم کیا۔

مرزا قادیانی کی مخالفت:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ’’اس جسم خاکی کا کرۂ ماہتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔‘‘ (نعوذ باللہ)
(روحانی خزائن، جلد:۳، ص:۱۲۶)

قرآنِ پاک: ترجمہ

(اے عیسیٰ ابن مریم) اور (اس وقت کو بھی یاد کر) جب کہ میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت (کی باتیں) سکھائیں اور تورات اور انجیل (سکھائی) (سورۃ المائدہ، آیت نمبر:۱۱۱، تفسیر صغیر، ص:۱۶۰)

جب مرزائی مربیوں اور دوسرے مرزائیوں کے سامنے قرآن پاک کی یہ آیت رکھی گئی تو انہوں نے کہا کہ بالکل صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ کا استاد اللہ پاک کی ذاتِ بابرکات ہی تھی اور انہی سے آپ علیہ السلام نے حکمت، تورات اور انجیل سیکھی۔

مرزا قادیانی کی مخالفت:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام تورات پڑھی تھی۔‘‘ (روحانی خزائن، ص:۳۹۴، جلد:۱۴)

ایسی اور بہت سی قرآن پاک کی آیات اور مرزا قادیانی کی ان آیات کی مخالفت پر اس کی اصل کتاب سے عبارات کھول کر مرزائیوں کے سامنے رکھی گئیں تو اُن کی حالت دیدنی تھی۔ مرزائی مربیوں نے مرزے کو بچانے کے لیے عجیب و

غریب اور بیہودہ قسم کی جو تاویلات کیں انہیں سن کر آخر میں دوسرے تمام قادیانی بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ ''ہمارے مربیوں نے آج منہ کی کھائی ہے اور ذلت و رسوائی کا طوق گلے میں پہنا ہے۔'' یوں ان علاقوں میں قادیانی قلعے میں دراڑ پڑ گئی۔

الحمد للہ! ۱۱؍ فروری ۲۰۱۲ء کا سورج بہت سے مرزائیوں کی ہدایت کی خوش خبری لے کر طلوع ہوا جب ''پیلو وینس تھل'' کے قادیانی جماعت کے صدر ظہر علی نے اپنے خاندان سمیت مرزائیت پر لعنت بھیج کر قبولِ اسلام کا اعلان کیا تو اور بہت سے قادیانی بھی راہِ راست پر آ گئے، اور اب تک شاہراہِ جنت کے ان مسافروں کی تعداد ۹ ہو چکی ہے اور ان شاء اللہ بہت جلد یہ تعداد درجنوں سے تجاوز کر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نومسلم بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے اور ہمیں انھیں گمراہ لوگوں کی ہدایت کا سبب بنائے۔

لاہور بار نے قادیانی مشروب ''شیزان'' کا مکمل بائیکاٹ کر دیا

(لاہور) '' لاہور بار ایسوسی ایشن کے صدر چودھری ذوالفقار علی کے مطابق لاہور بار ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس ایل ڈے پلازہ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں ختم نبوت لائرز فورم کے صدر غلام مصطفی چودھری نے قادیانیوں کے مشروب ''شیزان'' پر پابندی کے لیے ایک قرارداد پیش کی۔ جس پر ایک سو سے زائد وکلاء نے اتفاق رائے سے ''شیزان'' پر پابندی کے لیے قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔ اگلے مرحلے میں شیزان کمپنی کی دیگر مصنوعات پر پابندی کا بھی فیصلہ کیا جائے گا۔

ذوالفقار علی چودھری نے بتایا کہ بار ایسوسی ایشن نے ماتحت عدالتوں کی کینٹینوں میں شیزان کے مشروبات پر مکمل پابندی لگانے کے لیے ایک مہم شروع کر دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس پابندی پر عمل درآمد کرنے کے لیے وکلاء کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ انہوں نے انتباہ کیا کہ اگر شیزان فروخت ہوتے پائی گئی تو ماتحت عدالتوں کی کینٹینوں کے مالکان کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے گا۔ ذوالفقار علی چودھری نے بتایا کہ انہوں نے ختم نبوت لائرز فورم کے نائب صدر رانا جاوید بشیر خان کو ہدایت کی ہے کہ وہ سیشن کورٹس، ڈسٹرکٹ کورٹس، بینکنگ کورٹ، سپیشل کورٹ، ایوان عدل (ماڈل ٹاؤن) اور کنٹونمنٹ کورٹس میں اس پابندی کے نفاذ کو یقینی بنائیں۔'' (ڈیلی ''ٹریبیون''، لاہور۔ ۱۱؍ فروری ۲۰۱۲ء)

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، نائب امیر سید محمد کفیل بخاری، جنرل سیکرٹری عبداللطیف خالد چیمہ اور اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری ڈاکٹر محمد عمر فاروق نے لاہور بار ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کو اِس اہم اقدام پر مبارک باد پیش کی ہے۔

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● **اسلام اور انسانی حقوق**　　　　خطبات: مولانا زاہد الراشدی　　　　(تبصرہ: صبیح ہمدانی)

ضبط و تحریر: ناصر الدین خان عامر　　　　**ضخامت: ۱۲۰ صفحات**　　　　**قیمت: ۱۲۵ روپے**

ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی کنگنی والا، گوجرانوالہ

''انسانی حقوق'' (Human Rights) مغرب اور اس کے فکر و فلسفے کے تناظر میں شاید سب سے زیادہ استعمال ہونے والی اصطلاح ہے۔ مغرب اپنی دراندازیوں اور بیرونی ممالک میں جنگی مہموں کا عموماً جو جواز اور توجیہ پیش کرتا ہے وہ اسی ایک نکتے پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن انسانی حقوق کی معنویت صرف جنگوں اور دراندازیوں سے ہی متعلق نہیں بلکہ اقوامِ متحدہ کے منشور کا محور ہونے کی وجہ سے انسانی حقوق کا فلسفہ موجودہ زمانے میں تشریع و قانون سازی، بین الملل تعلقات، سیاست و نظامہائے زندگی، جنگ و امن اور جدید اجتماعیت کے نظریوں کی بنیاد اور روح ہے۔

انسانی حقوق کے نظریے کی معاصر بین الاقوامی سیاست میں یہ اہمیت اور اس کے اثرات حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کا پسندیدہ موضوع ہیں جس کے مباحث و مشتملات کی وضاحت میں وہ اپنی ہی اطلاع کے مطابق ربع صدی سے مشغول ہیں۔

زیرِ نظر کتابچہ اسی عنوان پر منعقد ہونے والی ایک سہ روزہ خصوصی نشست (فروری ۲۰۰۸ء، بمقام جامعہ انوار القرآن کراچی) کے محاضرات کی تحریری شکل ہے جسے حضرت مولانا کے صاحبزادے جناب ناصر الدین خان عامر صاحب نے کتابی شکل میں جمع کیا ہے۔ اسی طرح وضع عناوین و تخریج و ترتیب وغیرہ کی خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔

ان خطبات میں اسلام اور مغرب کی اصطلاحوں میں انسانی حقوق کے یکسر مختلف ذہنی پس منظر ہونے کے بیان کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے عالمی منشور (منشور اقوام متحدہ) کی شقوں کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تفصیلی جائزہ بھی شامل ہے۔ خطبات کے آخر میں انسانی حقوق کے عالمی منشور کا مکمل اردو متن بھی دیا گیا ہے۔

سخن گسترانہ جسارت یہ ہے کہ راقم کو بھی تقریباً ایک عشرہ پہلے حضرت مولانا کے اس موضوع کی انتہائی اہمیت بلکہ ہولنا کی کے عنوان پر افکارِ عالیہ سے بطور تلمیذ فیض یاب ہونے کا موقع ملا ہے، اسی طرح حضرت مولانا کے چند ایسے تلامذہ کی ہمنشینی کا شرف بھی حاصل رہا جو جامعہ نصرۃ العلوم میں دورہ حدیث کی جماعت میں اس موضوع پر انعام یافتہ مقالہ نگار تھے۔ لیکن ایک سوال جو حضرت مولانا کے پہلے درس کی سماعت کے فوراً بعد پیشِ خدمت کیا تھا آج بھی ذہن میں ویسے کا ویسا موجود ہے اور وہ ہے حل، تدارک، تلافی اور مقابلے کے لائحہ عمل کا سوال (یعنی پس چہ باید کرد)۔

اس عنوان پر حضرت مولانا کے ارشادات سے جو کچھ سمجھ میں آیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مغرب کی بدمعاشیاں اور غنڈہ گردیاں مغربی نقطۂ نظر سے کوئی جرم نہیں بلکہ ایک ناگزیر مقدس فریضہ ہیں اور باقاعدہ ایک فلسفہ پر مبنی ہیں۔ (یہاں فلسفہ کی

بجائے ''دین'' کی اصطلاح بھی استعمال کی جاسکتی ہے) لیکن اس پیکارِ مسلسل میں بطور حکمت عملی جو کچھ وہ تجویز فرماتے ہیں یعنی اولاً عالمی عرف سے ایڈجسٹمنٹ اور ہم آہنگی کے لیے مسلمات اہلِ سنت کے دائرے میں رہتے ہوئے اجتہاد اور ثانیاً عالمی سطح (یعنی مغربی ممالک میں) لابنگ اور ذہن سازی ''تاکہ ہم اسلام کے بارے میں عالمی رائے عامہ کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرسکیں۔''

ایک مبتدیانہ استعجاب واشکال یہ ہے کہ کیا سیموئل پی ہنٹنگٹن، برنارڈ لیوس، ولیم سی چیٹک، کونڈ ولیزا رائس یا مغرب کے دیگر فکری رہنماؤں میں سے کوئی ایک اسلام دشمنی میں کسی غلط فہمی کا شکار ہے۔ ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا مفکرین کا کوئی قاری غلط فہمی میں بھی انہیں غلط فہمی کا شکار یا کم علم قرار نہیں دے سکتا۔

جہاں تک اساتذہ اور بزرگوں کی رہنمائی سے ہم سمجھے ہیں وہ یہ ہے کہ معاملہ غلط فہمی یا ضرورت اجتہاد کا ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ بات کہیں آگے بڑھ چکی ہے۔ اس وقت دینِ حق (اسلام) کے مقابلے میں باطل کا ایک مکمل دین ہے۔ جہاں عقائد کے مقابلے میں عقائد ہیں، عقود کے مقابلے میں عقود ہیں، اخلاق کے مقابلے میں اخلاق ہیں، خدا اور رسول سے عام مسلمانوں کی عقیدت کی طرح (بلکہ اس سے بڑھ کر) کچھ نظریات سے عقیدت ہے۔ جن کی توہین (Blasphemy) ایسا عمل ہے جس کی سزا اشد العقوبات ہے اور جس کی معافی روئے زمین پر ہرگز نہیں دی جاسکتی۔ غرض طبیعیات و مابعد الطبیعیات میں ہر طرح سے مختلف و متضاد ایک اسلوب فکر ہے جس کا مقابلہ ''اجتہاد، لابنگ اور ذہن سازی'' سے نہیں بلکہ ایمان و وثوق، دعوت و جہاد، تواصی بالحق و تواصی بالصبر اور شہادت حق و اقامتِ دین کے آزمودہ و مجرب نسخے سے ہی ہوگا۔

● **الفقہ فی السند۔ (فقہائے سندھ اور ان کی فقہی خدمات) تصنیف: حضرت مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی**

ضخامت: ۳۱۴ صفحات۔　　　ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

دیارِ سندھ کو باب الاسلام کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے کیونکہ روئے زمین کے ایک بڑے حصے تک اسلام کے فرخ سیر قافلوں کے لیے سندھ نے پہلے پڑاؤ اور دروازے کا کردار بہت خوبصورت طریقے سے ادا کیا ہے۔ پہلی صدی ہجری کے اواخر میں (یعنی خیر القرون کے دور اوّلین میں ہی) اسلام کی یہاں آمد ہوئی۔ باشندگان سندھ نے دین حق کی جس طرح والہانہ پذیرائی کی یہ خود ان کی سلامتی فطرت کی دلیل ہے۔ صدرِ اسلام کا دور تھا جب عزت و جاہ کا پیمانہ علم اور تقویٰ ہی ہوا کرتا تھا۔ اہل سندھ کی باعزم طبائع نے عزت کے اس معیار پر بھی اپنے آپ کو کھرا ثابت کیا۔ چنانچہ تذکروں، اسماء الرجال اور انساب کی کتابیں اہل سندھ کے تقویٰ و صلاح علم دوستی عالم پروری اور دین داری کی گواہیوں سے بھری ہوئی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب اسی فرنام خطۂ ارضی میں علم فقہ کی ترقیات کا ایک اجمالی جائزہ ہے۔ جسے حضرت مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی نے تصنیف کیا ہے۔ یہ کتاب دراصل فاضل گرامی کا تخصّص فی الفقہ میں لکھا جانے والا مقالہ ہے جو آپ نے محدّث بے بدل حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کی نگرانی اور حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے استشارہ و رہنمائی میں ۱۹۷۱ء کے لگ بھگ تحریر فرمایا ہے۔ کتاب کی ثقاہت کے لیے مذکورہ بالا اکابر کے اسمائے گرامی ہی ایک مضبوط سند ہیں۔

کتاب بنیادی طور پر تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ مبادی و مقدمات کا جس میں دیار سندھ کی جغرافیائی اور تاریخی حیثیات، فقہ کی تاریخی تدریج، تدوین فقہ، سندھ اور اہلِ سندھ کی اسلام کے ساتھ وابستگی، اہلِ سندھ کا فقہی مسلک یعنی فقۂ حنفی، فقۂ حنفی میں تالیف و تدوین کے مختلف مراحل وغیرہ جیسے موضوعات پر مختصر (لیکن بھرپور) گفتگو کی گئی ہے۔ دوسرا حصہ

علم فقہ میں مصنفاتِ اہل سندھ کی فہرست پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں فاضل مصنف نے اپنے ذوق سے لگا کھاتی چند مصنفات (مثلاً عمدۃ الفقہ از حضرت مولانا زوار حسین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ اور خاص طور پر مخدوم علاّمہ محمد ابراہیم سندھی رحمہ اللہ کی تصنیف ''نشر حلاوی المعارف و العلوم'' اور ''اماطۃ اذی البید'' وغیرہ۔ اسی طرح حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندی رحمہ اللہ کے رسائل وفتاویٰ وغیرہ) کے مشمولات کو مختصراً (اور کہیں قدرے تفصیل کے ساتھ بھی) ذکر کیا ہے۔

کتاب کا تیسرا اور آخری حصہ مختلف ادوار میں سندھ کے حکمرانوں، ان کے عہد حکومت میں فقہ اور دیگر علومِ دینیہ کے متعلق سرگرمیاں اور ہر دور کے فقہائے کرام کے اسماء مع مختصر تعارف درج کیے ہیں۔ اس حصے کے مطالعے کا ایک اضافی تأثر فاضل مصنف مدظلہٗ کی صفائے قلب اور صحت فکر کا احساس ہے۔ جو خاص طور پر سلاطینِ اسلام و خلفائے ملت کے تذکرے کے ذیل میں ظاہر ہوتا ہے۔ دولتِ امویہ وعباسیہ کے خلفاء کے علمی و دینی کارنامے، سلاطین مغول و مابعدہم (ارغوان، ترخان، ہباری، کلہوڑہ، تالپروغیرہ) کا تدیّن وعلم دوستی اور علماء پروری وخدا خوفی کو بہت خوبصورت انداز میں تحریر کیا گیا ہے اور اس ضمن میں مخصوصات مسلّمات کی پابندی کے بجائے راست بنیاد تحقیق و آدابِ اسلامی کو ہی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مثلاً صفحہ ۲۱۵ پر لکھتے ہیں۔ ''اموی خلفاء کے متعلق عام تأثر یہ ہے کہ مذہب کی جانب ان کا رجحان کم تھا۔ مگر یہ تأثر صرف غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔... اموی دور میں یہ (دینی علوم کی) امانت تابعین و تبع تابعین میں منتقل ہوئی جنھوں نے اس کو چہار دانگ عالم میں پھیلا دیا.... چنانچہ بڑے بڑے ائمہ تابعین اموی دور کی زینت ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلا کتب خانہ اموی دور میں خالد بن یزید بن معاویہؓ نے قائم کیا تھا''۔ (بحوالہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ص: ۴۳ بابت مئی ۱۹۵۶ء) اسی طرح دیگر ادوار میں اپنے موضوع سے متعلق معلومات بہت عمدگی سے بہم پہنچائی ہیں۔

فاضل گرامی نے اگرچہ مقدمۂ کتاب میں سندھ کی جغرافیائی تعیین کر دی ہے لیکن فقہاء اور ان کی مولفات کے تذکرے میں بات کچھ غیر واضح ہوجاتی ہے۔ بایں طور کہ قاری فیصلہ نہیں کر پاتا کہ مصنف عالی قدر سندھ سے قدیم سندھ مراد لیتے ہیں یا جدید۔ مثلاً بھکر کے علماء کو تو سندھی قرار دیا گیا ہے جو اس وقت سندھ میں نہیں ہے۔ لیکن ملتان، ریاست بہاول پور، پاکپتن اور سرائیکی خطے کے دیگر علاقوں کے علماء کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اسی طرح یہ الجھن بھی رہتی ہے کہ سندھی ہونے کا کون سا معیار فاضل مصنف کے پیشِ نظر ہے۔ کیا سندی المولد (سندھ میں پیدا ہونے والا) سندھی کہلائے گا یا سندی التوفّی وسندی المدفن سندھی ہوگا۔ دونوں صورتوں کے کچھ موافقات اور کچھ تخلّفات کتاب میں موجود ہیں۔ فقہائے سندھ کی فہرست میں زمانی ترتیب کو مدنظر رکھنے سے اسماء کی تلاش کسی قدر دشوار ہوگئی ہے۔ ہمارے ناچیز خیال میں یہاں بھی ترتیبِ ہجائی والفبائی زیادہ مفید ہوتی۔ کتاب کی حروف خوانی خاصے عمدہ معیار کی ہے اور سوائے ایک آدھ مقام کے کتابت بہت ہموار اور رواں ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ یہ کتاب ۱۹۷۱ء کے لگ بھگ تحریر کی گئی۔ چنانچہ کتاب کو اس وقت فاضل مصنف مدظلہٗ وزید مجدہٗ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے کہ اس کا تکملہ یا ذیل تحریر فرمائیں تا کہ دیارِ سندھ میں سنۂ تالیف کے بعد علماء کے فقہی کارناموں سے امت کو متعارف کروانے کا فریضہ بھی انہی کے قلمِ خوش رقم سے سرانجام پائے۔ ایک بہت اہم موضوع پر نہایت عمدہ اسلوب میں ایسی شان دار کتاب لکھنے پر فاضل مصنف اور اس کو شائع کرنے پر مولانا عبدالقیوم حقانی خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں۔ بلاشبہ یہ کتاب ہر کتب خانہ اور ہر علم دوست قاری کی فوری ضرورت ہے۔

زبان میری ہے بات اُن کی

فریم عینکی

☆ پاکستانی حدود کی آئندہ خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ (امریکہ کی ضمانت)

''اور ڈرون حملے روزانہ ہوتے رہیں گے۔''

☆ سازشوں کے باوجود حکومت مدّت پوری کرے گی۔ (فردوس عاشق اعوان)

نہیں! کرپشن کے باوجود حکومت مدّت پوری کرے گی۔

☆ بابر عوان کے عمرے کے لیے جانے پر شیطان نے احتجاج کیا۔ (رانا ثناءاللہ)

کہ بیرون درچہ کردی؟ کہ درونِ خانہ آئی

☆ لوٹ مار میں اگر حکومت سیر ہے تو اپوزیشن سوا سیر ہے۔ (شیخ رشید)

اور مشرف حکومت ڈیڑھ سیر تھی۔

☆ بھتہ خوروں کے صفایا تک کراچی میں امن نہیں ہوسکتا۔ (منور حسن)

انہوں نے سرکار دربار میں ملازمت کر لی ہے سرکار!

☆ اعتزاز احسن ۲۰ کروڑ اور بابر اعوان ۲۶ کروڑ روپے کے مالک (ایک خبر)

غریبوں کی نمائندہ...... پی پی پی

☆ پاکستان کی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دیں گے (فردوس عاشق اعوان)

ڈرون حملے...... ایبٹ آباد حملہ...... سلالہ چیک پوسٹ پر حملہ...... ''پاکستان کی سالمیت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے''

☆ پیٹرول مہنگا ہے تو عوام پیدل چلیں (راجہ پرویز اشرف)

ملامت بے شمار...... بیکار سرکار

☆ کرپشن جمہوریت کے لیے خطرہ ہے (بھارتی سپریم کورٹ)

اور اہلِ جمہوریت کرپشن کے بادشاہ ہیں۔

☆ حسین حقانی پر پابندی ختم ہونے پر خوشی ہے (امریکہ)

''ریمنڈ ڈیوس کی رہائی پر بھی ہمیں ایسی ہی خوشی ہوئی تھی''

ادارہ

اخبار الاحرار

سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

چناب نگر (۵فروری) تحریک ختم نبوت کے شہداء کی یاد میں مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے زیر اہتمام چناب نگر کی مرکزی جامع مسجد احرار میں منعقد ہونے والی دوروزہ ''کل پاکستان احرار ختم نبوت کانفرنس'' اختتام پذیر ہوگئی۔ کانفرنس کے اختتام پر ملک بھر سے آئے ہوئے فرزندانِ اسلام، مجاہدین ختم نبوت اور سرخ پوشانِ احرار نے عظیم الشان جلوس نکالا اور قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کا فریضہ دُہرایا۔ قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی سرپرستی میں ہونے والی کانفرنس کی آخری نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد (خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف) نے کی، جبکہ پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا مفتی محمد حسن (لاہور)، ممتاز اہلحدیث رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاری عبدالوحید قاسمی (اسلام آباد)، اہلسنت والجماعت پنجاب کے صدر مولانا شمس الرحمٰن معاویہ، مولانا عزیز الرحمٰن خورشید (بھیرہ)، مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر پروفیسر خالد شبیر احمد، قاری محمد اصغر عثمانی (جھنگ)، ممتاز تجزیہ نگار سیف اللہ خالد، مولانا اورنگ زیب اعوان (ہری پور)، سید خالد مسعود گیلانی (سلانوالی)، قاری سہیل احمد عباسی (راولپنڈی)، ذیشان آفتاب، محمد قاسم چیمہ (چیچہ وطنی)، قاری عبید الرحمٰن زاہد (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، پروفیسر قاری محمد طاہر لدھیانوی (فیصل آباد)، مفتی سید صبیح الحسن ہمدانی، محمد نعمان سنجرانی، علی مردان قریشی، اخلاق احمد (ملتان)، ناصر محمود (لاہور)، جنید بن زاہد (فیصل آباد) اور کئی دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت امتِ مسلمہ اور تمام مکاتب فکر کا مشترکہ مورچہ ہے۔ مجلس احرارِ اسلام نے توفیق الٰہی سے اس مورچے کو سنبھالا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی اساس ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ہمارے آئیڈیل ہیں، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا نظام زندگی بھی دائمی ضابطۂ حیات ہے جو نسل انسانی کی ہر شعبہ ہائے زندگی میں مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سکہ بند قادیانی منصور اعجاز نے طویل دورانیے والی سازش کے ذریعے پاکستانی سیاست پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے اور ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ایک شخص بین الاقوامی سطح پر کون سا کھیل کس لئے اور کیسے کھیل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی لابیاں ہمارے دستوری ڈھانچے اور اسلامی شقوں پر کام کر رہی ہیں۔ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ میرے خاندان میں مجلس احرارِ اسلام سے تعلق کے اثرات ہیں، اہلحدیث اور اکابر احرار نے تحفظ ختم نبوت کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو کمزور کرنے والی خطرناک سازشوں کے پس پردہ قادیانی ہاتھ ہے اسلام عالمگیر مذہب ہے اور اس کی عالمگیریت کو مستقبل میں روکنا عالم کفر کے بس میں نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کے خیر خواہ ہیں اور دین اسلام خیر خواہی کا دین ہے۔ تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کا سہرا احرار کے سر ہے اور ہم اس محاذ پر احرار اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مشن پر کام کرنے والوں کے حقیقی کارکن ہیں انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا

مشن فرقہ واریت کی نفی کرتا ہے اور ہم فرقوں کے بجائے اتحاد و یکجہتی پر یقین رکھتے ہیں۔ مولانا شمس الرحمٰن معاویہ نے کہا کہ انبیاء کرام علیھم السلام معصوم عن الخطا ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو اللہ تعالیٰ نے حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کے لئے چن لیا تھا ۔اللہ نے ان کو کامل ایمان عطا فرمایا، ان کی توبہ قبول کی اور انہیں امت کی ہدایت کے لئے معیار بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جماعت مجلس احرار پر اللہ کا احسان ہوا کہ اللہ نے ان کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختمِ نبوت کی حفاظت کے لئے چن لیا۔ مولانا مفتی محمد حسن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دنیائے جہالت گمراہی سے نکل آئی، مسیلمۂ کذاب کے فتنۂ ارتداد کے خلاف خلیفۂ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کردار ادا کیا وہی کردار اِرتدادی فتنے کا اصل علاج ہے۔ دین کی اصل روح کے ساتھ ہم عمل پیرا ہوں گے تو کامیابیاں ہمارے قدم چومیں گی۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کا کام کرنے والے افضل ترین لوگ ہیں۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ فتنوں کے اس دور میں صحیح العقیدہ بزرگوں اور خانقاہوں سے تعلق قائم کریں اور قدیم و جدید فتنوں سے بچنے کا واحد راستہ قرآن و سنت پر عمل کرنے میں ہے۔ سیف اللہ خالد نے کہا کہ چناب نگر کے اندر جو سازشیں تیار کرتے ہیں، ہم ان سے پوری طرح باخبر ہیں، سرکاری مشنری کے بھیانک کردار کو طشت ازبام کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چناب نگر میں قانون کی عمل داری یقینی بنانی چاہیے اور آئینی بغاوت پر مبنی قادیانی کردار کا نوٹس لینا چاہیے۔ قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کے لئے کانفرنس کے اختتام پر عظیم الشان جلوس نکالا گیا، جس میں ہزاروں افراد کے علاوہ مجلس احرارِ اسلام، تحریک تحفظِ ختمِ نبوت اور تحریک طلباء اسلام کے کارکنوں کی بہت بڑی تعداد تھی۔ جلوس کے لئے احرار کارکنوں نے سکیورٹی دستے بنا رکھے تھے مجلس احرارِ اسلام اور تحریک طلبا اسلام کے پرچموں والے ذمہ دار جلوس کے آگے آگے تھے اور تحریک ختمِ نبوت کے مطالبات پر مشتمل بینرز نے چناب نگر کی فضا میں عجیب سماں پیدا کر رکھا تھا ہزاروں افراد نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر..... فرما گئے یہ ہادی، لا نبی بعدی..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے، بڑی شان والے..... ختمِ نبوت، زندہ باد اور درود شریف پڑھتے ہوئے اقصیٰ چوک پہنچے جہاں مولانا تنویر الحسن نقوی نے خطاب کیا۔ جب جلوس قادیانی مرکز ایوانِ محمود کے سامنے پہنچا تو بہت بڑے جلسۂ عام کی شکل اختیار کر گیا، جہاں قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری اور مولانا محمد مغیرہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اتمامِ حجت کے لئے قادیانیوں کو دعوتِ حق پہنچانے کے لئے آئے ہیں، قادیانی ہماری لُٹی ہوئی متاعِ گراں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ وہ جہنم کا ایندھن بننے کے بجائے جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچمِ ختمِ نبوت کے سامنے سرنگوں ہو جائیں اگر ایسا نہیں تو پھر وہ اسلام کا ٹائٹل استعمال کرنا چھوڑ دیں اور اپنی متعینہ اقلیتی اور آئینی حیثیت میں رہیں۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ گزشتہ سال چناب نگر میں ایک مسلمان صحافی رانا ابرار حسین کو شہید کیا گیا جبکہ ایک قادیانی چوہدری احمد یوسف کو قادیانیوں نے اس لئے قتل کر دیا کہ وہ ان کی خطرناک سازشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے اندر کی باتیں باہر لانے لگے تھے، انہوں نے کہا کہ چوہدری احمد یوسف نے رانا ابرار حسین کی شہادت کے بعد اعلیٰ پولیس حکام اور سرکاری افسران کو تحریراً آگاہ کیا تھا کہ مجھے قتل کیا گیا تو سلیم الدین اور میجر سعدی ذمہ دار ہوں گے، ہمارا الزام ہے کہ پولیس اصل ملزمان کو نہیں پکڑ رہی اور قاتلوں کو بچایا جا رہا ہے جبکہ چناب نگر پر قادیانی تسلط کو برقرار رکھنے کے لئے سرکاری مشنری سازشوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو نے کہا تھا کہ ”قادیانی پاکستان میں وہی مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے“۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ہم بطور

انسان قادیانیوں کے دشمن نہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پڑھ کہ اسلام کے دائرے میں آجائیں یا پھر ۱۹۷۴ء کی قرار دادِ اقلیت کی روشنی میں پوری امت کے فیصلے کو تسلیم کر لیں، اسلام اور مسلمانوں کا ٹائٹل استعمال کرنا ترک کر دیں کہ یہ مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ دعوت کا عمل انبیاء علیہم السلام کی سنت مبارکہ ہے مشکلات کے باوجود ہم یہ عمل دہراتے رہیں گے۔ مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس اور قادیانیوں کو دعوت اسلام کا جلوس ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ ہم دعوت کا مبارک عمل دہرانے کے لئے ہر سال آتے ہیں، بدامنی ہمارا مشن نہیں قادیانی بدامنی اور قتل وغارت گری پر یقین رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ انتظامیہ نے ہمارے پروگرام پر بھر پور تعاون کیا ہم اس پر سرکاری انتظامیہ کے شکر گزار ہیں۔ قائد احرار، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان اپنے آقا جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا تذکرہ سن کر خوش ہوتے ہیں جبکہ مرزا غلام قادیانی کی تحریریں اگر قادیانیوں کو پڑھ کر سنائی جائیں تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ناراض نہ ہوں، تحمل سے سنیں اور غور وفکر کریں کہ جو شخص ایک شریف انسان کہلانے کا حق دار نہیں آپ اُسے مقامِ نبوت پر فائز کر رہے ہیں ،انہوں نے کہا کہ دعوتِ حق کا یہ جلوس ان شاء اللہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ جلوس اڈا چناب نگر پہنچ کر پُرامن طور پر ختم ہو گیا، پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے سکیورٹی کے سخت انتظامات کئے ہوئے تھے، جلوس کے وقت جلوس کے راستے کے بازار بند ہو گئے تھے تاہم قریب و دور سے کئی قادیانی جلوس کو نوٹ کر رہے تھے، بعض قادیانیوں نے جلوس کی فلم بندی بھی کی، جلوس کے منتظمین نے سخت کنٹرول کر رکھا تھا اور نوجوانوں کو غیر اخلاقی نعرہ بازی سے سختی سے منع کرتے رہے اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔

قراردادیں:

مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام چناب نگر میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ''سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس'' میں منظور کی جانے والی قراردادیں مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے پریس کو جاری کی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ ☆ پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری، حکومتی پالیسیوں کے باعث خطرات وخدشات سے دوچار ہو چکی ہیں ☆ پاکستان کے داخلی حدود میں ڈرون حملوں کے تسلسل نے بین الاقوامی سرحدوں کا تقدس پامال کر دیا ہے۔ ☆ ملک کی اسلامی نظریاتی حیثیت کے گرد شکوک وشبہات کا جال بچھا دیا گیا ہے ☆ بے روزگاری، مہنگائی اور لوڈ شیڈنگ نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے ☆ میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ بے حیائی اور عریانی کو فروغ دے کر اسلامی ثقافت کے اثرات کو مٹانے کی کوشش کی جارہی ہے ☆ حکومت دوغلی پالیسی کے باعث قادیانیوں، گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ملحدین کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے ☆ دستور پاکستان کی اسلامی دفعات، تحفظ ختم نبوت کے دستوری قانونی فیصلوں کے خلاف سازشوں کا سلسلہ آگے بڑھتا نظر آرہا ہے۔ ☆ دینی مدارس پر جا بجا چھاپوں کے ذریعہ اسلام کی تعلیم حاصل کرنے والوں کو خوف وہراس کا نشانہ بنایا جارہا ہے ☆ نصاب ونظام تعلیم سے اسلامی حصوں کو خارج کرنے کے لیے بتدریج اقدامات کیے جارہے ہیں جس کے نتیجے میں نئی نسل کا بحیثیت مسلمان تشخص مجروح ہو رہا ہے یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ یہ صورتحال پاکستان کے اسلامی تشخص اور دستور کی اسلامی دفعات کو نظر انداز کرنے اور ملکی معاملات میں غیر ملکی مداخلت کا راستہ دینے اور مغربی آقاؤں کی ہر خواہش کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے کی مذموم حکومتی روش کا منطقی نتیجہ ہے اور حالات کی اصلاح کی اس کے سوا کوئی صورت ممکن نہیں کہ اس پالیسی پر نظر ثانی کی جائے اور ملک کے اسلامی

تشخص اور قومی خودمختاری کی بحالی کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔☆ یہ اجتماع ملک کی تمام دینی وسیاسی قوتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پاکستان کی نظریاتی حیثیت، قومی خودمختاری کے تحفظ اور عوامی مشکلات ومسائل کے حل کے لیے مشترکہ طور پر سنجیدہ محنت کا اہتمام کریں۔☆ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع ملک کے اندر قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سازشوں اور ریشہ دوانیوں پر شدید احتجاج کرتا ہے اور ملک کے اندر سیاسی ابتری میں قادیانیوں کی سازشوں کو ایک بنیادی کردار قرار دیتا ہے۔☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوج اور سول کے کلیدی عہدوں پر مسلط قادیانیوں کو برطرف کیا جائے اور بیرون ممالک سفارت خانوں سے بھی قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔☆مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔☆امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ 1984ء پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔☆ ملک میں بدامنی اور قتل وغارت پر قابو پایا جائے۔☆ داخلی اور خارجی محاذ پر ملک کی نظریاتی اساس کے مطابق پاکستان کے امیج کو حقیقی معنوں میں اجاگر کیا جائے۔☆امریکہ نواز پالیسی ترک کر کے خودمختاری اور قومی وقار کو بحال کیا جائے۔☆ قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔☆ روزنامہ ’’الفضل‘‘ سمیت تمام قادیانی رسائل وجرائد پر پابندی عائد کی جائے۔☆نصاب تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت اور شان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق تفصیلی مواد شامل کیا جائے۔☆اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کرایا جائے۔☆ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً روکا جائے۔☆ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت ختم کرائی جائے۔☆ یہ اجتماع چناب نگر میں قادیانی تسلط پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ مسلمانوں کو چناب نگر میں آزادانہ نقل وحرکت اور کاروبار کے لیے قانونی تحفظ فراہم کیا جائے نیز چناب نگر میں قادیانی لیز ختم کر کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیے جائیں۔ ☆ڈاکٹر عبدالقدیر کے خلاف مہم دراصل ایٹمی اثاثے ختم کرنے کی قادیانی سازش ہے اس کا سدباب کیا جائے☆ حکومت پاکستان مظلوم فلسطینیوں کی ہر فورم پر حمایت کرے اور تمام اسلامی ممالک کو مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آواز بلند کرنے کے لیے آمادہ ومنظّم کرے☆اقوام متحدہ تمام انبیاء کرام کی توہین کے خلاف بین الاقوامی سطح پر مؤثر قوانین واضع کرے اور قادیانیوں کو اسلام کا ٹائٹل استعمال کرنے سے روکنے کے لیے اقدامات کرے۔ اور او۔آئی۔سی اس سلسلہ میں متحرک کردار ادا کرے۔☆ یہ اجتماع اسلام آباد میں قادیانی جماعت چناب نگر کے نام پر وسیع رقبوں کو خرید کر ملکی سلامتی کے لئے خطرناک قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی ارتداد کے اڈے بند کئے جائیں اور اسرائیل کی طرز پر وسیع رقبوں کی خرید کے اصل مقاصد کا کھوج لگائے۔ ☆ چناب نگر سمیت ملک بھر میں قادیانی اداروں سے وابستہ حضرات کا مکمل ریکارڈ چیک کیا جائے۔☆ قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔☆ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔☆ چناب نگر میں سکیورٹی کے نام پر بنائی جانے والی غیر قانونی چوکیوں کو ختم کیا جائے اور سکیورٹی کا انتظام پولیس اپنے کنٹرول میں لے۔☆ چناب نگر میں پولیس چوکی کی باؤنڈری وال بنا کر اسے مستقل کیا جائے۔☆ اجتماع میں ایک تعزیتی قرارداد کے ذریعے ساہیوال کے مشہور عالم دین اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے رہنما مولانا عبدالستار کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا گیا اور تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ قبل ازیں 11 ربیع الاوّل ہفتہ کو بعد نماز عصر احرار کے سرخ ہلالی پرچم کی تقریب منعقد ہوئی جس میں جناب سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کیا اور احرار کی تاریخ پر روشنی ڈالی جبکہ بعد نماز مغرب حضرت پیر جی صاحب مدظلہ العالی نے مجلس ذکر کرائی۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (3 فروری) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات حافظ محمد عابد مسعود نے کہا ہے کہ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں سیرت بتانے اور اپنانے کی ضرورت ہے وہ مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر نماز جمعۃ المبارک سے قبل خطاب کر رہے تھے۔

سونامی نہیں، اسلام ہی ملک کو بچا سکتا ہے (عبداللطیف خالد چیمہ)

کبیر والا (17 فروری) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اسلام کے عملی نفاذ سے ہی قائم رہ سکتا ہے سیاسی جماعتوں یا کسی ایک سیاسی جماعت کا سونامی ملک کو بچا نہیں سکتا پھنسا سکتا ہے وہ جامع مسجد، مدرسہ محمودیہ فیض الاسلام پل چاون کبیر والا میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر نماز جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ڈرون حملے ہو رہے ہیں نیٹو سپلائی ملکی سلامتی کی نفی ہے موجودہ حکمران پرویزی دور کے معاہدات کے تحت امریکی تابعداری میں بندھے ہوئے ہیں جبکہ سیاسی جماعتیں اپنی باریوں کے انتظار میں امریکی حکم عدولی کی مجال نہیں رکھتیں ایسے میں اسلامی حمیت اور قومی غیرت سے عاری فیصلے ملک کو مکمل تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو انقلاب لے کر تشریف لائے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اس انقلاب کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا ہماری نجات اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں مضمر ہے انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں صرف مذہبی طبقات امریکی استعمار کا راستہ روک رہے ہیں اسی لئے امریکی یلغار کا رُخ اسلام پسندوں کی طرف ہے۔

بھارت میں قادیانیوں کو مسلم اوقاف سے الگ کر دیا گیا

اسلام آباد (وقائع نگار) بھارت میں قادیانیوں کی املاک کو مسلم اوقاف سے الگ کر دیا گیا اور مسلمان قاضیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نہ تو قادیانیوں کے نکاح پڑھائیں اور نہ ہی رجسٹریشن کریں۔ بورڈ کے اس فیصلے پر بھارت میں مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا اور مٹھائیاں تقسیم کیں۔ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے مسلم اوقاف بورڈ کو مبارک باد دی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ دنیا بھر میں قادیانیوں کو الگ مذہب تسلیم کیا جائے، ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بھارت سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان تنازع اُس وقت پیدا ہوا جب قادیانیوں نے حیدر آباد میں 4 سو برس قدیم قطب شاہی مسجد پر قبضہ کیا، جس کی خبر عام ہوئی تو اس پر مسلمانوں نے بورڈ کے خلاف احتجاج کیا، اس پر وقف بورڈ نہ صرف قطب شاہی مسجد کا انتظام سنبھال لیا بلکہ قادیانیوں کی دیگر املاک پر بھی غور شروع کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ چیئرمین اوقاف بورڈ سید غلام افضل بیابانی کی جانب سے اس اعلان کے بعد قادیانی جماعت نے انہیں قتل کی دھمکی دے دی ہے، جس کے منظر عام پر آ جانے کے بعد مسلم تنظیمات نے چیئرمین اوقاف کی حمایت کا اعلان کیا اور جامعہ نظامیہ حیدر آباد نے باقاعدہ فتویٰ دے کر بورڈ کی رہنمائی کی کہ قادیانی املاک کو مسلم اوقاف میں شامل کیا جا سکتا، لہٰذا اوقاف بورڈ نے اعلان کیا کہ قادیانی اسلام کے بنیادی عقیدہ ختمِ نبوت کے منکر ہیں، لہٰذا وہ مسلمان نہیں ہیں اور ان کی املاک بھی مسلم اوقاف میں شامل نہیں ہو سکتیں۔ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے سید غلام افضل بیابانی کے نام خط میں اُن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ دنیا قادیانیوں کو اسلام سے الگ شناخت کرنے لگی ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری دنیا

میں ہر جگہ انہیں مسلمانوں سے الگ حیثیت میں شناخت کروایا جائے۔ (روزنامہ ''امت'' کراچی 20 فروری 2012ء)

مولانا عبدالستار رحمہ اللہ کی یاد میں تعزیتی اجتماع

چیچہ وطنی (13 فروری) ساہیوال کے ممتاز عالم دین جامعہ اشرفیہ عیدگاہ کے مہتمم اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ڈویژنل سیکرٹری جنرل مولانا عبدالستار کی یاد میں تعزیتی اجتماع کے مقررین نے کہا ہے کہ مولانا عبدالستار اتحاد بین المسلمین کے داعی، دینی حلقوں اور دینی مدارس کے محسن و مُربی اور دینی تحریکوں کے سرپرست تھے ہم اپنے انتہائی مخلص ساتھی سے محروم ہو گئے ہیں جمعیت علماء اہلسنت حنفی کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ساہیوال میں حضرت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری کی صدارت اور قاری منظور احمد طاہر کی میزبانی میں منعقدہ بڑے تعزیتی اجتماع سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، اہلحدیث رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاری بشیر احمد، قاری عتیق الرحمٰن، قاری سعید ابن شہید، مفتی محمد ذکاء اللہ، شیخ اعجاز رضا، حافظ محمد طارق مسعود، قاری محمد طاہر رشیدی، مفتی محمد عثمان، حاجی احسان الحق ادریس، مولانا سید انعام اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد شفیع قاسمی، قاری عبدالجبار، مولانا عبدالحکیم نعمانی، محمد اسلم بھٹی، مولانا محمد ندیم سرور معاویہ، حافظ محمد بلال، مفتی ساجد الرحیم، قاری عبدالغنی فرقانی، قاری محمد عثمان سمیت ڈویژن بھر سے علماء کرام دینی وسیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے بڑی تعداد میں شرکت وخطاب کیا اور مولانا عبدالستار رحمتہ اللہ علیہ کی دینی وتحریکی اور تعلیمی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا جبکہ مولانا مرحوم کے فرزند مولانا عبدالباسط کی دستار بندی کی گئی عبداللطیف خالد چیمہ نے تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا عبدالستار نے اہل حق کے نمائندے اور رہنما کے طور پر پُر وقار زندگی گزاری وہ اتحاد بین المسلمین کے منادو نقیب تھے اور علماء کے تمام حلقوں میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے لیے انہوں نے مثالی کردار ادا کیا وہ جامعہ رشیدیہ کے بانی حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ کی طرز پر سادہ زندگی گزار کر چل بسے انہوں نے جامعہ رشیدیہ اور اکابر علماء حق کے کردار کو زندہ رکھا اب ہماری ذمہ داری ہے کہ مولانا مرحوم کے نام اور ان کے کام کو زندہ رکھیں۔

پروفیسر محمد عباس نجمی کی رحلت

چیچہ وطنی (14 فروری) سابق مشہور طالب علم رہنما، دانشور، شاعر، ادیب اور اینکر پرسن پروفیسر محمد عباس نجمی ۲۰ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۳ فروری ۲۰۱۲ء پیر کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نمازِ جنازہ آبائی گاؤں چک 42 / بارہ ایل چیچہ وطنی میں اگلے روز نمازِ عصر کے بعد ادا کی گئی جو مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے پڑھائی نماز جنازہ میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد کے علاوہ ملک بھر سے مجلس احرار اسلام، تحریک ختم نبوت اور تحریک طلباء اسلام کے کارکنوں نے بھی شرکت کی۔ پروفیسر محمد عباس نجمی نے زمانہ طالب علمی میں تحریک طلباء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل کے طور پر نمایاں کردار ادا کیا اور تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں طلباء کی قیادت کرتے رہے۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش پیش رہے۔ وہ ۳۰ مئی ۱۹۸۴ء کو پنجابی کے لیکچرر کے طور پر گورنمنٹ کالج ملکوال تعینات ہوئے بعد ازاں طویل عرصہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں پڑھاتے رہے۔ تقریباً تین سال قبل انہوں نے (پلاک) پنجاب انسٹی ٹیوٹ آرٹ اینڈ کلچر لاہور کے ڈائریکٹر کے طور پر چارج سنبھالا۔ وہ بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور سے

بیماری کے دوران تقریباً سوا سال شدید بیماری کے بعد لاہور کے ہسپتال میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انہوں نے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی ہے پروفیسر محمد عباس نجمی مرحوم کا خاندان خانقاہ سراجیہ کندیاں سے منسلک ہے وہ فرزندان امیر شریعت کے معتمد خاص تھے حضرت مولانا سید ابوذر بخاری اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمھما اللہ سے انہوں نے کسب فیض کیا وہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے موجودہ سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ کے چچازاد بھائی تھے۔ ملک بھر سے ممتاز شخصیات مختلف سرکردہ رہنماؤں نے پروفیسر محمد عباس نجمی کے انتقال پر تعزیت وافسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کی طویل خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے مجلس احرار اسلام، تحریک ختم نبوت اور تحریک طلباء اسلام کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ پروفیسر محمد عباس نجمی ایک نظریاتی شخصیت کے مالک تھے انہوں نے جدید ماحول میں قدیم روایات کو زندہ رکھا وہ اپنے عقیدے اور فکر ونظر کے حوالے سے بے مثال جدوجہد کے حامل تھے۔ ان کی بھرپور زندگی کے مختلف پہلوؤں کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

سید محمد کفیل بخاری کا دورۂ تلہ گنگ، چکڑالہ

تلہ گنگ (۱۷ فروری) مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر سید محمد کفیل بخاری ۱۷ فروری کو تلہ گنگ، چکڑالہ کے تنظیمی وتبلیغی دورہ پر لاہور سے یہاں پہنچے۔ مرکز احرار جامع مسجد صدیق اکبر تلہ گنگ میں احرار کارکنوں سے ملاقات کی اور تنظیمی امور کا جائزہ لیا۔ مولانا تنویر الحسن، ڈاکٹر محمد عمر فاروق، ماسٹر غلام یسین، فہیم اصغر، خالد فاروق اور دیگر احباب نے جماعت کے کام اور فہم ختم نبوت خط کتابت کورس کے حوالے سے اپنی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

چکڑالہ (ضلع میانوالی) میں فاروق آباد کی جامع مسجد فاروق اعظم میں قبل از نماز جمعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے موضوع پر خطاب کیا اور خطبہ جمعہ دیا۔ مسجد کے خطیب جناب قاری علم دین صاحب اس پروگرام کے داعی تھے۔

بعد از نماز جمعہ سفید مسجد میں حافظ عبداللہ صاحب اور دیگر احباب کی دعوت پر ایک بڑے دینی اجتماع سے خطاب کیا۔

مجلس احرار اسلام کے مقامی عہدیدار جناب امتیاز حسین، محمد خالد، ملک اولیاء خان، عبدالخالق خلیق اور دیگر کارکنوں نے ملاقات کی۔ سید محمد کفیل بخاری نے جماعت کے کام کا جائزہ لیا اور تنظیمی عمل کو مضبوط کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ بعد ازاں تلہ گنگ سے ہوتے ہوئے لاہور روانہ ہو گئے۔

☆☆☆

چناب نگر (19 فروری) گزشتہ سال 5 اکتوبر کو چناب نگر میں قتل ہونے والے قادیانی جماعت کے مبینہ باغی احمد یوسف کے قتل کے الزام میں گرفتار تین ملزمان ایس ایچ او تھانہ چناب نگر اور قادیانی جماعت کی ملی بھگت سے رہا، قانونی چارہ جوئی کرنے پر مقتول کے بیٹوں اور بیٹی کو قادیانی جماعت کی طرف سے سنگین نتائج کی دھمکیوں کا سامنا تفصیلات کے مطابق مقتول کے ورثاء کی درخواست پر اعلیٰ پولیس حکام نے اس کیس کی تفتیش تبدیل کرتے ہوئے ایک انکوائری بورڈ تشکیل دیا جس میں ایس پی سطح کے افسران شامل ہیں لیکن اس بورڈ کی انکوائری سے پہلے ہی ایس ایچ او چناب نگر ملک طارق نے تین ماہ سے زیر حراست ملزمان مربی ذیشان، اس کے بھائی اور مقتول کے چھوٹے بیٹے ناصر کو رہا کر دیا۔ مقتول کے ورثاء کے مطابق ایس ایچ او نے مذکورہ ملزمان کی گرفتاری ڈالنے کی بجائے انہیں پروٹوکول کے ساتھ تھانے میں رکھا ہوا تھا لیکن اب جب تفتیش تبدیل ہو رہی تھی تو ایس ایچ او اور قادیانی جماعت کی ملی بھگت سے ان کی

رہائی عمل میں لائی گئی۔ اُدھر مقتول کے بیٹوں احمد سیف ایڈووکیٹ، احمد انیس ایڈووکیٹ اور بیٹی نجمہ محمود کو میڈیا سے رابطے اور قانونی چارہ جوئی کرنے پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ نجمہ محمود کے مطابق انہیں جماعت احمدیہ کے جنرل سیکرٹری عتیق الرحمٰن نے باقاعدہ فون کر کے کہا ہے کہ آپ لوگوں نے اس کیس کو میڈیا میں اچھال کر اچھا نہیں کیا، بالآخر آپ لوگوں کو ہمارے پاس ہی آنا ہے۔ واضح رہے کہ مقتول احمد یوسف نے اپنے قتل سے چند روز قبل آر پی او، ڈی پی او اور ایس ایچ او کے نام لکھے گئے خط میں یہ انکشاف کیا تھا کہ جماعت احمدیہ کے ترجمان سلیم الدین، مرکزی رہنما میجر (ر) سعدی، میاں خورشید اور صدر محلّہ نصرت آباد چناب نگر عبدالقدوس انہیں قتل کروانا چاہتے ہیں اور اگر انہیں کوئی نقصان پہنچا تو ذمہ دار یہی لوگ ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق مقامی پولیس کو قادیانیوں نے گاڑی اور نقد رقم کے ذریعے خریدا ہے، اسی لئے ایس ایچ او تھانہ چناب نگر اس کیس کو دبانے اور ملزمان کو بے گناہ قرار دلوانے کیلئے سرگرم ہے۔ تحریک ختم نبوت کے رہنما اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے اس صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی جماعت کی طرف سے اپنے لوگوں کے قتل سے بھی تاریخ بھری پڑی ہے قادیانی جبر و تسلط کے خلاف اب قادیانیوں کے اندر بھی بغاوت موجود ہے اور قادیانی جماعت اِس بغاوت کو دبانے میں آخر کار ناکام ہو رہی ہے، انہوں نے کہا کہ چودھری احمد یوسف قادیانیوں کا اندر کا آدمی تھا اور اندر کی خطرناک باتیں باہر لانے لگا تھا، قادیانی تسلط خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے اور رائل فیملی شخصی اختلاف رائے بھی برداشت نہیں کرتی، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے نائب امیر قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا ہے کہ گزشتہ سال مارچ میں قادیانیوں نے چناب نگر کے ایک مسلمان صحافی رانا ابرار حسین چاند کو شہید کیا تو چودھری احمد یوسف نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ ''اب میری باری ہے'' جامع مسجد احرار چناب نگر کے خطیب مولانا محمد مغیرہ نے کہا ہے کہ رائل فیملی اپنا تسلط قائم رکھنے کے لئے طاقت اور قتل و غارت گری پر اُتر آئی ہے، لیکن غریب و مظلوم قادیانیوں کے فنڈ ز پر شاہانہ زندگی گزارنے والے قادیانی شہزادے اور قادیانی قاتل اپنے انجام کو ضرور پہنچ کر رہیں گے، انہوں نے کہا کہ چناب نگر چنیوٹ کی پولیس اور سرکاری انتظامیہ کو چاہیے کہ چودھری احمد یوسف کے قتل کے اصل محرکات اور قاتلوں کو سامنے لائے اور اپنی غیر جانبداری کو یقینی بنائے۔

☆☆☆

چنیوٹ (7 فروری) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ چنیوٹ، چناب نگر کی سرکاری انتظامیہ قادیانیوں کو قانون کے دائرے اور کنٹرول میں رکھنے کے لئے مؤثر اقدامات کرے اور امتناع قادیانیت ایکٹ کی مسلسل خلاف ورزیوں کا نوٹس لے۔ سالانہ ''احرار ختم نبوت کانفرنس'' اور قادیانیوں کو دعوت اسلام کے لئے نکالے جانے والے جلوس کے بعد صحافیوں سے ملاقات میں انہوں نے کہا کہ کانفرنس اور پُر امن جلوس نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم امن کے داعی ہیں جبکہ قادیانی قتل و غارت گری پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں قادیانیت ترک کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانی قیادت اور خصوصاً رائل فیملی گھبراہٹ کا شکار ہے۔ چودھری احمد یوسف اِن کا اندر کا آدمی تھا اور اندر کی باتیں باہر لانے لگا تھا قادیانیوں نے ہی اُسے قتل کیا جبکہ پولیس قتل کے اصل قاتلوں کو چھپا رہی ہے لیکن چودھری احمد یوسف نے تو قتل سے کچھ عرصہ پہلے اعلیٰ ضلعی پولیس حکام کو تحریراً اطلاع کر دی تھی کہ اگر مجھے قتل کیا گیا تو ذمہ دار قادیانی جماعت ہوگی اور اُس تحریر میں قادیانی ترجمان سلیم الدین اور میجر سعدی کا نام بھی مقتول نے لکھ دیا تھا اب اس کی بیٹی چیخ چیخ کر قاتلوں کی نشاندہی کر رہی ہے ایک بڑے ملزم عبدالقدوس کو پکڑ کر پولیس

نے 15 منٹ بعد چھوڑ دیا خالد چیمہ نے کہا کہ پولیس اپنی غیر جانبداری کو یقینی نہیں بنا رہی اور اس حوالے سے تفتیش کو غلط رخ دیا جا رہا ہے۔عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ہمارا ایک عرصہ سے مؤقف اور مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کی ملکی اور بین الاقوامی سرگرمیوں پر نظر رکھنا نہ صرف علماء کرام اور دینی حلقوں کی ذمہ داری ہے بلکہ دستوری اور قانونی لحاظ سے یہ بات حکومت اور ریاستی اداروں کی بھی ذمہ داری ہے اور منصور اعجاز جیسے بدنام زمانہ قادیانی نے بین الاقوامی سازش کے ذریعے ملک کی قومی سیاست میں جو بحران پیدا کیا ہے اُس نے ہماری اس بات کی تصدیق کر دی ہے اس لئے ہم حکومت پاکستان، ریاستی اداروں اور علماء کرام و دینی جماعتوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ قادیانیت کے حوالے سے اپنی دینی ملی اور دستوری و قانونی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے ملک و دین کے خلاف قادیانیوں کی سرگرمیوں کے تعاقب اور سدباب کے لئے اپنا فریضہ سرانجام دیں، علاوہ ازیں ملک بھر کے مختلف دینی وصحافتی حلقوں کی طرف سے چناب نگر میں کامیاب احرار ختم نبوت کانفرنس اور تاریخی دعوتی جلوس پر مجلس احرارِ اسلام کی قیادت کو مبارک باد پیش کی ہے۔عبداللطیف خالد چیمہ نے علماء کرام دینی رہنماؤں اور صحافیوں کا شکریہ ادا کیا ہے، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی نائب امیر قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا ہے کہ مجلس احرارِ اسلام کی چناب نگر کانفرنس اور دعوتی جلوس نے 1934ء میں قادیان میں احرار کے داخلے کی تاریخی یاد تازہ کر دی ہے انہوں نے کانفرنس کے مطالبات اور قراردادوں کی مکمل تائید وحمایت کا اعلان کیا ہے۔

مولانا قاری اللہ داد مدظلہٗ کا مرکز احرار چنیوٹ میں خطبۂ جمعہ

چنیوٹ (۱۰رفروری) ممتاز عالمِ دین اور جامعہ فوراق اعظم محمود آباد کراچی کے مہتمم مولانا قاری اللہ داد مدظلہٗ نے ۱۰رفروری کو مرکز احرار، مدنی مسجد چنیوٹ میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔آپ نے سیرتِ طیّبہ کے مختلف پہلوؤں پر نہایت مدلّل اور ایمان افروز خطاب کیا۔مدنی مسجد کے خطیب مولانا محمد طیب چنیوٹی اور احرار کارکنوں نے حضرت قاری صاحب کا استقبال کیا قبل ازیں قاری اللہ داد صاحب جامع مسجد احرار چناب نگر بھی تشریف لے گئے۔مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب ناظم مولانا محمد مغیرہ نے حضرت قاری صاحب کو خوش آمدید کیا اور چناب نگر میں احرار ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیوں اور قادیانی ریشہ دوانیوں سے انہیں تفصیلاً آگاہ کیا۔

قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری کا فیصل آباد میں خطبۂ جمعہ

فیصل آباد (۱۰رفروری) قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتھم نے ۱۰رفروری کو مرکز احرار مسجد رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، شاداب کالونی فیصل آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔آپ نے عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمایا۔آپ نے کہا کہ فتنۂ قادیانیت اسلام کے خلاف یہود ونصاریٰ کی سب سے بڑی سازش ہے۔ مسلمان متحد ہو کر اس فتنہ کا راستہ روکیں۔مجلس احرار اسلام فیصل آباد کے رہنما حاجی غلام رسول نیازی، محمد اشرف علی احرار، محمود احمد، قاری حفظ الرحمٰن اور دیگر احرار کارکن اس موقع پر موجود تھے۔

دفاع پاکستان کانفرنس کراچی میں مفتی عطاء الرحمٰن قریشی کا خطاب

کراچی (۱۲رفروری) مجلس احرار اسلام کراچی کے امیر مفتی عطاء الرحمٰن قریشی نے دفاع پاکستان کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں امریکی نیٹو فورسز کے ڈرون حملوں، سلالہ چیک پوسٹ پر امریکی حملے اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں امریکی مداخلت کی شدید مذمت کی۔انہوں نے کہا کہ دفاعِ پاکستان کے لیے مجلس احرار اسلام دینی قوتوں کے شانہ بشانہ جدوجہد کرتی رہے گی۔

چیچہ وطنی (12 فروری) احرار میڈیا سنٹر چیچہ وطنی کے کوارڈینیٹر شاہد حمید رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے 12۔فروری کو تقریب نکاح گوجرہ میں ہوئی جس میں عبداللطیف خالد چیمہ، محمد ارشد چوھان، حافظ محمد سلیم شاہ کے علاوہ شاہد حمید کے اعزہ نے شرکت کی۔ بعدازاں عبداللطیف خالد چیمہ نے جامع مسجد معاویہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں احبابِ جماعت اور صحافیوں سے ملاقات کی جبکہ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ساہیوال میں حضرت مولانا عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجتماع میں شرکت کی اگلے روز 13 فروری کو چیچہ وطنی میں شاہد حمید کی دعوت ولیمہ میں جناب سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، میاں محمد اویس، کرنل (ر) فاروق احمد خاں، ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ، حافظ محمد عابد مسعود، قاری محمد قاسم، سید عطاء المنان بخاری، ارکان جماعت، تحریک طلباء اسلام کے ساتھیوں اور دیگر احباب نے شرکت کی اور شاہد حمید اور اُن کے بڑے بھائی جناب خالد حمید کو مبارک باد پیش کی۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (4 فروری) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے حضرت مولانا ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد قاسمی کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی ہے، مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد چیچہ وطنی میں دعائے مغفرت کرائی گئی۔

امریکی قرارداد پاکستان کو توڑنے کی سازش ہے۔ عبدالرحیم نیاز
مجلس احرار اسلام ناپاک امریکی عزائم کو ناکام بنائے گی، اشرف کمبوہ

ظاہر پیر (نامہ نگار) مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان کے امیر حافظ عبدالرحیم نیاز، حافظ محمد اشرف کمبوہ نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ امریکہ کبھی بھی پاکستان کا دوست نہیں ہوسکتا۔ بلوچستان کے بارے میں امریکی قرارداد پاکستان کو ٹکڑے کرنے کی ایک سازش ہے، قرارداد کے ذریعے امریکہ کا مکروہ چہرہ سامنے آ گیا ہے۔ امریکہ کے بہی خواہ حکمرانوں کو اب سمجھ آ جانی چاہیے کہ پاکستان کے بارے میں امریکہ کے کیا عزائم ہیں۔ دفاع پاکستان کونسل کے پلیٹ فارم سے مجلس احرار اسلام پاکستان ناپاک امریکی عزائم کو ناکام بنائے گی۔

حکمران، بلوچستان کے محبِّ وطن عوام کے حقوق کا تحفظ کریں (مجلس احرار اسلام کراچی)

کراچی (۲۰ر فروری) مجلس احرار اسلام کراچی کے امیر مفتی عطاء الرحمٰن قریشی، جنرل سیکرٹری مولانا احتشام الحق احرار، قاری علی شیر قادری، مولانا عبدالغفور مظفر گڑھی اور شفیع الرحمٰن احرار نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان میں امریکہ، اسرائیل اور بھارت کی مداخلت پاکستان کے خلاف گھناؤنی سازش ہے۔ قادیانی اکھنڈ بھارت کے ناپاک منصوبے کی تکمیل کے لیے استعماری قوتوں کی ایجنٹی کر رہے ہیں۔ ان رہنماؤں نے کہا ہے کہ قادیانیوں کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے ۱۹۵۲ء میں بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کا اعلان کیا تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی جماعت مجلس احرار اسلام نے اس ناپاک سازش کو تحریک تحفظ ختم نبوت کے ذریعے ناکام بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی خود مختار کشمیر، آزاد بلوچستان اور جناح پور کے منصوبوں کے پیچھے قادیانی سرگرم ہیں۔ انھوں نے کہا کہ بلوچ عوام محبِّ وطن ہیں۔ حکومت ان کے حقوق کا تحفظ کرے۔ انہوں نے کہا کہ دفاع پاکستان کانفرنسوں کی بے مثال کامیابی نے قادیانیوں کی نیندیں حرام کردی ہیں۔ مجلس احرار اسلام، دفاع وطن کے لیے دینی قوتوں کے شانہ بشانہ جدوجہد جاری رکھے گی۔

E-69 راولپنڈی کے قادیانی ارتدادی مرکز سے کیمرے ہٹا دیے گئے

راولپنڈی (۲۴؍فروری) مسلمانوں کے شدید احتجاج اور پرامن مظاہرے کے بعد E-69 سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی میں واقع قادیانیوں کے ارتدادی مرکز پر نصب ۸ ہیوی مانیٹرنگ کیمرے پولیس نے اتار دیے۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کے رہائشی علاقے سیٹلائیٹ ٹاؤن میں قادیانیوں نے ناجائز طور پر اپنا ارتدادی مرکز قائم کر دیا ہے۔ جس پر گزشتہ دو ماہ سے مسلمان شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی دینی جماعتوں نے مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کی آبادی میں کفر وارتداد کے قیام کا کوئی جواز نہیں۔ اس مطالبے کے حق میں مسلسل مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ۲۹؍جنوری ۲۰۱۲ء کو ایک بہت بڑا احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس کے بعد مسلمانوں اور انتظامیہ میں طے پایا کہ قادیانی مرکز پر نصب ۸ ہیوی مانیٹرنگ کیمرے جلد اتار دیے جائیں گے مگر ان پر عمل نہ کیا گیا۔ ۲۴؍فروری کو پھر ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا جس کے فوراً بعد پولیس نے کیمرے اتار دیے۔ مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے سرپرست مولانا حافظ عبدالرحمٰن، امیر خادم حسین، سیکرٹری جنرل مولانا ابوذر، خالد کھوکھر، محمد ناصر اور دیگر رہنماؤں نے کہا ہے کہ انتظامیہ مسلمانوں کے رہائشی علاقہ سے قادیانیوں کے ارتدادی مرکز کو ختم کرائے۔ یہ اسلام، مسلمانوں اور وطن عزیز کے خلاف گھناؤنی سازش ہے۔ انھوں نے کہا کہ تمام دینی قوتیں مسلمان عوام کی قوت سے اس ارتدادی مرکز کے خاتمے تک تحریک جاری رکھیں گے۔

چناب نگر کے قادیانی نے اسلام قبول کر لیا

چنیوٹ (بیورو رپورٹ) چناب نگر کے ایک شہری جس کا نام نواز احمد بتایا گیا ہے نے جمعہ کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما و خطیب مرکزی جامع مسجد مسلم کالونی مولانا غلام مصطفٰے کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور آقائے نامدار خاتم المعصومین سید المرسلین حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان لانے کا اعلان کیا، اس موقع پر کثیر تعداد میں نمازی بھی موجود تھے اور انہوں نے قبول اسلام پر نومسلم کو مبارک باد دی مولانا غلام مصطفٰے نے خطاب کرتے ہوئے تمام قادیانیوں کو حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان لانے اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ تمام بنی نوع انسان رحمتہ اللعالمین نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھتری تلے پناہ گزین ہو جائیں ،انہوں نے کہا کہ میں تمام دنیا کے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ نواز احمد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہو کر کامیابی کے امیدوار بن جائیں گے۔ (روزنامہ اسلام لاہور 7 جنوری 2012ء)

قادیانی جوڑے کا قبول اسلام

جھنگ (نمائندہ خصوصی) جامع مسجد ٹاہلیانوالی نزد بازار کھتیانوالہ جھنگ صدر میں سابق رعیم خدام الاحمدیہ فرمان حفیظ مغل نے اپنی بیگم عذرا نذر محمد کے ہمراہ مولانا ظہور احمد سالک ممبر ضلعی امن کمیٹی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس موقع پر انکا تجدید نکاح بھی ہوا۔ خدام الاحمدیہ کے زعیم قائد رہے ہیں اور ایک مسلم خاتون کو قادیانی بنا کر شادی کی انکے والد اور دیگر حضرات بھی ابھی قادیانی ہیں۔ اس موقع پر مبلغ ختمِ نبوت مولانا غلام حسین نے انکو مبارکباد پیش کی اور انہیں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا، اس موقع پر انکے لئے مٹھائی تقسیم کی گئی، اس تقریب میں جماعتی کارکنان و نوجوان جمعیت علماء اسلام کے شیخ مقبول، مجلس احرارِ اسلام کے محمد انور مغل، اہلسنت والجماعت کے شیخ عثمان، پاسبان ختمِ نبوت کے محمد شعیب اور دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔ (روزنامہ پاکستان لاہور 17 فروری 2012ء)

ادارہ

مسافرانِ آخرت

☆مجلس احرارِ اسلام چیچہ وطنی کی مجلس شوریٰ کے رکن حافظ محمد آصف سلیم کے تایا صوفی محمد رفیق 7 فروری منگل 108/12.L کو انتقال فرما گئے۔

☆ساہیوال میں ہمارے محبّ و مہربان حضرت مولانا عبدالستار (مہتمم جامعہ اشرفیہ مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ساہیوال) 3 فروری کو انتقال فرما گئے نماز جنازہ 4۔فروری کو حضرت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری نے پڑھائی۔

☆دارالعلوم مدنیہ مسجد بلاک نمبر 18 کے مدرس اور احرار کارکن قاری محمد زاہد کی والدہ ماجدہ منچن آباد میں 17 فروری بروز جمعۃ المبارک کو انتقال فرما گئیں۔

☆چیچاوطنی میں معاون جماعت محمد سعید (بابا گارمنٹس) کی ہمشیر صاحبہ 23/فروری کو انتقال فرما گئیں۔

☆سراجیہ دواخانہ چیچاوطنی کے کارکن رفاقت علی کی والدہ 24/فروری کو انتقال فرما گئیں۔

☆مجلس احرار اسلام بیٹ میر ہزار کے رہنما محمد اصغر لغاری کی ہمشیرہ۔انتقال: ۱۷/فروری ۲۰۱۲ء

☆چودھری بشیر احمد بٹالوی مرحوم، مجلس احرار اسلام پاکستان کے سابق نائب امیر چودھری ثناء اللہ بھٹہ مرحوم کے بھائی اور چودھری افتخار بھٹہ کے چچا۔انتقال: ۱۹/جنوری ۲۰۱۲ء لاہور

☆ماسٹر شریف طارق مرحوم، مجلس احرار اسلام میلسی کے کارکن محمد یعقوب کے سُسر۔انتقال: ۲۴/فروری ۲۰۱۲ء

☆اہلیہ مرحومہ مولانا ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ: مولانا ضیاء القاسمی مرحوم کی اہلیہ اور مولانا زاہد محمود قاسمی کی والدہ۔انتقال: ۹/فروری ۲۰۱۲ء

احباب و قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کریں۔اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

دعائے صحت

☆ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المومن بخاری دامت برکاتہم گزشتہ دو برس سے فالج اور بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب احرار اور قارئین سے دعاء صحت کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت شاہ جی کو صحت کاملہ عطا فرمائے (آمین)

☆حضرت حافظ سید محمد وکیل شاہ صاحب (والد ماجد سید محمد کفیل بخاری) ☆حاجی عبدالعزیز صاحب (احمد سوئیٹس، ملتان)

☆چودھری مشتاق احمد صاحب (مہربان کالونی ملتان) ☆محمد احمد۔ملک محمد صدیق صاحب امیرِ احرار تلہ گنگ کے فرزند

☆محمد انیس۔مجلس احرارِ اسلام چشتیاں کے کارکن جناب ظہیر احمد کے بھائی۔

☆حافظ محمد اشرف، رحیم یار خان (رکن مرکزی مجلس شوریٰ مجلس احرار اسلام) شدید علیل ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

☆گکھڑ منڈی میں امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد خاص، ''نقیب ختم نبوت'' کے مستقل قاری اور ہمارے مہربان' چودھری فضل حسین چیمہ شدید علیل ہیں، ان کی ہرنیوں کا آپریشن ہوا ہے۔

احباب سے دعاء صحت کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطاء فرمائے۔(آمین)

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا 25 پچیسواں سالانہ

سہ روزہ اجتماع

جامعہ صیانۃ العلوم

گلشن اشرف اسلام نگر سندر ملتان روڈ لاہور

6 جمعہ

7 ہفتہ

8 اتوار

اپریل 2012ء

تبلیغی و اصلاحی

7 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

جامعہ صیانۃ العلوم

دستار بندی ہوگی

نوٹ

شرکت کے لیے باہر سے تشریف لانے والے حضرات کا قیام طعام جامعہ میں ہوگا

جس میں

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

مجدد الملت حکیم الامت

کے سلسلے کے مجازین خلفاء کرام اور دیگر اکابر علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے

اس سہ روزہ اجتماع کے دوران روزانہ بعد نماز عصر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے خلفاء کرام کی مجالس کا خصوصی اہتمام ہوگا...... اہل عقیدت سے شرکت کی درخواست ہے

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان جامعہ صیانۃ العلوم لاہور

گلشن اشرف اسلام نگر سندر ملتان روڈ

042-37543617

0300-8439617

0321-4050123

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سراجیہ کا دو روزہ روحانی و اصلاحی

عظیم الشان اجتماع

بیاد
حضرت مولانا
خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بیاد
حضرت مولانا حافظ
احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ احمدیہ سراجیہ

حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ العالی
خانقاہ احمدیہ سراجیہ

جانشین خواجہ خواجگان
خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ العالی

صاحبزادہ خواجہ نجیب احمد صاحب مدظلہ العالی

صاحبزادہ خواجہ سعید احمد صاحب مدظلہ العالی

بمقام خانقاہ احمدیہ سراجیہ
دادڑہ بالا شریف ہڑپہ ساہیوال

بروز ہفتہ اتوار 17 18 مارچ 2012

اوقات کار: 17 مارچ صبح 9:00 سے
18 مارچ سہ پہر 4:00 بجے دعا ہوگی۔
نوٹ: باہر سے تشریف لانے والے شرکاء کیلئے قیام و طعام کا مکمل انتظام ہوگا

اجتماع میں حضرت خواجہ صاحبؒ کے خلفاء عظام، ملک بھر کے جید علماء کرام اور مشہور نعت خواں حضرات تشریف لا رہے ہیں۔ تمام مسلمان حضرات بالخصوص متوسلین سلسلہ پاک بھرپور طریقے سے شرکت کریں۔

الداعی الی الخیر: خدام خانقاہ احمدیہ سراجیہ دادڑہ بالا ہڑپہ ساہیوال

0333-4348348
0300-4635848
0321-6925210
0303-7531701

بیاد مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ بستانِ عائشہ

بانی
سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
قائم شدہ
1989

کی تعمیر شروع ہے

چھے درس گاہیں، وضوخانہ اور طہارت خانے تعمیر ہو چکے ہیں۔ تین درس گاہوں کی تعمیر باقی ہے۔

دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

مخیر حضرات

نقد رقوم، اینٹیں، سیمنٹ سریا بجری اور دیگر سامانِ تعمیر دے کر جامعہ کے ساتھ تعاون فرمائیں

★ طالبات کے بیٹھنے کے لیے فرنیچر اور کتابوں کی الماریوں کا کام جاری ہے

★ جامعہ میں وفاق المدارس کے نصاب کے مطابق شعبہ حفظ و ناظرہ، ترجمۂ قرآن و تفسیر اور فقہ کی تعلیم جاری ہے

نوٹ

اپنے عطیات، زکوٰۃ و صدقات جامعہ کو عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تاکہ جامعہ کا تعلیمی سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہ سکے۔ (جزاکم اللہ خیر)

فی کمرہ لاگت
3,00,000
(تین لاکھ روپے)

تخمینہ
30,00,000
(تیس لاکھ روپے)

ترسیل زر

بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری مدرسہ معمورہ
کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان
بذریعہ آن لائن: 2-3017-010 بینک کوڈ: 0165

رابطہ

061 - 4511961
0300-6326621

الداعی الی الخیر ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مہتمم جامعہ بستان عائشہ ملتان

تحریک تحفظ ختم نبوت 1953ء کے شہداء کی یاد میں

تحفظِ ختمِ نبوّت کانفرنس

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

29 مارچ 2012ء جمعرات بعد نمازِ عشاء

زیرِ صدارت

ابنِ امیرِ شریعت

حضرت پیر جی

امیرِ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

سیّد عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

رابطہ چناب نگر: 0301-3138803,047-6211523 ملتان: 061-4511961 لاہور: 042-35865465 چیچہ وطنی: 040-5482253

CARE کئیر
PHARMACY فارمیسی

Trusted Medicine Super Stores

سلیمی چوک	**مدینہ ٹاؤن**	**اقبال سٹیڈیم**
اعوان پلازہ	سوساں روڈ	بالمقابل سندباد
041-8540064	041-8543127	041-2605733
جناح کالونی	**سمن آباد**	**گلستان کالونی**
گلبرگ روڈ	قادری چوک	نزد عزیز فاطمہ ہسپتال
041-2642833	041-2561616	041-2004509
ڈی گراؤنڈ		
ہریانوالا چوک		
041-8559433		

فیصل آباد میں سات برانچز الحمدللہ

اصلی اور معیاری ادویات کی مکمل ورائٹی کے ساتھ آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے کھلی ہیں

مستند کمپنیوں کی گارنٹیڈ ادویات کی مکمل رینج

سول یا الائیڈ ہسپتال جانے کی ضرورت نہیں فیصل آباد کا سب سے بڑا میڈیکل سٹور اب آپ کے علاقہ میں آپ کی خدمت کے لیے

24 گھنٹے کھلا ہے

ادویات کو قبل از وقت خراب ہونے سے بچانے کے لیے طبی معیار کے عین مطابق ائیر کنڈیشنڈ اور محفوظ صحت بخش ماحول

بجلی کے شدید بحران میں 24 گھنٹے جنریٹر کی سہولت کے ساتھ صرف کیئر فارمیسی پر ممکن ہے

Head Office: Canal View, Lahore.